SULASUT TUL KUTUUB



ثلثۃ الکتب

جو عیسویوں اور محمدیوں میں جاری ہے

جن میں اہم نجات کے باب میں اور رسمیں روایاتِ عام و بے دلیل محمدیان

توریت و انجیل و قرآن کے بہت منتخبات سے

فاش کر دی گئی ہیں

اور کلام اصلی اردو میں واسطے طالب حق گذارا گیا ہے

بطور ہدیہ

علما و فضلائے محمدیانِ ہند کی خدمت میں

ولیم ابرٹس ایکرس سے

گذرانا گیا۔

ہجری ۱۲۸۴ اور ۱۸۶۷ عیسوی

دار الحکومت پیرس میں

چھاپا گیا

اطّلاع نامہ

جانا چاہئے کہ اِس رسالیکے دیباچے اور پہلے باب مین لکھا گیا ہی کہ وے کُتب جنکی تعلیم یہان ازمایش کی جاویگی سو توریت و انجیل و قرآن ہین ناظرِ محمدّی یقیناً عجیب جانیگا کہ مقاماتِ مذکورین ذکرِ زبور نہین ہی وجہ اسکا یہی ہی کہ وہ کتابِ مقدس اور دوسرے انبیائے عبرانی پر نازل ہوے سو کتبِ داخلِ توریت ہین کیونکہ یہود اپنے کتب کے مجموعۂ مقدسہ کو لقبِ عام کے سبب توراة † ملقب کئے ہین پس محمدّی بھی یہ ظاہر ہو کے اِس رسالے مین مندرج ہی سو حجت ملاحظہ کرنے سے واضح ہوگا کہ کتابِ زبور کے بہت سے منتخبات بطورِ شہادت اسمین گذارے گئے ہین

† یعنی تعلیم یا شریعت اُس سے لفظِ توریت نکلا ہی۔

دیباچہ

دنیا میں بہت سے مذہب ہیں پر فقط ایک ہی ہے جو از طرفِ الٰہی ہے علاوہ بہت سے کتب موجود ہیں جو رازِ نجات کو فاش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن انمیں سے فقط ایک ہو سکتی ہے کہ فی الحقیقت اُس راز کو دکھلاوے مذہب میں بھی بہت سے فریق ہیں اور انکے بیان بے شمار انمیں فقط تین خدائے واحد و لاشریک کی عبادت کرتے ہیں یعنے عبرانی و عیسوی و محمدی یہ فرقے بالاتفاق خدائے واحد و لاشریک کی عبادت کا دعویٰ کرنے سے ایسا سمجھا جاوے کہ اسکی بندگی مقبول کے باہم متفق ہوں خصوصاً راہِ نجات پر ایکدل ہو ویں پر یوں نہیں ہے غرض انکے تفاوت قطبین کے سے ہیں جُدے جُدے ہیں ان تفاوتوں کا سبب یہی ہے کہ دنیا میں تین کتاب جو آسمانی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں سو موجود ہیں یعنے توریت و انجیل و قرآن انمیں سے عبرانیان فقط پہلی کتاب کے الہام کو قبول کرکے باقی دو کتبیں رد کرتے ہیں عیسویان پہلے دو کتاب کو قبول کرکے صرف آخر کتب رد کرتے ہیں پر محمدیان فقط کتابِ اخیر سے معتقد ہیں اگرچہ وے پہلے دو کتاب کے الہام کا اعتراف کرتے ہیں پر اُسے سمجھتے ہیں کہ یہ کتب کتابِ اخیر سے بہت دور کے آگے منسوخ ہوگئے ہیں الا اللہ تعالیٰ نجاتِ

انسان کے لئے فقط الٰہی راہ مقرر کرنے سے ظاہر ہی کہ فریقِ مذکور دین و باطل ہوں بلکہ اندیشہ ہی کہ دونو خمی ہونگے یہاں اُنمیں سے کسی ایک پر ہو ٹھہرانیکے بغیر ہم کہیں اُنکی بہتری دنیوی و خوبی ابدی کے لئے نہایت ضرور ہی کہ حق پر لائے جاویں پر جس وقت کہ کسی قوم کی ایمانی و عادتی سہو ئے قبول کرتے ہیں کتب و کتاب یا کتب سے نکلتی ہی تو ظاہر ہی کہ جبتک کہ کتاب یا کتب جو اُنکو فریب دیتے ہیں فاش ہو کر خدا کے کلام کے خلاف ثابت نہ کئے جاویں تب تک اُنکو اُن سہوؤں سے باز رکھنا ممکن نہوگا لہذا ہم اِس رسالے میں دریافت کئے جانے کے لئے نیچے آنیوالے سوالِ اہم کو ٹھہرانا مناسب جانے یعنے کُتبِ مذکور میں کونسی کتاب باطل ہی بلکہ نجاتِ روح کی خاطر کونسی کتاب بنی آدم کی ہادی حقیقی ہی — اُس سوال کو حل کرنے بلکہ نجات کی حقیقتِ اصلی کو ٹھہرانیکے لئے رسالہ تنقیۃ الکتب تصنیف کیا گیا ہی —

۲ — اِسطرح کے مقدمۂ اہم کی دریافت کرنے میں ہر ایک ذی فہم معلوم کریگا کہ حجت صرف سچوئی و شہادت کے مطابق کی جاوے خود غرض و متعصب اشخاص کے روایاتِ بے سند و گفتار بیہودہ بہوشیاری تمام دفع کی جاوے بلکہ کچھ بھی جو سندِ الٰہی یا دلیلِ معتبر سے ثابت نہ ہو سو داخل نہ ہونے پاوے اِس غرض و رعایت کو ٹھہرانیکی خاطر مصنفِ حجت کو شروع کرنیکے قبل اپنی و ناظرِ محمدی کی ہدایت کے لئے میں قواعدِ ملیس استوار ٹھہرانا مناسب جانا امید کہ وہ اُن سب قاعدے کے موافق حجت کیا کرتا ہی پایا جاوے پس وہ التماس کرتا ہی کہ حسبِ قسمت سچوئیاں و دلایل صرف بے شمار نہیں بلکہ قایل کرنیوالے و قطعی ہوں تو لائق نہیں کہ کوئی فریق اپنے تعصب و دلسوزی کے خلاف ہونیکے باعث پوشیدہ رکھے جاویں کیونکہ اِسطرح کے دریافتوں سے ارادہ یہی ہی کہ ہم اُن تعصبوں و سہوؤں کو جو ضلالت سے روح میں پیدا ہو کر جہالت سے قیام پائے اُنکی بیخ و بنیاد نیست و نابود کریں پس ہمارے ناظرینِ محمدی کو معلوم ہووے کہ مصنف دلسوزی قوم پر نظر نہ رکھکر خدا کے کلام کو ٹھہراتا ہی بلکہ جہاں کہیں ضلالت دیکھ پایا اُس سے مقابلہ کرتا نہ اِس ارادے سے کہ دوسروں کے دلکو رنج پہنچاوے مگر اِسلئے کہ ضلالت مضر ہی بلکہ کہ

انسانکی خوبی روحانی کے خلاف پائی جاتی ہے بیشک تیرہ حجتیں اپنی حسبت کے وقت کبھی کبھی پڑھنے والے کے دل سے جاتی جاتی رہینگی پر اُمید مصنف یہی ہے کہ وہ اپنی مہربانی سے یاد رکھیگا کہ کبھی قصداً اُسکے دلپر نہیں چلائی گئی مگر عقوبت ضلالت پر اور خدا چاہے تو یقیناً اُسی کے دلپر لگیگی

۳ اگر اِس رسالے میں مندرج ہیں سو دلایل یا کوئی دلیل کامل نہو یا انکو اُستوار کرنیکے لئے گذاری گئی سو معتبر و معقول نظر آوے تو ناظرِ محمدی یا اُسکے مرشد دین کو حق سے رد کرنا مشکل ہوگا کیونکہ ضلالت ہمیشہ حقیر ہی بلکہ اکثر جیسی حقیر ویسی قابلِ دہی اور عرصہ دراز روبرو سے کلام اللہ نہیں ٹھہر سکتی لہذا اگر پڑھتے وقت اِس رسالے کی کسی جگہ میں کوئی لفظ بے انصافی و عداوت سے یا بے حقیقت وطرفداری سے لکھا گیا ہی سو پایا جاوے تو مصنف سب سے جنکے دلپر رنج پہنچیگا کہتا کہ وے لیاقت و حمایتِ تمام اُسکو حقارت و لعنت ہونیکے لایق ٹھہراویں پر ایک محمدی جانے کہ رسالہ ثلاثۃ الکتب اگر کسی جاے میں حقیقی نہو تو اپنے ردِ خاص کی دعوت کرتا ہی

۴ ثانیاً کہا جاوے کہ وہ کتاب جو الہامِ الہی سے دی گئی ہے اور وہ مذہب جو خدا سے اِفشا ہوا ہی سو جواہرات بلکہ خزانہ شاہی سے بیش بہا ہی پس ایسی نعمتِ عظمے رکھنے کے باعث متصرف کو لازم ہی کہ اپنی تمام قدرتِ معقول و منقول سے اُسکی حفاظت کرے کیونکہ اُس مذہب کے باہمہ جو اُسکے پیروانِ خاص سے حفاظت کے لایق نہ سمجھا جاوے سو غیر لوگ کیا کہینگے البتہ اُسکے تضییع کے لایق نہیں کہ اُسپر نظر رکھے کوئی فی فہم اُس سے کیا کم سمجھ سکتا غرض اگر کوئی مذہب معتبر و حقیقی ہو تو اُسکا بہا کائنات سے بڑھکر ہی کیونکہ ہماری زندگی بلکہ زندگی ابدی اُسی سے ہی از بس باعث انسان اور شیاطین کے حکمتوں سے ہوشیاری تمام محفوظ رکھا جاوے برعکس اُسکے اگر معتبر و حقیقی نہو تو ہمارے قدموں تلے ہی سو مٹی سے کم بہا ہی

بلکہ زہر سے بھی مہلک تر ہے کیونکہ روح انسان کو نجات کے مقدمۂ اہم میں فریب دیکر زیادہ غضب میں گرفتار کرتا ہے
پس یہاں کیا وجہ معقول ہے کہ یہ ایک مذہب ناحق ظاہر کیا جاوے کیا سبب جو ایسے مذہب فاش ہو کر نامعتبر و مضر ثابت
نہ کئے جاویں اور وہ جو بنیاد دین کو توڑ کر انکی زندگی کو مٹی میں ملا دیا گیا خالق و خلقت کی خدمت کو
بوفاداری تمام نہ بجالانا از بس باعث اگر اس رسالے سے تشفی پاتا ہے سو مذہب مصنف جسے سرکھا معتبر
و حقیقی ہے سو تو محمدیاں متفق ہو کر فصاحت و بلاغت بلکہ حجت و حقیقت کے زور سے اسکی بطلان کو ثابت کریں
پس ایک محمدی جانا چاہیے کہ رسالۂ تلثیۃ الکتب اگر باطل ہو تو صرف اپنے ردِ جاحی کی دعوی نہیں بلکہ
دعوی بھی کرتا ہے

۵ اس رسالے کو اقوام ہند کے ایک قوم فہیم کی دریافت کے لئے گذارنے میں مصنف اس قوم
کے قابل و فاضل صاحبوں سے یہہ التماس کرتا ہے کہ وہ اور سب خدا ترس انگریز بہت تاسف سمجھتے ہیں کہ محمدیاں صرف
آپ معتقد ہیں سو کتاب کے مضامین سے انجان نہیں رہتے ہیں بلکہ توریت و انجیل کے مطالب سے بھی چشم پوشی
اختیار کرتے ہیں سچ ہے کہ بہت سے محمدیاں اس کتاب کے مضامین جسپر وے اعتقاد رکھتے اور اپنے ارواح کو
خطر میں ڈالتے ہیں سو بالکل واقف نہیں ہیں اگرچہ وہ کتاب چند سال سے ترجمہ ہو کر زبان ہندی میں لکھی جاتی
ہے تا ہم علم اسکا بہت کم نظر آتے ہیں حتی کہ اکثر محمدیاں وہ جسکو قبول اور رسکو رد کرتی سو بالکل
نہیں جانتے ہیں اس فرقے میں بہت تھوڑے پہچانتے ہیں کہ محمد مصطفی عیسیوں میں مروج ہیں سو کتب مقدسہ کو
کسقدر قبولتا ہے لہذا مصنف ان سے انجان لوگ کی اطلاع کے لئے یہاں قرآن کے چند منتخبات کو مثال
کے دیکھا و دخل کرنا مناسب جانا اما اگر محمدیاں قرآن کے اقراروں سے بالکل واقف نہیں ہیں تو بیز کتب
مقدس کے مضامین سے بھی آگہی نہیں رکھتے ہیں حق ہے کہ ان انگریزی مکتبوں کے سوا جہاں چند شاگردان توریت

وانجیل کو وسی کتب ہے دیکھا پڑھتے ہیں باقی محمدیاں سمجھے کیونکہ کتب بار اُٹھا کر پڑھنے کے لایق نہیں ہیں پس وے بچپن سے
سکھلائے گئے تھے سو روایات کی نا راستی کو تحقیق کرنے کی خاطر وسیلہ بالکل رکھتے نہیں ہیں ہم خصوصاً نیچے آنیوالے
دو باتونکی طرف اشارہ کرتے ہیں اول وہ روایت عام جو انمین جاری ہے کہ زبور توریت کو منسوخ کرنے
نازل ہوئی انجیل زبور کو و قرآن انجیل کو دوم وہ تصور باطل و بے دلیل کہ کتب مقدس یہود و عیسویوں کے
ہاتھ سے تبدیل ہوکر نامعتبر ٹھہرے ہیں اگر وے ان کتب کے مطالب سے آگاہ ہوتے تو ایسے خیالات طفلی
کو ایک لحظہ نہ آنے دیتے مگر جبتک وے کتب مذکور سے انجان ہیں تب تک اعتراض کے سواے ہر ایک سہو کو
اختیار کرینگے کیونکہ کلام الہی کیا ہی سو تحقیق کرنیکے لئے انکو وسیلہ بالکل نہیں ہے جیسے کہ تاریکی میں تولد ہوئے ہیں ویسے ہی
بلکہ مرنیکے وقت بھی تاریکی میں گرفتار ہوکر مقام ابدیت میں داخل ہووینگے تاکہ وے دار العدالت الہی میں
جہاں خوشخبری نجات کام نہیں آتی بلکہ اُمید رحم منقطع ہی اقرار و شناخت کو پہنچیں محمدیونکی یہہ حالت لایق
افسوس ہونیکے باعث رسالہ تلثۃ الکتب ایکتو قرآن سے دوسرا توریت و انجیل سے چند دلایل گذرانا ہی
جن سے گوکہ نادر نظر آتا ہی تاہم معلوم ہوگا کہ قرآن سایل عیسویونکی معتبری کو ثابت کرتا ہی بلکہ محمد مصطفے
خود نجات عیسے مسیح پر گواہ ہیں پس ناظر محمدی جاننا چاہئے کہ رسالہ تلثۃ الکتب ان دعوں کو خوب ثابت
کریگا نہیں تو ہر ایک صاحب منصف مزاج کی حقارت کو قبول کریگا۔

۶ یہاں اور ایک بات لایق ذکر ہی اور وہ حقوق انسان بلکہ آدم زاد سے آدم
زاد کو لازم ہی سو انصاف کے باب میں ہی چنانچہ مختاری قلب حقوق انسان میں حق عزیزترین ہی جسکے ساتھ
مختاری جسم کا مقابلہ ہوکر سہیج معلوم ہوتی ہی اگر یہہ نعمت بجبر چھینی جاوے تو روح انسان کیلئے صرف
محکومی کامل باقی رہیگی کیونکہ اگر روح اسکی عقل و دانش کے برعکس کار ضلالت میں مجبور کی جاوے تو اپنی خوشی عادت

خاطر میں گرفتار ہوتی ہی بلکہ خدا کے حضور میں زیادہ جوابدہ ٹھہرتی ہی اسسے آدمی اپنے ہمجنس پر کر سکتا
ہی مصریوں میں کوئی شک ہی اما ہندوان بلکہ چند مسلمانان بھی جو وقت کہ انکے اقرار اور دوستان کلام
الہ کو تحقیق کرنا شروع کرتے ہیں تو انکو روکنے کے لئے بدبختی سے مرتد تمام ستاتے ہیں اس سے زیادہ ظلم
و ستم نہیں ہی بلکہ کچھ بھی چیز آخرکار اسسے زیادہ لاحاصل و نکمی نہیں ہو سکتی وہ زبردست ہی سو
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ روز قیامت کوئی اپنے ہمجنس کا جوابدہ نہیں ہو سکیگا نہ خدا کو اسکی روح کی خاطر
کفارہ دے سکیگا چونکہ روز قیامت کوئی اپنے بھائی کے واسطے جوابدہ نہ ہو سکیگا بلکہ ہو سکے تو
وہ کبھی راضی ہووے حیات میں اسکو دلیل و حق شناسی و حقیقت کے خلاف مجبور کرنا کیسا ترا ظلم ہی ایسی
تعدی و زبردستی پر لعنت ہو یہہ بت پرست کی علامت صحیح ہو سکتی ہی پر محمدی جو خدا کی پہچانت کا فخر
کرتا ہی بلکہ تخت سماوی کو دیکھکر اسکے بیٹھنے والے کو عادل سمجھتا ہی سو اس سے دور ہووے وہ جو
اسطرح قاعدہ انصاف کے خلاف کرتا ہی کیا وہ سمجھتا ہی کہ آپ خود خدا کی عدل سے بچیگا علاوہ اپنے
ہمجنس سے اس حق عزیز کو چھین لینے سے بہ کفر گوئی تمام دل میں بلکہ کہتا ہی کہ خدا ہے عادل نہیں دیکھیگا
بلکہ حاکم جہاں اسکا بدلہ نہیں لیگا کیا۔

اما لائق لحاظ ہی کہ تواریخ و تجربہ بالاتفاق دکھلاتے ہیں کہ کلام الہ اور قدرت روح
القدس کے تعرض کرنے کے لئے ظلم و زبردستی کفایت نہیں کرتی ہی کلیسا* مسیحی کے ابتدا میں شہنشاہان روم

* لفظ کلیسہ یونانی سخن اکلیسیا سے نکلا ھی اور عموماً عبادتگاہ کے لئے استعمال
کیا جاتا ھی پر معنئی اصلی اُمت مسیح ھی پس ناظر خوب یاد رکھا چاھئے کہ اس کتاب میں لفظ
مذکور کبھی عبادتگاہ کی خاطر نہیں بلکہ ھمیشہ اھل انجیل کی معنی پر مستعمل ھے

اسپر کئے سو کثرتِ ظلم و زبردستی کی طرف ہم ایک لحظہ متوجہ ہووین پس کیا دیکھتے ہیں کہ ہزارہا بلکہ لکوکہا عیسیوں
بت پرستوںکی عداوت سے بعذابِ شدید ہلاک ہوتے گئے تھے مگر وے ایسا جلد نمود ہوے کہ انکے ہلاک
کرنیوالوںکی سنگدلی و خصومت انکو نیست و نابود کرنے کے لئے کفایت کی یہانتک کہ آخرش کلیسے میں یہہ معما
ٹھہرا بلکہ اس سے اعدائے کلیسہ کی مذمت نکلتی تھی یعنے خونِ شہدا موجبِ ترقیٔ کلیسے ہے پس سننیوالوں کو
معلوم ہوا چاہیئے کہ کتابِ تلثیۃ الکتب انکو یہہ عبرت دینے آئی ہی کہ وے یقیناً خدا سے اپنے ظلم و تعدی کا بدلہ
پاوینگے مگر اثنا میں انکی عداوت کلام اللہ و قدرتِ روح القدس٭ کو روکنے نپاویگی۔

۷۔ اِنصرام میں مصنّفِ محمّدیان بارِیک بین کے روبرو پہنچے آنیوالی بات کو
جو انکی فکر و تامّل کے لایق ہی سو گذارا چاہتا ہی یعنے جیسا دنیا میں شناخت سے قدرتِ الٰہی ویسا ہی
کارہائے روحانی میں بھی ثابت ہوتی ہی پس کارہائے دنیوی میں ایک لحظہ اسکی قدرت پر نظر رکھیں مثلاً
جس وقت کہ شناخت سے ولایتی جہازران اپنے تیز رو دخانی جہاز میں بیٹھکر تھوڑے عرصے میں دنیا کے اطراف
چلے جاتے ہیں ملّاحان اپنے کشتیوں کو بدقتِ تمام اپنے کنارے پر مارے رہتے ہیں سو موجوں میں دھکیلتے رہتے ہیں در
حالیکہ شناخت سے اہلِ انگلستان بذریعہ تارِ برقی صدہا کوس بلکہ دریا کے اندر ہزارہا میل تک ایک آن
کی آن میں پیغام بھیجتے ہیں اکثر گروہ ہند ابتک سمجھ کرنا نہیں جانتے ہیں شناخت سے بھی ستارگان میں ان میں دور کی
سیر دیکھا ہو جاتی اور عجائباتِ برجِ سماوی تلاش کئے جاکر پہچانے جاتے ہیں اسیطور سے کلامِ الہام کی شناخت
سے یہہ ہودگی بت پرستی و مکرِ اماماں و دروغِ انبیائے ناحق مفہوم ہوتا ہی بلکہ خدا کے فضل و کرم سے روحِ

٭ روح القدس تثلیث المقدس کی تیسری ذاتِ پاک ہی اور وہ وہی ہی جو انبیا پر کلام
کو نازل کیا بلکہ اپنی قدرتِ الہیہ سے اس کلام کو دلِ انسان میں موثر کرتا ہی

انسان بخشائشِ عصیان و نعمتِ حیاتِ ابدی کو حاصل کرتی ہے پر اللہ تعالیٰ روحِ انسانکی نجات کے لئے روحِ
و انبیاء عبرانی و عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے فاش کیا ہے سو تعلیمات کے بابمیں محمدیان کیوں جہالت اختیار کرتے
ہیں خدا نخواستہ کہ آئندہ ایسا ہی ہو مبادا کہ وے خود اختیار کیئے سو جہالت کے باعث زیادہ غضب میں
گرفتار ہو جاویں پس سارے محمدیان جنکے ہاتھو میں رسالۂ تثلیثۃ الکتب آویگا جاننا چاہئے کہ یہہ کتاب کسی کو
ایسی ترغیب نہیں دیتی ہے کہ اُسکے کسی مسئلے کو اندھے پنے سے قبول کرے پر کتابِ مذکور دوستانہ پیام سبکے رکھا
محمدیوں سے مجوز ہو کر کہتی ہے کہ وے نجات کے مقدمے کے بابمیں اللہ تعالیٰ اِفشا کیا ہے سو ہر ایک حقیقت
کو بصحتِ تمام تحقیق کریں اِس واسطے کہ وے عیسویوں اور محمدیوں میں جاری ہے سو حجت کا انفصال
کرنیکے لئے شہادتِ معقول جو انکو آگے کبھی میسر نہ آئی تھی پاوینگے اور خدا کے فضل سے نجات کی نعمتِ عظمیٰ
سے محروم نہ ہوویں

اب رسالۂ تثلیثۃ الکتب کے ناظرین کو حفاظت و شفقتِ ایزد تعالیٰ پر سونپ کر مصنفِ عجز و نیاز
وجہ تمام اُنکے لئے روح القدس کی تائید† و ہدایت کا منتظر رہتا ہے کیونکہ فقط اُسی تائید سے کلام اللہ روحِ
انسانکی نجات کے لئے موثر کیا جاتا ہے۔

---

† قدرتِ روح القدس کے بغیر کسی کا دل ملایم ہو کر ہدایتِ توبہ و نعمتِ ایمان نہیں پاتا۔



پہلا باب

نجاتِ اصلی الدکی بے تبدیلی اور نسخ نا ہونے کی علامتِ قطعی کے بیان میں اور محمدی یوں میں جاری ہی سو روایت کہ تعلیماتِ توریت قرآن سے منسوخ ہو گئے ہیں باطل ثابت ہونے کے باب میں

خدائے واحد و لاشریک کی عبادت کرنے والے فرقوں کے تین کتاب ہیں یعنے توریت و انجیل و قرآن ان میں سے ہر ایک کتاب کا یہی دعویٰ ہے کہ میں خلق اللہ کو معبودِ حقیقی کی حقیقت بلکہ وہ راہِ نجات کی معرفت سے خدا گنہگاروں کو بخشکر بہشت میں داخل کرتا ہے سو دکھلاتی ہوں توریت عبرانیوں کی کتاب ہے انجیل معہ توریت کتابِ عیسویان ہے اور قرآن مسلمانوں کی ان فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ بجرارتِ تمام مباحثہ کر کے کہتا ہے کہ اپنی کتاب حق ہے بلکہ الہامِ الٰہی سے دی گئی تھی پر ان کتب میں سے ایک کتاب دوسرں کے ساتھ عینِ اختلاف رکھنے کے باعث واضح ہے کہ وے سب کے سب الہامِ الٰہی سے نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالے سدا مختلفات نہیں بلکہ چشمۂ فضل و کرم ہے پس یہ مقدمات انکی روحِ لایزال کی نجات سے ✣ ہوئے تعلیماتِ زبور و کتبِ انبیا و انجیل سے قایم و استوار کئے جانے سے ظاہر ہے کہ انکے منسوخ ہونیکے باب میں محمدیان کرتے ہیں سو دعویٰ صرف قرآن کے باعث ہو سکتا ہے

منسوب ہونیکے باعث ہم اُمید رکھتے ہیں کہ پیچھے آنیوالے سوال کی دریافت محمدیوں کو دلکش ہوگی یعنے اُن
کتب میں سے کونسی کتاب باطل بلکہ نجاتِ روح کی خاطر کونسی کتاب بنی آدم کی ہادیِ حقیقی ہے۔

اِس سوال کے جوابِ راست پر لکوکھا خلق اللہ کی خوبیِ ابدی متعلق ہونے
سے مُباحثہ بعجز و نیاز آغاز کیا جاوے یہہ مُقدمہ ایسا سنجیدہ ہی کہ اُس سے خفا ہوکر بیہودہ گوئی کرنا بالکل
مُناسب نہیں اور وہ جو حماقت کو کام فرماکر اُسپر جھگڑا کرے سو آخرش دیکھیگا کہ خود اپنی روح کی مضرت
و تباہیِ ابدی اختیار کیا ہی غرض اگر خدا کا گناہ کرنا مُقامِ خوف و خطر ہی اور خدا تعالی بے بخشا گنہگاروں
کا انصاف کرکے فتویِ شدید ٹھہرایگا اور شریروں کی خاطر اسفل السافلین تیار ہی جہنم میں وے یقیناً سزا
دے نہہ پاوینگے اور گرفتارِ تاریکی ہونگے اور آفتابِ اُمید کا شعاع کبھی اُنکے لیئے نہ نکلیگا اور ابد تلک نالہ
و زاری و ردانت چابنے کے سوا اور کچھہ باقی نہیں رہیگا پس یقین ہی کہ اوپر ٹھہرای سوسوال پر جھگڑا
کرنا بالکل غیر مُناسب ہی بلکہ بجز ہوشیاری تمام دریافت کرنے و شوقِ دل سے ہدایت چاہنے کے دوسری
کوئی حرکت بجا نہیں ای پروردگار ہر ایک حقیقت جو میری سمجھہ میں نہیں آتی ہی تو سکھلا تیری روح القدس
کی تجلی سے مجھے روشن دماغ بنا بلکہ رازِ نجات کو مجھہ پر ظاہر کرکے دمِ اخیر تک اُس راہِ راست پر ہدایت کر۔

حجتِ بے فائدہ کو روکنے بلکہ اوپر ٹھہرای سوسوال کا جوابِ راست حاصل کرنے
کے لئے ہر ایک طالبِ فہیم معلوم کریگا کہ حجتیوں کی ہدایت کے لئے پیچھے آنیوالے تین قاعدے کو ٹھہرانا لازم و ملزوم
ہی۔

۱ نجات کے مُقدمہ اہم میں شہادتِ مُعتبر یا دلیلِ معقول کے بغیر کوئی بات قبول نہ کی جاویگی
۲ شہادتِ الٰہی کامل ہونے کے باعث علانیہ ظاہر ہوکر دلایلِ قطعی ٹھہرائے جاوینگے۔

۳۔ نجات کے مقدمہ میں تعلیم دیسنا بلکہ مذکور شہادات الٰہی سے خلاف کبھی ہے سو تعلیم جھوٹی اور ساختۂ انسان ٹھہرائی جائیگی۔

ہمکو یقین ہے کہ ثلثۃ الکتب کا ہر ایک ناظر ہوشیار ان قواعد معقول کے مطابق دریافت کرنے راضی ہوگا بلکہ یاد رکھیگا کہ چند روز کے بعد ہم سبکو تخت اللہ کے روبرو حاضر ہونا پڑیگا صرف اسلئے نہیں کہ اپنے جسمانی گناہوں کے جوابدہ ہوں بلکہ خدا ہمکو دیا ہے سو آگہی کے قابوؤنکی جھڑتی دیوینگے جو اسکو دیئے گئے تھے سو انکو یا قابوؤں کی حقارت کرکے کلام اللہ کے عوض روایات انسان کو اختیار کیا ہے بلکہ خدا کی ہر ایک عبرت کے برعکس روشنی سے تاریکی کو و حیات ابدی سے موت کو قبول کیا ہے سو اسروز اپنے کو مقام خوفناک میں دیکھیگا و یہ شخص یقیناً اپنی غروری وضد کا ثمرہ تلخ بکثرت پاویگا بلکہ دوزخ میں اپنے رفیقوں سے زیادہ اعتراف کریگا کہ میں عمداً و قصداً اپنا خون اپنی گردن پر لیا ہوں

اب ہم اوپر ٹھہرے سو قواعد کے بموجب مقالات مفصل جو ہر ایک محمدی حق شناس کو معاً قبول کرنا پڑیگا سو گذار کر بحث کو تیں شروع کرینگے ہم ان مقالوں میں سے ہر ایک پر ایک وجہ معقول بتلا کر ان سبکو فرقان کہلاتی ہے سو کتاب سے ثابت کرینگے پس وے سات مقالے نیچے مذکور ہوئے ہیں

ا عیسیوں و محمدیاں بالاتفاق اعتراف کرتے ہیں کہ کتب موسوی ✣ کلام الٰہی ہیں پس وے کتب مناظرہ میں سب سے قدیمتر ہونے کے باعث بضرور نجات اصلی الہ انمیں مشتمل ہا چاہیئے۔

ا دلیل یہہ ہے کہ بنی آدم جیسے ان دنوں میں عاصی ہیں ویسے ابتدا سے گنہگار و محتاج نجات تھے لہذا انہا

✣ توریت کے پنج کتب اول کتب موسوی ہیں

میں کلام کو افشا کرنے سے خدا کا ارادہ جیسا اب ہی ویسا ہی ابتدا میں تھا یعنی کہ ارواحِ انسان راہِ نجات پر ہدایت پاویں پس معلوم ہوتا ہی کہ کتبِ موسوی میں نجاتِ اصلی الہ مندرج ہی

۲۔ کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہ نہ تبدیل پا سکتی نہ منسوخ ہو سکتی

۲۔ دلیل یہہ ہی کہ ارادہ الہی بلا تغیر ہی خدا اپنے سارے ارادات کو دانائی کامل کے مطابق ٹھہرا کر انکو تبدیل کرنے سے اپنی دانائی کی کاملیت پر الزام نقص نہیں لیتا ہی پس وہ کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی کو دانائی کامل کے مطابق ٹھہرا کر اسکو تبدیل یا منسوخ کرنے سے اپنی دانائی کی کاملیت پر الزام نقص نہ لگا

۳۔ کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہ قابلِ تبدیل نہ ہونے سے نبی برحق کی علامت قطعی یہہ ہی کہ وہ اس نجات سے متفق ہو۔

۳۔ دلیل یہہ ہی کہ جو کچھہ خدا سے نازل ہوتا ہی بضرور اسکے کلام سے موافقت رکھتا ہی لہذا اگر کوئی شخص الہام الہی سے ذکرِ نجات کرے تو اسکی شہادت البتہ کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہ سے موافقت رکھیگی۔

۴۔ کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہ قابلِ تبدیل نہ ہونے سے نبی ناحق کی علامتِ کامل یہہ ہی کہ اسکی تعلیم اس نجات سے مختلف ہو۔

۴۔ دلیل یہہ ہی کہ جو کچھہ خدا سے نازل ہوتا ہی بضرور اسکے کلام سے موافقت رکھتا ہی پس واضح ہی کہ اگر کوئی شخص الہام کا دعوی کرے اور اسکی تعلیم کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہ سے مختلف ہو تو علامتِ ناحق رکھتی ہی بلکہ جعلی ثابت ہونے کے لئے اور کوئی دلیل ضرور نہیں ہی۔

۵۔ عہدِ موسی سے انبیا کے دو جدے جدے فرقے ہوئے ہیں جو مقدمہ نجات میں الہام الہی سے تعلیم کرنیکا دعوی

گئے ہیں یعنے عبرانی و اعرابی۔

۵ دلیل یہہ ہی کہ اُن دو فرقوں کے تحریرات آجکے روز تک موجود ہیں چنانچہ فرقۂ اول کے کُتب توریت و انجیل
کہلاتے ہیں و فرقۂ دوم کی کتاب قُرآن ملقب ہی اِن کُتب کو آزمایش کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ مُقدمۂ
نجات میں یہ دو فرقے الہامِ الٰہی سے تعلیم کرنے کا دعوی کرتے ہیں

۶ اُن دو فرقوں میں پہلا یعنے انبیائے عبرانی کُتبِ موسوی میں افشا ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الہ سے عین مُتفق
ہیں لہذا وے سب کے سب الہامِ الٰہی کی علامتِ قطعی رکھتے ہیں

۶ دلیل یہہ ہی کہ اُنکے تحریرات کو کُتبِ موسوی کے ساتھہ مُقابلہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ وے
اُن کُتب سے موافقت رکھتے ہیں علاوہ اُن انبیا کے کُتب سب کو میسّر ہونے کے باعث طالبِ حق بار اُٹھا
کر پڑھنے سے اُس سچائی کو تحقیق کر سکتا ہی پس انبیائے عبرانی کُتبِ موسوی میں افشا ہوی ہی سو نجاتِ
اصلی الہ سے موافقتِ کامل رہنے کے باعث خوب ثابت ہوتا ہی کہ وے سب کے سب الہام کی علامتِ قطعی رکھتے ہیں

۷ فرقۂ ثانی کا نبی عربستان کُتبِ موسوی میں افشا ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الہ سے صرف متفق نہیں بلکہ گستاخی
تمام انکار کرتا ہی لہذا الہامِ الٰہی کی علامتِ صحیح بالکل نہیں رکھتا ہی۔

۷ دلیل یہہ ہی کہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب کو سرسری آزمایش کرنے سے ظاہر ہی کہ نجات کے بابمیں اُسکی
تعلیم تعلیماتِ موسے سے بالکل مختلف ہی پس فرقان کُتبِ موسوی میں افشا ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الہ سے اختلافِ
کامل رکھنے کے باعث واضح ہی کہ محمد مصطفٰے نبی عربستان بے الہام ہی اگر صاف پوچھے تو نبی ناحق

اوپر تحریر کئے گئے سو سات مقالے ایسے سلیس اور قابلِ فہم ہیں کہ ہر ایک
بچہ بھی انکو سمجھہ سکتا بلکہ ممکن نہیں کہ کوئی شخصِ باحواس اُن سے مُنکر ہو جاوے انکو ایسے اختصار سے لکھنے کا

سبب یہی ہی کہ پڑھنے والا دیکھتے ہی بآسانی تمام قایل ہو جاوے ۔ اب محمدیوں کی تعلیم کی خاطر ہم اُن سات مقاموں میں سے ہر ایک کو قرآن کے مضامین سے ثابت کرینگے ۔

ناظر محمدی دیکھا چاہئے کہ موسے جو کلام اللہ کا پہلا لکھنے والا ہی سو پیدایش عالم کے بعد ۲۵۰۹ ویں سال میں بحکم الہی بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر دریائے قلزم میں سے بیابان عرب میں سیر کیا ۔ ۴۰ سال اللہ تعالیٰ اُسکو کوہ طور پر آنیکا حکم کیا وہاں ابر و جلال کے بیچ حضوری خدا میں چالیس دن ٹکے رہا ۔ اُس عرصے میں اللہ تعالیٰ اُسکی پیغمبری کو پوری کرنے بلکہ مقصد الکتب انہیں اُمم کو پہنچانیکے لئے جیسا مناسب جانا ویسا سکھلایا ۔ یہ سبب اُس نعمت کے وہ کتاب ابتدائے کائنات یعنے کتاب پیدایش کو لکھنے کے لائق ہو گیا ۔ وہ شخص اول تھا جو روح القدس کے الہام سے کلام اللہ کو مرقوم کیا ۔ مگر اُسکے کتب سے خوب واضح ہی کہ وہ پیغمبر اول نہیں تھا ۔ کتاب پیدایش کھلاتی ہی کہ اُسکے عہد کے آگے نوح و اسحاق و یعقوب خدا کے نام سے پیشگوئی کئے تھے پر اُنھوں کے پیشگوئیاں عہد موسے تلک نہ لکھے گئے تھے ۔ پس زمانہ موسے کے قبل کوئی تحریرات آسمانی نہیں تھے ۔ علاوہ کتب موسوی میں ملکو ہیں پیغمبروں کے آگے ہم دوسرے کسی نبی کے بابت میں خبر نہیں رکھتے ہیں ۔ یہود جو عہد محمد کے قبل ۲۰۰۰ برس توریت کو بلکہ عیسائیوں جو زمانہ محمد کے آگے ۶۰۰ سال انجیل کو رکھتے تھے موسے کے پیشتر کوئی کلام اللہ کا لکھنے والا تھا سو نہیں قبول کرتے ہیں اور محمد بھی قرآن کے اکثر مقاموں میں اعتراف کرتا ہی کہ اپنے عہد کے قبل کلام اللہ انہیں فریقوں میں مروج تھا چنانچہ وہ یہود پر نبوت کے دعوے کو رد کرنے کے باعث بہ سختی تمام حرف دھر کر فرقان کے دوسرے سورہ میں یوں کہتا ہی یعنے "اُنہیں سے جنکو کتاب دی گئی تھی بہتیرے ہیں جو چاہتے ہیں کہ تم ایمان لانے بعد پھر بے ایمان کریں" اُسی میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے یقیناً گو کہ تو اُن لوگ کو جنہیں کتاب دی گئی تھی ہر طرح کے نشانیاں

بتلاوے تاہم وے نہ تیرا قبلہ قبول کرینگے نہ تو انکا قبلہ قبول کریگا۔ کسی بابت پر دوسرے کئی آیات موجود
ہیں مگر ان اعتراضوں سے درگذر کرکے ہمیں یقین ہے کہ فرقان کتبِ موسوی کے بہت منتخبات سے بنایا گیا ہے بلکہ
ظاہر ہے کہ محمدؐ ان منتخبوں کے وسیلے سے اپنے تئیں اطراف تھے نادان عربوں میں پیغمبر کے سے دکھلاتا تھا
چنانچہ موسیٰ کو وہ طور پر غیب ہوا اسو وقت بنی اسرائیل بچھڑا بنانے و پرستش کرنے میں گئے سو گناہ کا بیان کرکے
وہ فرقان کے ۲۰ ویں سورہ میں یوں کہتا ہے یعنے ہم تجھ سے بیان کرتے ہیں اے محمدؐ مقدمات جو قبل گذرگئے
تھے بلکہ ہم تجھے ہمارے یہاں سے ایک نصیحت دیتے ہیں ظاہر ہے کہ یہہ فقرہ صرف فریب دینے کی خاطر تصنیف
ہوا تھا کیونکہ بچھڑے کا ماجرا بلکہ اور بہت سے منتخبات بھی کتبِ موسوی سے لے لیا تھا۔ سوائے اسکے یہہ بات
بھی خوب دیکھنے کے لائق ہے کہ محمدؐ عہدِ موسیٰ کے قبل کسی کتابِ آسمانی سے آیات کو انتخاب نہیں کرسکتا ہے بلکہ
کتبِ موسوی میں مذکور ہیں جو پیغمبروں کے سوائے دوسرے کسی نبی کا ذکر نہیں کرسکتا۔ فرقان کا سرسری پڑھنے
والا بھی تاڑ لیگا کہ ادریس و نوح انبیائے اول ہیں جنکے نام بھی محمدؐ ذکر کرتا ہے پس یوں کہا جاوے کہ موسیٰ پیغمبر اصلی
ہے جس سے آغازِ آگہی الہی پہنچتی ہے نہ کہ وہ خود پہلا نبی تھا مگر اسکے کتب پہلے ہیں جنمیں اسکے عہد کے آگے نازل
ہوئے تھے سو نبوت کی باتیں لکھے گئے ہیں پس ہم اسبات کو ٹھہراتے ہیں کہ اوپر بتلائی گئی معنی کے موافق موسیٰ
ساری نبوت کا اصلِ بزرگ ہے

موسیٰ کائنات کا تواریخ داں اور ساری نبوت کا اصلِ بزرگ ہونے سے ہم دیکھتے ہیں
کہ فرقان میں وہ بعزتِ تمام مذکور ہوا ہے۔ فی الحقیقت فرقان کتبِ موسوی کے منتخبات سے نصف بنایا جانے
بلکہ اسکے دہمکیاں بھی موسیٰ کے حقارت کرنیوالوں پر آئے سو بلیات کے ذکر سے مستحکم ہوئے ہے اگر محمدؐ موسیٰ
کا ادب نہ کرتا تو حیرت ہوتا۔ الغرض نادان عربوں میں محمدؐ پیغمبرِ خدا ہونیکا دعوی کرکے بلکہ خدا موسیٰ کے ہاتھ سے

نازل کیا تھا سو لیاتِ عبداہمیشہ انکو قرانکے واسطے بتلانے سے ضرور ہوا کہ وہ موسے کی تعریف کرے
چنانچہ فرقان کے ۲۰ ویں سورہ میں موسے کے باب میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے مذکور حواریوں کے بعد ہم موسے کو ہماری
نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اسکے شہزادوں کے پاس بھیجے۔ اسی سورہ میں اور ایک آیت ہے یعنے
اللہ تعالے کہا اے موسے میں اپنے کاموں سے بلکہ تیرے ساتھ کلام کرنے سے تجھے سب آدمیوں سے زیادہ قبول
کیا ہوں جو کچھ کہ میں لاتا ہوں اسکو قبول کر اور تو بھی شاکرین کا ایک ہو۔ ۱۹ ویں سورہ میں بھی لکھا ہے
موسے کو قرآن میں یاد رکھ کیونکہ وہ صادق و رسول بلکہ حواری اور نبی بھی تھا اسی طرح بلکہ ادبیر
مذکور ہوا ہے سو وجہ سے محمد موسے کو خدا کا شارع قرار دیکر فرقان کے بہت سے آیاتمیں وہی شارع خدا
سے حاصل کیا کتاب شریعت کی فضیلت پر شاہدی دیتا ہے چنانچہ فرقان کے ۶ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا
ہے یعنے کہ موسے لایا کتاب جو آدمیوں کے واسطے نور و ہدایت ہے اور جو تم (یعنے یہود) کاغذوں پر
لکھکر بعض باتوں کو مشہور کرتے اور بعض چھپا رکھتے ہیں سو کون نازل کیا اور تم محمد سے وہی جو نہ
تم نہ تمھارے باپ دادے جانتے سکھلائے گئے ہیں کہہ خدا اسکو نازل کیا۔ فرقان کے دوسرے سورہ میں بھی
لکھا ہوا ہے جبکہ ہم موسے کو کتاب توریت جو نیکی و بدی کے درمیان امتیاز کرنیوالی ہے عطا کیے کہ شاید
تم ہدایت پاؤ ویں مگر محمد کتاب توریت کی فضیلت پر صرف شاہدی نہیں دیتا بلکہ وہ کتاب رحم و شفقت
الہ کو بتلانے کی خاطر نازل ہوی تھی سو قرار کرتا ہے لہذا معلوم ہوا کہ اسمیں نجاتِ اصلی الہ مندرج ہے
کیونکہ جس وقت کہا گیا کہ کتاب توریت انسان کے لیے ہدایت و رحم خدا سے افشا ہوی تھی وہ بات ایسی ہے جیسا
کہا گیا کہ اسمیں نجاتِ اصلی الہ مشتمل ہے اس بات کے ثبوت میں دیکھا چاہیئے کہ فرقان کے ۶ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے
یعنے ہم بھی موسے کو کتاب توریت دئیے ہیں جو درست چلنے والونکا قاعدہ کامل ہے اور سب ضروری باتونکا

فرمان بھی ہی بلکہ ہدایت و رحم ہی تاکہ بنی اسرائیل اپنے خداوند کا احسان یاد کریں۔ فرقان کے ۲۸ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی اور ہم نے موسے کو وہ اگلے پیڑیوں کو تباہ کئے بعد کتاب توریت دئے تاکہ آدمیوں کے دل کو روشن کرے بلکہ ہدایت و رحم کے واسطے کہ شاید وے تامل کریں قرآن کے ان سارے آیات سے صاف معلوم ہوگا کہ محمد قبول کرتا تھا کہ موسے خدا کا بندہ حقیقی تھا بلکہ خدا اسکو دیا تھا کتاب توریت صرف فرمانبرداری کے لئے نہیں بلکہ راہ رحم و شفقت پر ہدایت کرنے کی خاطر تھی جن اقراروں سے واضح ہی کہ محمد ہمارے پہلے مقالے میں جو ہم اٹھا گئی ہی سو بات کو یعنی کہ کتب موسوی میں نجات اصلی المندرج ہی بخوبی تمام تقویت دیتا ہی پس ایک محمدی جاننا چاہیے کہ اگر وہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب کا معتقد ہو تو لازم ہی کہ اس کتاب کی تعلیم کے موافق یہہ ایمان لاوے کہ موسے صرف خدا کا پیغمبر حقیقی نہیں بلکہ اسکے کتب میں نجات اصلی المندرج ہی

یہاں تک سے تین باتیں بتلائے گئے ہیں اول یہہ کہ موسے نبوت کا اصل بزرگ ہی جسکے کتب سے تمام علم حقیقت آغاز ہوتا ہی دوم یہہ کہ اسکو خدا سے دی گئی تھی کتاب توریت نجات اصلی الہی کی افشا کرنے والی ہی سوم یہہ کہ محمد فرقان میں ان سچوں کا منکر ہو کر ظاہری طور سے موسے کا ادب کرتا ہی پس ناظر محمدی ثانیا لحاظ کیا چاہیے کہ فرقان بہت سے آیاتوں میں اقرار کرتا ہی کہ کلام خدا جو انبیائے صادق سے پہنچا ہی سو متبدل نہیں ہو سکتا چنانچہ فرقان کے ٦ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تیرے آگے پیغمبر جھوٹے گنے گئے تھے لیکن وے اپنے خود جھوٹے ٹھہرنے اور ستائے جانے پر صبوری کئے یہاں تک کہ ہماری کمک انکو پہنچی کیونکہ کوئی بھی نہیں جو خدا کے کلمات کو بدلا سکتا ہی اسی سورہ میں دوسری ایک آیت یہہ ہی یعنے تیرے خداوند کے کلمات حقیقت و انصاف میں کامل ہیں کوئی نہیں ہی جو اسکے کلمات کو بدلا سکے وہ سنتا اور جانتا ہی۔ ۱۰ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی کلمات خدا میں تغییر و تبدیل نہیں ہی۔ ۱۸ ویں سورہ میں بھی یوں

لکھا ہوا ہی یعنے تیرے خداوند کی کتاب سے وہ جو تجھے افشا ہوا ہی سو یہہ کوئی نہیں جسکو قدرت ہی کہ اسکے
کلمات کو بدلا سکے یہاں چار صاف صاف اعتراف موجود ہیں پہلا یہہ کہ نبی خدا فرمانِ الٰہی کو افشا کئے بعد
کوئی اُس فرمان کو نہیں بدلا سکتا دوسرا یہہ کہ کلامِ خدا کامل ہی بلکہ کامل ہونے سے کبھی نہیں بدلتا تیسرا یہہ
عدمِ تبدّل کلامِ خدا کی صفتِ اصلی ہی چوتھا یہہ کہ کلامِ خدا تعلیمِ انسان کے لئے دیا گیا ہی نہ کہ بدلنے کے لئے
اُن سارے اقراروں سے یہہ بات ثابت ہوئی ہی کہ کتبِ موسوی میں الہامِ الٰہی سے افشا ہوئی ہی سو نجات
اصلی الٰہ متبدّل ہونے کے پیشتر آفتاب و مہتاب فانی ہوا چاہئے پس ظاہر ہی کہ ہم اپنے دوسرے مقالے میں کہہ لئے
سو بات یعنے کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الٰہ نہ تبدیل پا سکتی نہ منسوخ ہو سکتی قرآن سے صاف
صاف ثابت ہوتی ہی۔

ناظرِ محمدیؐ ثانیاً بڑی ہوشیاری سے نیچے آنیوالے دو باتوں پر لحاظ رکھا چاہئے اوّل
یہہ کہ محمدؐ بجز اتِ تمام خود ہمارے تینویں مقالے میں مذکور ہی سو علامتِ نبی برحق رکھنے کا دعوی کیا کرتا تھا دوم
یہہ کہ ہمیشہ اُسکو فکر و اندیشہ تھا تاکہ آپ ہمارے چوتھے مقالے میں ذکر ہوئی ہی سو علامتِ نبوتِ ناحق رکھتا تھا سو
نہ سمجھا جاوے کہہ سکتے ہیں کہ یہہ فکر و اندیشہ اُن جاہل عربوں کی مخالفت سے جو اُسپر ایمان لا کر ستاتے تھے سو
نہیں تھا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ وے کلامِ خدا سے آگاہ نہ ہو کر اُسکے دعوئی ناحق کو فاش کرنیکی قدرت
نہ رکھتے تھے مگر یہہ فکر و اندیشہ مخالفتِ یہود سے تھا جو صرف اُسپر ایمان نہ لائے بلکہ بہ نفرتِ تمام اُسکے
دعوے کی حقارت کرتے تھے اُسکو خوب معلوم تھا کہ وے زمانہ موسے سے کلامِ خدا کے محافظ ہو کر اُسکو
باآسانی تمام فاش کر سکتے تھے۔ فی الحقیقت وے مدام ویسا ہی کرتے آئے تھے ازیں باعث وہ اُن سے اتنا کینہ
اور بغض پیدا کیا کہ زیرِ سماہی سو دوسرے کسی فرقے سے نہ رکھتا تھا۔ لہٰذا ہم قرآن کے اکثر مقاموں میں دیکھتے آئے

کہ جس وقت محمدؐ قوم مذکور کے بابمیں ذکر کرتا ہی تو بدشتی تمام ملامت کرتا کیونکہ وے اُسکے وسیلے سے پہنچی تھی سو
تعلیم پر ایمان نہ لائے باوجودیکہ وہ بجرات تمام دعوی کرتا تھا کہ وہی تعلیم موسی اور دوسرے انبیا ونکی
نازل ہوا تھا سو کلام کو تقویت دیتی تھی وہ کیسی سرگرمی سے اُس دعوے کو ٹھہراتا تھا بلکہ اُسکو ٹھہرانے
سے اپنے تئیں ہمارے چوتھے مقالے میں مذکور ہی سو علامت نبوت ناحق سے بچانے کی خاطر کوشش کرتا تھا سو
اب کان دھر کر سنو چنانچہ فرقان کے دوسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے اے بنی اسرائیل میری مہربانی جس
میں تمکو سربلند کیا یاد رکھو اور میرے ساتھ تمھارا عہد ادا کرو اور میں اپنا عہد تم سے بجا لاونگا اور میری
تعظیم کرو اور میں نازل کیا ہوں سو وحی پر جو تم رکھتے ہیں سو کلام کو اثبات کرتی ہی ایمان لاو اور منکروں میں
سے پہلے مت ہو اُسی سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے اور جس وقت کہ اللہ تعالے سے انکو ایک کتاب آئی جو وے رکھتے
تھے سو کتاب کو اثبات کرتی تھی اگرچہ وے منکروں کے خلاف حکم کی خاطر دعا مانگے تھے تاہم جب وے کتاب
جسکو وے خدا کی کتاب جانے انکے پاس آئی ایمان نہ لائے اُسی سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے جس وقت کہ کوئی
اُنسے کہتا ہی کہ خدا نازل کیا سو کلام پر ایمان لاو جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنے پر نازل ہوا ہی سو کلام پر ایمان لاتے
ہیں اور جو اسکے بعد نازل ہوا ہی سو رد کرتے باوجودیکہ وہ حق ہی بلکہ وے رکھتے ہیں سو کتاب کو اثبات کرتا
ہی اُسی سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے کہہ جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہی کیونکہ وہ خدا کے حکم سے تیرے دل پر
قرآن کو لاکے فرشتہ ہوا تھا سو کلام کو اثبات کرنے کے لئے نازل کیا بلکہ ایمانوالونکی خاطر ہدایت و خوشخبری ہی
جو کوئی خدا کا یا اُسکے فرشتوں کا یا اُسکے حواریوں کا دشمن ہی یقیناً خدا ویسے منکروں کا دشمن ہی اُسی سورہ میں
اور ایک آیت یہہ ہی یعنے اور جس وقت کہ وے رکھتے تھے سو کتاب کو اثبات کرنے کے لئے انکے پاس خدا کی طرف
سے حواری آیا انمیں سے تھوڑے جنکو کتاب دی گئی تھی کتاب اللہ کو نجانے سر کھا اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیتے

تیسرے سورے میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے خدا کے سوائے کوئی خدا نہیں وہ زندہ و قایم بالذات ہے وہ کتاب
قرآن کو معہ حقیقت اسکے آگے ہوئی سو کتاب کو اثبات کرنے کے لئے تجھہ پر نازل کیا ہے کیونکہ وہ آگے ہی توریت
و انجیل کو ہدایت انسان کے لئے نازل کیا تھا اور وہ فرقان ✝ بھی نازل کیا ہے ۔ ۴ تھے سورے میں بھی یوں لکھا
ہوا ہے لوگو جنکو کتاب دی گئی ہے ہمنے نازل کئے سو وحی پر جو تم رکھتے ہو سو کتاب کو اثبات کرتی ہے
ایمان لاؤ پیشتر اسکے کہ ہم تمہارے صورتوں کو ضایع کرکے گدّی کے سر پکھا بنا دیں ۶ ویں سورے میں بھی اور ایک
آیت یہہ ہے یعنے یہہ کتاب جو ہم اسکے آگے ہوئی تھی سو کتاب کو اثبات کرنے کے لئے نازل کئے ہیں سو مبارک ہے
اور تجھے دی گئی ہے تاکہ تو دار الحکومت مکہ اور اسکے اطراف ہیں سو لوگوں کو وعظ کرے ۱۰ ویں سورے میں
بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے یہہ قرآن خدا کے سوائے کسی سے تصنیف نہیں ہو سکتا مگر اسکے پیشتر ہوئی تھی سو
وحی کا اثبات کرنیوالا بلکہ کتاب کا بیان کرنیوالا ہے اسمیں کچھہ شک نہیں بلکہ خداوند عالموں سے نازل ہے
۱۲ ویں سورے میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے قرآن کو ایجاد نقل نہیں ہے مگر اسکے آگے ہوئی تھی سو
کتاب کا اثبات کرنیوالا ہے اور ہر ایک بات ضروری کا بیان کرنیوالا بلکہ ایمانداروں کے لئے ہادی اور
رحم کرنیوالا ہے ۔ ان سارے آیات سے واضح ہوگا کہ قرآن کتب مقدسہ کو منسوخ کرنے کا دعوی نکرکے قایم
و اثبات کرنے کا دعوی کرتا ہے یہ دو باتیں یعنے قایم کرنا او منسوخ کرنا باہم یکدیگر متقابل ہوئے سے
ظاہر ہے کہ اگر قرآن کتب مقدسہ کا قایم کرنیوالا ہے تو انکا منسوخ کرنیوالا نہیں ہو سکتا برعکس اسکے اگر
قرآن فی الحقیقت کتب مذکورہ کا منسوخ کرنیوالا ہو تو انکا قایم و اثبات کرنیوالا ہونا غیر ممکن ہے
ہم اوپر تحریر کئے ہوئے سارے آیات فرقان کو اس ارادے سے انتخاب کئے ہیں تاکہ

✝ لفظ فرقان کے معنی یہہ ہیں یعنے نیکی و بدی میں فرق بتلانے والی کتاب

محمد مصطفیٰ اپنی تعلیم و دعوی تعلیماتِ موسیٰ و انبیائے عبرانی کے خلاف ثابت نہ ہونے کے لئے کسقدر فکر و اندیشہ رکھتا
تھا سو ناظرِ محمدی کو خوب واضح ہووے سپارہ کو قرآن کی بہت آیات سے ظاہر کرینگے کہ ہم یہہ دعوی کرتے ہیں کہ محمد کا یہہ
فکر و اندیشہ ہمارے تیسرے اور چوتھے مقالوں میں مذکور ہوئی ہے سو بات کو ثابت کرتا ہی یعنے نبی برحق کی علامت
ضروری یہی ہی کہ کتبِ موسوی میں فرض ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الٰہ سے متفق ہو برعکس اسکے نبی ناحق کی علامت
کامل یہی ہی کہ نجاتِ مذکور سے مختلف ہے آیندہ اگر غنی جاوے میں یہہ نظر آوے کہ محمد کتبِ موسوی میں فرض ہوئی
ہی سو نجاتِ اصلی الٰہ کے خلاف تعلیم کرتا ہی تو ہمکو بصفوتِ تمام اسکو نبی ناحق فاش کرنا ضرور ہوگا۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہیئے کہ فرقانِ محمد اور سکے آگے ہوئے تھے سو انبیاؤں کے درمیان ایک
تفاوت لائقِ لحاظ دکھلاتا ہی چنانچہ بتلاتا ہی کہ پیش از زمانہ محمد سارے انبیائے برحق ایک قوم مخصوص سے پیدا
کئے گئے تھے بلکہ نعمتِ نبوت قومِ مذکور کو دنیا کے باقی اقوام کے برعکس مستی آئی تھی سپارہ قرآن کی پانچویں
سورہ میں لکھا ہوا ہی خیال کر جسوقت موسیٰ نے اپنے لوگ سے کہا ای میرے لوگو خدا تمپر کیا عنایات یاد رکھو
چونکہ وہ تمھارے بیچمیں پیغمبران مقرر کیا او تمھیں بادشاہان بھی تعین کیا اور ہی نعمت جو دنیا میں سو دوسری
کسی قوم کو نہیں دیا تمھیں عطا کیا۔ انبیائے عبرانی کے حق میں قرآن کا اظہار ویسا ہی ہی پر محمد کے بابمیں بیان متفرق کرتا ہی
غرض اسکا ذکر آگے ہوئے تھے پیغمبروں کی جماعتِ عمدہ کے بہ نسبت نہیں کر سکتا چنانچہ ۹ ویں سورہ میں یوں لکھا ہی
ہی یعنے اب ہماری خاص گروہ سے تمکو حواری آیا ہی۔ ۱۰ ویں سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہی کیا لوگوں کے آدمیوں کو
عجب ہی کہ ہم انمیں سے ایک آدمیکو اپنی مرضی بتلائے ہیں ۱۶ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی ایک روز ہم ہر ایک قوم میں
انمیں سے ایک گواہ پیدا کرینگے اور تجھے ای محمد ہم ان عربوں کے خلاف گواہ کے لئے لاوینگے۔ ان علیحدہ علیحدہ آیات
سے خوب معلوم ہوگا کہ ہم اپنے پانچویں مقالے میں لکھ چکے ہیں سو بات فرقان سے ثابت ہوتی ہی یعنے عہد موسیٰ

سے انبیا کے دو جدے جدے فرقے ہوئے ہیں جو خدائے واحد و لاشریک کے نام پر تعلیم کرنیکا دعوی کرتے ہیں

ناظر محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہیے کہ انبیا کے اُن دو فرقوں میں سے فرقہ عبرانی کے بابمیں
قرآن اقرار کرتا ہی کہ وہ موسے سے عین موافقت رکھتا ہی کیونکہ اُس کتاب میں لکھا گیا ہی کہ محمدؐ اُن سب کو قبول
کرتا ہی بلکہ اُنمیں کچھ فرق نہ لاکر آپ بھی سب پر ایمان لاتا ہی پس خوب واضح ہی کہ اگر انبیاے مذکور سے اُسمیں موافقت نہ رکھتے
تو محمدؐ سا عاقل اُنہیں کبھی نہ کرتا چنانچہ اِسبات پر فرقان کے دوسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے کہو کہ ہم خدا پر اور
اُسپر جو ہم پر نازل ہوا ہی ایمان لاتے ہیں اور اُسپر جو ابراہیم پر و اسماعیل پر و اسحاق پر و یعقوب پر و بنی اسرائیل پر
نازل ہوا اور اُسپر جو موسے و عیسے کو دیا گیا تھا اور اُسپر جو اُنکے خداوند سے پیغمبروں کو پہنچا تھا ایمان لاتے ہیں
ہم اُنمیں کچھ فرق نہیں کرتے اور خدا ہم اُسپر سونپتے ہیں اُسی سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے پیغمبر اپنے خداوند سے
نازل ہوئی سو وحی پر ایمان لاتا ہی اور مومنان بھی اُسپر ایمان لاتے ہیں اُنمیں سے ہر ایک خداوند پر اور اُسکے فرشتوں
پر اور اُسکے کتب مقدس پر اور اُسکے انبیاؤں پر ایمان لاتا ہی ہم اُسکے انبیاؤں میں کچھ فرق نہیں کرتے ہیں
تیسرے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہی یعنے کہو کہ ہم خدا پر اور اُسپر جو ہم پر نازل ہوا ہی ایمان لاتے ہیں اور اُسپر جو
ابراہیم و اسماعیل پر و اسحاق پر و یعقوب و بنی اسرائیل پر نازل ہوا اور اُسپر جو اُنکے خداوند سے موسے و عیسے و پیغمبروں
کو دیا گیا تھا ایمان لاتے ہیں ہم اُنمیں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسپر سونپتے ہیں پس فرقان انبیاے عبرانی کے بابمیں
وے موسے سے اور اُسمیں عین موافقت رکھتے ہیں سو قبول لینے سے ہمکو لازم ہی کہ یہاں ایک لحظہ توقف کر کر یہہ سوال
کریں کہ موسے اور اُسکے پیچھے ہوئے تھے سو انبیا کس بابت پر متفق ہوتے ہیں کوئی بھی اُنکے کتب کو ملاحظہ کرنے سے
معلوم کر سکتا کہ سوال مذکور کا یہی جواب ہی یعنے اُنکی موافقت خدا ابتدا سے مقرر کیا تھا سو نجات اصلی پر ہی یعنے
وہ نجات جو از راہ کفارہ و خون بہنے کے ہی لہذا اکل انبیا کتب میں سو یہی فرض بیان ہوئی ہی سو نجات اصلی اُسپر متفق

ہونے سے ظاہر ہے کہ ہمارے جتھو میں مقالے میں لکھی گئی ہے سو بائبل کے وے سب کے سب نبوتِ حقیقی کی علامتِ قطعی رکھتے ہیں ثابت ہے۔

ناظرِ محمدی آخر الحلش لحاظ کیا چاہئے کہ فرقان انبیائے عبرانی کی ہستی معتبری کو قبول کر کے کہتا کہ محمد بھی پیغمبر حقیقی ہے اور اسکی کتاب اللہ تعالے کی طرف سے وحی مخصوص ہے چنانچہ فرقان کے ۱۱ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے یہہ کتاب جسکے آیات ضلالت سے محفوظ ہیں بلکہ تفصیلوار بیان کئے جاتے ہیں خدائے دانا و بینا سے وحی ہے فرقان کے ۲۶ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہے یہہ کتاب یقیناً خداوند خلایق سے وحی ہے جو فرشتہ ایماندار تیرے دل پر نازل کیا کہ تو عربی زبانِ فصیح میں تیرے لوگوں کو وعظ کرنیوالا ہووے چونکہ محمد کتابِ فرقان کے بابمیں دعوے کرتا ہے کہ وحی حقیقی ہے ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ وہ کتاب الہامِ الٰہی کی علامتِ صحیح رکھتی ہے کیا۔ غرض وہ نجات کے بابمیں موسے اور اسکے پیچھے ہوئے تھے رسولوں کی شہادت کو تقویت دیتی ہے کیا۔ آگے بتلایا گیا کہ موسے اور انبیائے عبرانی کی موافقت یہی ہے کہ وے سب کے سب خدا کی طرف سے فاش ہوئی تھی سو نجاتِ اصلی ہے یعنے وہ نجات جو از راہ کفارہ و خون بہنے کے ہی شہادت متحد ہیں مگر فرقان میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو بھی کہیں نجات از راہ کفارہ و خون بہنے کے نہیں پاوینگے۔ الغرض مسلمین ایک راہ متفرق یعنے محمد پر ایمان لا کر خیر خیرات اور نیکی کرنا بتلائی گئی ہے پر کوئی بھی بار اٹھا کر فرقان کو پڑھنے سے دیکھ سکتا ہے کہ محمد کتبِ موسوی میں فاش ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی الٰہ سے خلافِ کامل رکھتا ہے لہذا موسے سے بالکل مختلف ہونے کا باعث خوب ثابت ہوا کہ محمد الہام الٰہی کی علامتِ ضروری نہیں رکھتا ہے ہاں فرقان خود اسکے اختلاف پر گواہ ہو کر ثابت کرتا ہے کہ نبی عربستانی بشر لاالہام تھا اگر صاف پوچھے تو نبی ناحق سیپیا بمیں داخل ہوئے ہیں سو سارے آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سارے مقالہ اصلی جو کلامِ انبیائے عبرانی کو حق ٹھہراتے ہیں بلکہ فرقان کو ناحق قائم کرتے ہیں سو کتابِ اجنبی سے

مبدل ہو گئے ہیں

فرقان کے ان سارے قایل کرنیوالے اقراروں کو جنکے ساتھ اور بھی بہت سے لکھے جاسکتے ہیں سو
دکھلا کر ہم محمدیوں میں مروج ہی سو خیال باطل کے بابت کہ توریت میں فرما ہوئی ہے سو بجائے اصلی الفرقان سے
منسوخ ہو گئی ہے سو کہ سمجھینگے اسباب میں گذاری گئی ہے سو شہادت کے بعد اسکو شک نہیں ہو سکتا ہے کہ خیال
مذکور صرف محمدیاں فرقان کے مضامین سے آگاہی نہ رکھنے کے سبب سے ہوتا ہے کیا ہر ایک طالب حق شخص کو
معلوم نہ ہوگا کہ محمدؐ عبرانی کتب مقدسہ کی منسوخ کرنیکا دعویٰ کرکے اپنی امت میں سرگرمی تمام اسبات کو ٹھہرایا
چاہتا تھا کہ کتب الہی کو اپنی نبوت کے شہود تھے بلکہ آپ انکے مطلب کو تقویت دینے اور قایم و استوار کرنے کے لئے
بھیجا گیا تھا اسکو کلام خدا سے آگاہ نہ ہونے کے باعث جاہل عربوں کے دلنشین کرنا بہت سہل تھا اور محمدؐ ایسا
کرنے میں کبھی غفلت نکرتا تھا مگر وہ صحیح ہے کہ انکی جہالت اسکی کامیابی کا سبب تھی کیونکہ اگر وے کتب الہی کے
مضامین سے آگاہی رکھتے تو سمجھ جاتے یعنی کہ محمدؐ جو ان کتب کو قایم کرنا کہتا تھا سو فی الواقع انکو انکار کرتا تھا۔
الغرض محمدؐ اپنے بے سند دعوے کو تقویت دینے کی خاطر دوسرا کوئی واسطہ نہ رکھنے سے جیسا کہ پیشگوئی کرنا یا معجزے دکھلانا
کتب مقدسہ کی قدسیت و الہام کو غنیمت جانکر اپنے لا علم وطنیوں کے تیئں زبردست کرنے کے لئے انہیں کتب کی طرف
رجوع کیا کرتا تھا ان سارے خیالات سے ہم دیباچے میں ذکر کر گئی ہے سو بات کو دہرا کر کہتے ہیں کہ اگر محمدیان توریت
کے مضامین سے آگاہی رکھتے تو ایک لحظہ بھی اس زعم فاسد کو آنے نہ دیتے کہ کلام غیر متبدل الہ فرقان سے منسوخ
ہو گیا ہے۔

اس باب کے مضمون سے صاف مفہوم ہو گا کہ محمدیوں میں جاری ہے سو تصور کہ انبیاؤں میں سے ہر ایک نبی شہادت
متفرق کو مشہور کرنے بلکہ اپنی شہادت کے مطابق ایک امت کو ٹھہرانے بھیجا گیا سو بالکل باطل ہے کیونکہ بجائے

ان انکی خاطر پیدائش دنیا سے فقط ایکہی ایک راہ ٹھہرائے جانے کے باعث ہدایت انسان کے لئے فقط ایکہی ایک شہادت انبیا کے وسیلے سے افشا ہوئی ہے ہم بوفاداری تمام محمدیوں کو خبر دیتے ہیں کہ اگر وے کوشش کر کے کتب مقدس میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو سوائے مذکور ایکہی ایک راہ نجات کے دوسری کسیطور کی نہیں دکھلا سکینگے اگر محمدیان اللہ کے کلام کو آزمایش کر کے کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجات اصلی کے سوائے دوسری کسی راہ نجات کو بتلاوینگے تو یہہ بات وے نجات اصلی منسوخ ہونے کے بابمیں کہتے ہیں سو دعوے پر دلیل کافی ہوگی چونکہ دوسری راہ نجات کو ظاہر کرنا بالکل غیر ممکن ہے تو واضح ہے کہ خدا تعالے کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجات اصلی کو خواہ تبدیل یا منسوخ کرنے کبھی اختیار نہیں کیا ہے لہذا کتب مقدس منسوخ ہونے کے بابمیں محمدیوں میں جاری ہے سو روایت عام صرف ہر ایک بشر فہیم کے عقل کے سزاوار نہیں ہے بلکہ طفل اور سے نہایت حقارت کے لایق ہے پس ہم نیچے آنیوالی عبارت پہنچانا مناسب جانتے ہیں کہ اگر محمدیان اوپر دکھلائی گئی شہادت معتبر کے برعکس مغروری قصد سے اپنی روایت بے دلیل کی حمایت کریں تو انکے ارواح پر یہہ گناہ البتہ ٹھہریگا کہ وے جان بوجھکر نور سے تاریکی کو بلکہ حیات ابدی سے موت کو اختیار کئے ہیں جس گناہ کا یقینی نتیجہ یہی ہے کہ وے ابدالآباد زیادہ غضب الہی میں گرفتار ہونگے

دوسرا باب

توریت و قرآن ہر دو اصلیت انجیل پر شہادت دینے اور محمد مصطفی خود

نجات مسیح پر گواہ ٹھہرنے اور انجیل قرآن سے منسوخ نہ ہونیکے ثبوت کا بیان

اب تک جاری ہے سو بحث خصوصاً انجیل سے نسبت رکھکر صرف توریت سے منسوب ہوئی ہے جسکو ہم اعتماد ہے کہ باب سابق میں گذاری گئی ہے شہادت فرقان سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محمد نے دعویٰ نہ کیا چاہتا ہے بلکہ کبھی نہ کیا ہے کہ اپنی کتاب توریت کو منسوخ کرنے بھیجی گئی تھی یہہ روایت بے دلیل خواہ جاہل محمدیوں سے ہے جو اس کتاب سے جسپر وے عقیدہ رکھتے بالکل واقف نہیں ہیں یا امامان غرضمند سے ہے جو اپنے فایدے کے واسطے ان کو حقیقت توریت سے باز رکھا چاہتے ہیں علاوہ وہ فرقہ محمدی اپنے تئیں توریت و انجیل کے دعوی راست سے بچانیکی خاطر وجہ معقول نہ رکھنے سے اس روایت کو پناہ کافی سمجھتا ہے پر جب مسلمان و مسیحی سب ادنیٰ و اعلیٰ تخت الہ کے روبرو کھڑے ہونگے تو پناہ مذکور کچھ کام نہ آویگی بہرکیف ایسے جانے بوجھے اندھے اشخاص کو جو نجات الہ کی حقارت کرتے ہیں سو حاکم حقیقی کے فتوے پر سپرد کرکے اب ہم فرقان کے خاص اقراروں سے ثابت کرینگے کہ وہی کتاب عیسویوں کی راستی پر شہادت دیتی ہے بلکہ محمد مصطفے خود نجات عیسیٰ مسیح پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ اپنی فضل و کرم سے اس محمدی کو جو اپنی روح کی نجات

ے بابمیں فکرمند ہی سو اِس مقدمۂ اہم کی دریافت سے فایدہ بخشے۔

بابِ سابق میں حقیقتِ توریت فرقان سے منسوخ نہیں ہوئی ہی سو اب کہ ہم مباحثے کی
طرف پھر متوجہ ہوکر پوچھتے ہیں کہ توریت انجیل کی اصلیت کے بابمیں کچھ شہادت دیتی ہی کیا اِس سوال کا جواب بہت تحقیق
کرنیکے لئے اولاً ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہئے کہ لفظِ انجیل جو زبانِ عربی میں عیسویونکی کتابِ مقدس کی خاطر استعمال کرتے
ہیں سو یونانی لفظِ ایونجلیان سے نکلا ہی اغلب کہ یہہ لفظ اصلاً عیسے مسیح کی شہادت دینے والے تحریرات کے
واسطے لقبِ معقول گنا جاکر حواریوں سے ٹھہرایا گیا تھا اِس لفظ کی معنی خوشخبری ہی بلکہ اُس فرشتے کی سنادنی
سے مشتق ہی جو شہرِ بیت اللحم کے چرواہوں کو تولدِ مسیح کی خبر پہنچایا جیسا کہ لوقا کے دوسرے باب کی ۸ ویں آیت
میں لکھا ہوا ہی اُور اُس ملک میں چرواہے میدان میں رہتے تھے اور رات کو اپنے منڈے کی نگہبانی کرتے تھے ۔
اور دیکھو خداوند کا فرشتہ اُترا اور خدا کا نور اُنکے آس پاس چمکا اور وے نہایت ڈر گئے ۔ اور فرشتہ اُن سے کہا
کہ ہراسان مت ہو دیکھو خوشخبری نہایت فرحت کی جو تمام عالم پر ہوویگی میں تمھارے پاس لایا ہوں کیونکہ آج کے روز
داؤد کے شہر میں تمھارے لئے ایک نجات دینے ہارا جو مسیح خداوند ہی پیدا ہوا اِس مختصر بیان کے بعد ناظرِ محمدی توریت
اصلِ انجیل کے بابمیں کیا شاہدی دیتی ہی سو سُنا چاہئے چنانچہ اشعیہ کے ۵۲ ویں باب کی ۷ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا
ہی یعنے پہاڑونپر اُسکے قدم کیسے خوب ہیں جو خوشخبری لاتا ہی جو صلح مشہور کرتا ہی جو خوبی کی خوشخبری پہنچاتا
ہی جو نجات مشہور کرتا ہی جو صیہون ✤ سے کہتا ہی کہ تیرا خدا سلطنت کرتا ہی اِس آیت میں عیسے مسیح کی انجیل یعنے
اُسکی خوشخبری کے بابمیں توریت کی شہادتِ صاف و خوشنما نظر آتی ہی پس دیکھو کہ انجیل کی اصلیت کے بابمیں
اوپر تحریر کی ہوئی شہادت سے فرقان بھی نیچے آنیوالی آیت میں موافقت رکھتا ہی چنانچہ ۵ ویں سورہ میں

✤ لفظِ صیہون توریت کے اکثر مقاموں میں کلیسیای مسیحی کے معنی پر مستعمل ہی۔

یوں لکھا ہوا ہی یعنے ہم بھی عیسے فرزند مریم کو اُسکے عہد کے آگے دی گئی شہادت کو اثبات کرنے کے لیئے پیغمبروں
کے قدموں پر چلوائے اور ہمنے اسکو انجیل جسمین ہدایت و نور سمائے ہیں اُسکے آگے دی گئی بھی شہادت کو اثبات کرنے
کی خاطر دئیے بلکہ اُنکے لئے جو خدا ترس ہیں ہدایت و نصیحت ہی تاکہ وے جو انجیل پائے ہیں خدا اسمین فرمان کیا تھا
انفصال کریں اور جو کوئی خدا اسمین فرمایا اسکے موافق انفصال نہ کریگا گنہگار ہی پس ان علحیدہ علحیدہ آیات
سے ظاہر ہی کہ توریت و فرقان بالکل بکر موافق رکھکر انجیل کی اصلیت کو قبول کرتے ہیں

ناظر محمدی انجیل کی اصلیت پر توریت و فرقانکی شہادت متفق کو دیکھکر ثانیاً لحاظ کیا

چاہئے کہ اس کتاب مقدس کے مطلب کے واسطے پیچھے آنیوالے اشخاص جو ابدا ہیں اول یحیے جو آمد خوشخبری کے
بابت خبر پہنچایا دوم عیسے مسیح جو خود خوشخبری کا مظہر ہی سوم حواریان جو اسکے گواہان بلکہ انجیل کے کاتب تھے
پس ان تینوں میں سے ہر ایک پر موجود ہی شہادت الہی کو بہ اختصار تمام آزمایش کر رہے مباحثے کے اس حصے کو
واگذاشت کرینگے۔

اول یحیے کے بابت انجیل گذارتی ہی سو شہادت نہایت عزت بخش ہی جس وقت کہ اسکا باپ ذکریا بیت
المقدس میں خدمت الہی بجا لاتا تھا فرشتہ خدا اسکو دکھائی دیکر پیچھے آنیوالے وعدیکی سنا دنی کیا چنانچہ
لوقا کے پہلے باب کی ۱۳ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی فرشتہ نے اسکو کہا اے ذکریا تو مت ڈر کہ تیری دعا قبول ہوئی
اور تیری جورو الیسبات تجھ سے ایک بیٹا جنیگی اور تو اسکا نام یحیے رکھیگا۔ اور تیرے تئیں خوشی و خرمی ہوویگی
اور بہت لوگ اسکے تولد سے خوشحال ہووینگے کیونکہ وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہوویگا اور نہ انگور کا شیرا اور کوئی
نشہ کی شراب پئیگا اور وہ اپنی ماں کے پیٹ سے ہی روح القدس سے بھرپور ہوویگا اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو خداوند انکے

✤ خدا تعالیٰ یہود کو اقوام دنیا میں سے چن لینے کے باعث اکثر آپکو خداوند انکا خدا کہلاتا ہے

خدا کی طرف پھرائیگا۔ اور وہ اسکے آگے الیاس کی روح اور قدرت سے چلیگا کہ باپ کے دلوں کو بیٹوں کی طرف پھیر دے اور نافرمانبرداروں کو راست لوگوں کی عقل کو رغبت دلاوے تاکہ خداوند کے لئے ایک کمربستہ قوم کو تیار کرے۔ لوقا کے ۷ ویں باب کی ۲۸ ویں آیت میں بھی لکھا ہوا ہے کیونکہ میں یعنی عیسےٰ تم سے کہتا ہوں کہ عورتوں سے پیدا ہوئے سو لوگوں میں یحییٰ سے کوئی پیغمبر بڑھکر نہیں ہے یحییٰ کے حق میں انجیل کی شہادت اس طرح پر ہے پس اب یہ فرقان کیا کہتا ہے محمد یحییٰ کی پیدائش کے بابت جبرائیل کی سنادونی کو انجیل سے حوالہ کیا ہے مگر غلطی سے بلکہ اصلی بخشش باتوں کو بھی چھوڑ دیا ہے چنانچہ فرقان کے تیسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے اور جس وقت وہ یعنی ذکریا اپنی خلوت میں دعا مانگتا کھڑا تھا فرشتگان اسکو بلائے کہ یقیناً خدا تجھے یحییٰ نام فرزند دینے کا وعدہ کیا ہے اور وہ خدا سے ہی سو کلام کا گواہ ہوگا وہ عزتمند و پرہیزگار بلکہ انبیائے حقیقی سے ہی ہوگا۔ ازرو یہہ بھی کہ محمد جاہل عربوں کی تعلیم کے لئے انجیل میں لکھے ہوئے ہیں سو جبرائیل کے اصلی باتوں کو بدلا کر حوالہ کرے مگر شاید کرنا اسکو پسند نہ آیا کیونکہ یحییٰ کی پیدائش کے بابت فرشتہ کیا سنادونی میں کہا گیا تھا کہ یحییٰ اسرائیل کے خداوند خدا کے سامنے جاویگا تاکہ خداوند کے واسطے ایک گروہ کمربستہ تیار کرے۔ اگر اسکا ذکر ہوتا تو عیسےٰ مسیح کا مرتبہ الوہیت ٹھہرایا جاتا اسواسطے محمد فضل جانا کہ جبرائیل کی بات کے عوض اپنی بات کو داخل کرے بہرکیف فرقان میں لکھی ہوئی ہے سو اپنا راست کو قبول کر ہم سمجھتے ہیں کہ انجیل و فرقان سے یحییٰ نبی کے بابت شہادت معتبر نکلتی ہے پس ہم اُن دو گواہ سے یہ بات ٹھہراتے ہیں کہ یحییٰ ایسا شخص نہیں ہے جو بے سبب گستاخی سے خدا کے نام پر جھوٹی شہادت گذارے۔ ازیں باعث ہم اسکو گواہ راست لکھتے ہیں

اگر یحییٰ کی پیدائش کے بابت سنادونی کرنیوالے فرشتے کی شہادت خاطر خواہ ہے تو بندستو

* لفظ کلام فرزند خدا کے خطابوں میں سے خطاب اصلی ہے

پیدایش مسیح کے حق میں بھی فرشتے کی گواہی بھی خاطر خواہ ہی چنانچہ لوقا کے پہلے باب کی ۳۰ وین آیت مین یون لکھا ہوا ہی اور فرشتہ اُس سے کہا ای مریم مت ڈر کیونکہ تجھپر اللہ مہربان ہوا ہی اور دیکھہ کہ تو حاملہ ہو کر بچہ جنیگی اور اُسکا نام عیسے رکھیگی وہ بزرگ ہوویگا اور اللہ تعالے کا فرزند کہلاویگا اور خداوند خدا اُسکے باپ✝ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے پر بادشاہی کریگا اور اُسکی سلطنت کا کچھ انتہا نہو گا تب مریم فرشتے سے کہی یہہ کسطرح ہوگا کیونکہ میں مرد کو نہین جانتی ہون فرشتہ اُسکو جوابدیا کہ روح القدس تجھپر اتریگا اور اللہ تعالے کی قدرت کا سایہ تجھپر پڑیگا اِسلئے وہ مقدس جو تجھسے پیدا ہوگا سو خدا کا فرزند کہلاویگا متی کے تیسرے باب کی ۱۶ وین آیت مین بھی لکھا ہوا ہی اور عیسے اصطباغ پاکر پانی سے باہر آیا کہ یکایک اُسکے واسطے آسمان کے دروازے کھل گئے اور روح خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اُترتی ہوی اور اپنے پر آتی ہوی دیکھا اور آسمان سے ایک آواز آئی یہہ میرا پیارا فرزند ہی جس سے مین بہت راضی ہون مسیح کے باب مین انجیل کی شہادت یہی ہی پس فرقان اِسبابت کیا کہتا ہی مسیح کی پیدایش کے باب مین جو انجیل مین لکھی ہوی ہی سو نا وفی کو حوالہ کرتا ہی مگر نہ اُتنی عزت سے بلکہ شافی کی فرزندیت سے مرتبہ الوہیت کو بالکل چھپا رکھتا ہی چنانچہ فرقان کے تیسرے سورہ مین یون لکھا ہوا ہی یعنے فرشتگان کہے ای مریم یقیناً اللہ تعالی تجھے خوشخبری بھیجتا ہی کہ تو کلام جو خدا سے ہی جنیگی اُسکا نام عیسے مسیح فرزند مریم ہوگا وہ اِس دنیا مین اور عالم بقا مین عزتمند ہی بلکہ اللہ تعالے کے حضور کے نزدیک پہنچے ہوئے لوگون مین سے ایک ہی وہ جھولے مین بلکہ جوان ہوے بعد آدمیون سے ہدایت کریگا اور نیکون مین سے ایک ہوگا اُسی جا مین یون لکھا ہوا ہی یعنے اللہ تعالے اُسکو کتاب و علم و توریت و انجیل سکھلاویگا اور اُسکو بنی اسرائیل پر اپنا پیغمبر متعین کریگا۔ فرقان کے ۴ وین سورہ مین بھی یون لکھا ہوا ہی یعنے یقیناً عیسے مسیح فرزند مریم خدا کا

✝ مسیح سلسلۂ داؤد میں ہونے سے یہان داؤد اُسکا باپ کہلایا ہی۔

پیغمبر ہی اور اسکا کلام ہی جسکو آپ شکم مریم میں پہنچایا بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلی ہی اگر محمد فرقا مین جبرائیل
مریم کو بولے سو اصلی باتوں کو نہ بدلا کر انکے عوض اپنی بات کو داخل نہ کرتا تو البتہ ہم اسکے بہت ہی احسانمند ہوتے مگر ایسا کرنا
اسکو فایدہ بخش نہ ہوتا کیونکہ اگر وہ مسیح کے مرتبہ الوہیت کا ذکر کرتا تو وہی کفر عیسویوں کے سارے مسایل کو ثابت
کر دیتے اپنے مسایل کتنی ناحق ٹھہراتا اسلئے وہ لازم جانا کہ اپنے کلمات کو فرشتہ خدا کے کلمات کی جاے میں داخل
کرے پھر کیفیت ہم مسیح کی پیدایش کے باب میں آیت یا رسنت کو جیسا لکھی ہوئی ہی ہم ویسا ہی قبول کرینگے پس ہر ایک شخص
واقف ان جدے جدے منتخبات کو بغور ملاحظہ کرنے سے قایل ہوگا کہ محمد پیچھے آنیوالے باتونکا صاف صاف اقرار کرتا ہی
اول یہہ کہ مسیح خدا سے نکلا تھا سو کلام ہی دوم یہہ وہ خدا کے حضور کے نزدیک پہنچا ہی سوم یہہ وہ ایک ہی جسکو
خدا نے توریت و انجیل سکھلایا چہارم یہہ وہ پیغمبروں میں سے پیغمبر بزرگ ہی بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلی ہی ان
سارے اقراروں کے بعد یہ بات کو ٹھہرانا لازم پڑتا ہی کہ یہاں منکور ہوی ہی سو ذات مقدس یعنے مسیح جھوٹی نہیں
ہو سکتی کیونکہ آپ خدا کا کلام ہونے اور خدا ہی سے سکھلایا جانے بلکہ خدا کا پیغمبر بزرگ و خدا سے نکلی ہوئی
روح ہونے سے بالکل غیر ممکن تھا کہ وہ خدا کی خوشنودی و عزت کے خلاف شہادت گذارے ازینباعث جیسا
یحیی کے باب میں لکھنا لازم ہوا ویسا ہی مسیح کو بھی گواہ راست و معتبر لکھنا ضرور پڑتا ہے

یہاں ہم بیان مسیح کو موقوف کر کر اسکے حواریونکی طرف رجوع ہوتے
ہیں انکے الہام کے باب میں بھی دلیل معتبر و معقول ضرور ہی پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ کتب مقدس انکے باب میں کیا شہادت
دیتے ہیں کتاب اعمال کے پہلے باب کی ۷ وین آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے او مسیح نے (یعنے حواریوں سے) کہا کہ تمہارا
کام نہیں کہ تم ان وقتوں اور موسموں کو جنہیں باپ اپنی اختیار میں رکھا ہی جانو لیکن جب روح القدس تم پر آویگا تو تم
قدرت پاوگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کے حد تک میرے گواہ ہوگے اسی کتاب کے دوسرے

باب کی پہلی آیت میں لکھا ہوا ہی جب عید پنتیکوست کا دن آچکا وے یعنے حواریان سب ایکدل ہوکے اکٹھے تھے اور
ایکایک آسمان سے آواز آئی جیسا تیز آندھی چلی اور اس سے سارا گھر جہاں وے بیٹھتے تھے بھر گیا اور انکو آگ
کی سی شقدار جیبیاں دکھائی دیئے اور انمیں سے ہر ایک پر بیٹھے تب وے روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانوں
میں جیسا روح انکو تلفظ بخشا بولنے لگے ۔ حواریوں کے باب میں انجیل کا ذکر ویسا ہی ہی پس فرقان اسبات پر کیا کہتا
ہی وہ انجیل سے موافقت رکھکر حواریوں کو شہود الٰہ قبول کرتا ہی چنانچہ تیسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی
جب عیسے انکی بے ایمانی دیکھا تب پوچھا کہ کون خدا کے واسطے ہمارے مددگار ہونگے حواریان جواب دیئے کہ ہم
خدا کے واسطے مددگار ہونگے ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں تو بھی شہادت دے کہ ہم ایماندار حقیقی ہیں ای بار تعالی
ہم تیرے سے نازل ہوئی ہی سو بات پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے حواری کی پیروی کیئے ہیں پس ہمارے نام بھی
اسکی گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ ۔ فرقان کے ۵ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی جب تو نے عیسے کے
حواریوں کو حکم کیا کہ مجھپر اور میرے قاصد پر ایمان لاؤ وے جواب دیئے ہم ایمان لاتے ہیں اور تو شہادت دے
کہ ہم تیرا بحضور رکھتے ہیں اگرچہ فرقان کے پیرو اس آیات سے یہ بات کو پوشیدہ رکھتے ہیں کہ حواریان روح القدس سے بنعمت الہام
اور معجزے بتلانیکی قدرت پائے تھے تاہم قبول کرتے ہیں کہ حواریان خدا کے خدمتگذار و بندگان ایماندار تھے بلکہ
مسیح کے شہود معتبر بھی ٹھہرے از ینباعث آگے ہمکو یحیی و مسیح کے باب میں لکھنا ضرور تھا ویسا ہی حواریوں
کو بھی شہود راست لکھنا ضرور تر ہی پس ہم شہادت کتب مقدس اور فرقان سے یہ بات ٹھہراتے ہیں کہ یحیی
و عیسے مسیح و حواریوں کے مسایل خدا تعالے کی حقیقت لا یزال سے ہیں

چونکہ یحیی و عیسے مسیح و حواریوں کے باب میں کتب مقدس اور فرقانکی
شہادت ایسی ہی بخاطر محمدی ثانیاً لحاظ کیا جاتا ہے کہ عاصیوں کے لیئے اس بادشاہت سے کوئی بات بھی اہم

نہیں ہو سکتی یعنے جو شہود مبعوث اللہ تعالیٰ کے نامبر کیا شاہدی دیتے ہیں اور اگلی کے بارہ میں ہم پوچھتے ہیں کہ
جس وقت وہ دنیا میں خدا کی جانب سے گواہ ہو کر آیا تب کیا شاہدی دیا تھا اُسکی شہادت دو صورت پر تھی
اول اپنے پر دوم عیسےٰ مسیح کے حقمیں اپنے بارہ میں وہ اشعیا نبی نے صدی کے قبل کیا تھا پیشگوئی کے مطابق
شہادت دیا چنانچہ یوحنا کے پہلے باب کی ۱۹ اوین آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے اور یحییٰ کی گواہی یہ بھی
کہ جب یہودیاں یروشلم سے اماموں اور لیویوں کو بھیجے کہ اُس سے پوچھیں تو کون ہے تو وہ اقرار کیا اور منکر نہ کیا
بلکہ صاف کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں تب وے اُس سے پوچھے پھر کیا تو الیاس ہے وہ کہا کہ میں نہیں ہوں وے کہے
کیا تو وہ نبی ہے جواب دیا کہ نہیں تب وے اُس سے کہے کہ تو کون ہے کہتا کہ ہمکو بھیجے سو لوگوں کو ہم جواب
دیویں تو اپنے بارہ میں کیا کہتا ہے وہ کہا کہ جیسا اشعیا پیغمبر کہا میں ایک شخص کی آواز ہوں جو بیابان میں
پکارتا ہے کہ خداوند کی راہ کو سیدھی کرو۔ اِس شہادت کو ہوشیاری تمام دیکھنے سے معلوم ہوتا
ہے کہ جبرائیل کی منادی کے ساتھ جو پیدائش یحییٰ کے بارہ میں ذکر کیا تھا عین موافقت رکھتی ہے اگر
ناظر اُس منادی کی طرف پھر رجوع ہووے تو معلوم کریگا کہ اُسمیں کہا گیا تھا کہ یحییٰ بنی اسرائیل کے خداوند
خدا کے آگے جانے والا ہووے نہ فقط واعظ کے آگے پیغمبر کے بلکہ خداوند کے تاکہ اُسکے ظہور کے بارہ میں
خبر پہنچانے سے دل اُن کو مستعد کرکے خداوند کی راہ کو سیدھی کرے جس وقت لوگ یحییٰ سے اُسکے
بارہ میں پوچھے اُسکا جواب سلیم تو اسطور پر تھا لیکن جب مسیح کے حقمیں شہادت دینا ضرور پڑا تو اُسکی گواہی
کیسی عمدگی سے تھی چنانچہ یوحنا کے پہلے باب کی ۲۹ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے دوسرے دن یحییٰ
عیسےٰ کو اپنے پاس آتا ہوا دیکھکر کہا کہ دیکھو یہ خدا کا حلوان ہے جو دنیا کے گناہ کو اُٹھا لیجاتا ہے یہ
وہی ہے جسکے حقمیں میں کہا کہ ایک شخص میرے پیچھے آتا ہے جو مجھ سے آگے ہے اِسلیے کہ وہ مجھ سے

پہلا تھا اور مین اسکو نہین جانتا تھا لیکن وہ اسرائیل پر ظاہر ہونیکے واسطے مین پانی سے اصطباغ دیتا ہوا آیا
ہون اور یحیی نے گواہی دیکر کہا کہ مین نے روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان سے اُترکر اسپر بیٹھی اور مین اسکو نہین جانتا تھا
لیکن جس نے مجھے پانی سے اصطباغ دینے کے واسطے بھیجا اوسی نے مجھکو کہا کہ جسپر تو دیکھے کہ روح نازل ہوکر اسپر بیٹھے
وہی شخص ہے جو روح القدس سے اصطباغ دیتا ہے اور مین نے دیکھا اور گواہی دیکر کہا کہ یہہ خدا کا فرزند ہے سوا اسکے متی
کے تیسرے باب کی ۱۱ وین آیت مین بھی یحیی بزرگی جسکو مسیح پر یون شہادت دیتا ہے یعنی سچ ہے کہ مین تمھارے تئین توبہ
کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے سو مجھسے بزرگتر ہے کہ مین اسکے جوتیان
اُٹھانے کے لایق نہین ہون وہ تمھارے تئین روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا اسکے ہاتھ مین ایک سوپ ہے اور وہ
اپنے کھلیان کو خوب چھانیگا اور اپنے گیہون کو کوٹھون مین جمع کریگا پر بھوسے کو نہ بجھنے والی آگ سے جلاویگا اور
یوحنا کے پہلے باب کی ۳۵ وین آیت مین بھی لکھا ہوا ہے کہ دوسرے دن یحیی اور دو اسکے شاگردون مین سے کھڑے تھے
اور وہ عیسی کو چلتا ہوا نگاہ کرکے کہا کہ دیکھو خدا کا حلوان یہ ہے ان تمام آیات سے یحیی عیسی مسیح کے باب مین کیا
سمجھا تھا سو خوب معلوم ہوتا ہے کیا اسکو پیغمبر سمجھا ہان بلکہ نبی سے بڑھکر جانا الغرض یحیی اپنے ساتھنے تھی

✤ اصطباغ لینے کے وقت عیسی نشان آسمانی سے ظاہر ہونا تھا جیسا یحیی نیچے بیان کرتا ہے

✤ یہہ خطاب اسبات سے مشتق ہے کہ خدا موسی کے ہاتھ سے مقرر کیا تھا کہ اپنی مہربانی
وبرکت بنی اسرائیل پر ہونے کے لئے وے ہر روز صبح وشام بلکہ ہمیشہ ایک
حلوان بے عیب کی قربانی کرین یہ قربانیان صرف خدا وعدہ کیا تھا سو قربانی
مسیح کے نمونے تھے اسلئے یحیی خطاب مذکور کو مسیح سے نسبت دیکر کہتا ہے
کہ دیکھو یہہ خدا کا حلوان ہے

نبوات الٰہی میں اللہ نے وعدہ کیا گیا تھا مسیح کو جو عصیان کا کفارہ دینے والا و عاصیوں کا رستگار ٹھہرانے والا و دنیا کا شافی بزرگ ہی سے پہچانا تھا۔

یحییٰ کی شہادت کے طور پر بھی سو خوب آزمائش کر کے ہم نے پایا عیسیٰ مسیح کیا

گواہی دیا تھا سو تحقیق کرنا مناسب جانتے ہیں یحییٰ کے ہر ایک پڑھنے والے کو صاف معلوم ہوگا کہ مسیح اپنے حقیر بلکہ ہر ایک کفارے کے کار بزرگ کے یا مہمین جس کا انصرام کامل کرنے کے لئے آسمان پر سے اُترا تھا شہادت دیا کرتا تھا پس اختصار کی خاطر ہم یہہ سوال کرتے ہیں کیا عیسیٰ مسیح اپنے کو صرف نبی خدا اعتراف کیا یا فرزند خدا مشہور ہو کر خود عزت الٰہی ہونے کے لائق دعوی کیا وہ صرف خود فرزند الٰہ ہونے کا دعوی کیا بولنا کافی نہیں ہے کیونکہ وہ کسی نہ کسی طور سے بلکہ سنجیدگی تمام اِس بات کو ٹھہرانے کے بغیر کبھی گفتگو نہیں کیا چنانچہ آپ اور ایزد تعالیٰ کے درمیان تھی نسبت کا ذکر کرنے میں فی الحقیقت پدری ہی کہا کرتا تھا الوہیت میں اپنے مرتبہ فرزندیت و یکتائی پدر کو روز بروز علانیہ ثابت کرتا تھا جب تک وہ دشمنوں سے اسیر ہو کر یہودی کے سردار امام کی بارگاہ میں کھڑا تھا تو سردار امام کے روبرو اس بات کا اعتراف کیا علاوہ اس کا انکار کر کر یہود کی خوشنودی کرنے سے موت کو عزیز تر جانا ہاں دم واپسیں کے وقت میں بھی اس کا اقرار کر کے مر گیا پس نیچے آنے والے آیات میں وہ کس طور سے نہ کی کو بیٹے بلکہ ایزد تعالیٰ سے اپنی یگانگی کو ثابت کرتا تھا سو کان دھر کر سنو چنانچہ متی کے ۱۱ ویں باب کی ۲۵ ویں آیت میں وہ پدر سے مخاطب ہو کر کہتا ہے اے باپ خداوند آسمان و زمین کے میں تیرا شکر کرتا ہوں کیونکہ تو نے ان چیزوں کو عقلمندوں و داناؤں سے چھپایا ہے اور لڑکوں پر ظاہر کیا ہے درست ہے اے باپ اسواسطے کہ تیری نظر میں یونہیں پسند آیا۔ تمام چیزیں میرے باپ سے مجھے حوالے کی گئیں ہیں اور سوائے باپ کے کوئی بیٹے کو نہیں پہچانتا ہے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا ہے سوائے بیٹے کے اور اس شخص کے جس پر وہ بیٹا باپ کو ظاہر کیا

چاہتا ہی۔ متی کے ۱۶ اوین باب کی ۱۶ اوین آیت مین بھی وہ اپنے حق مین پطرس نامی حواری کو پہنچی تھی سو
پہچانت کی تعریف کر کر نیچے لکھے سیر کھا کہتا ہی یعنے تب وہ انکو (یعنے حواریوں کو) کہا کہ مین کون ہون سو
تم کیا کہتے ہو شمعون پطرس جواب دیا کہ تو مسیح جیتے خدا کا بیٹا ہی پھر عیسے اس سے کہا کہ اے شمعون بن
یونا مبارک ہی تو اسلئے کہ جسم و لہو یہہ بات تجھے ظاہر نہین کئے بلکہ آسمان پر ہی سو میرا باپ بتایا ہی۔ یوحنا کے
تیسرے باب کی ۱۶ اوین آیت مین بھی آپ زمین پر آنیکا باعث نیچے آنیوالے باتوں سے مشہور کرتا ہی یعنے خدا
دنیا کو ایسا دوست رکھا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے سو ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ
کی حیات پاوے۔ کیونکہ خدا اپنے بیٹے کو دنیا مین نہین بھیجا کہ دنیا پر فتوی دیوے بلکہ اسلئے کہ دنیا اسکے وسیلے
سے نجات پاوے وہ جو اسپر ایمان لاتا ہی سو اسپر فتوی نہین دیا جائیگا پر وہ جو ایمان نہین لاتا ہی سو آگے ہی
اسپر فتوی ہو چکا اسلئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہین لاتا ہی۔ اسی باب کی ۳۶ وین آیت مین وہ بول
کہتا ہی وہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی حیات اسکی ہی اور وہ جو بیٹے پر ایمان نہین لاتا ہی سو حیات کو نہیں
دیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اسپر رہتا ہی۔ اسی انجیل کے ۵ وین باب کی ۲۲ وین آیت مین وہ نیچے لکھے سیر کھا ید
کے برابر دعوئی عزت کرتا ہی یعنے باپ کسی شخص کی عدالت نہین کرتا بلکہ تمام عدالت بیٹے کو سونپ دیا ہی تا کہ
سب طرح کہ باپ کو عزت دیتے ہین ویسا ہی بیٹے کو بھی عزت دیوین جو کوئی کہ بیٹے کو عزت نہین دیتا ہی سو
باپ کو بھی جو اسکو بھیجا ہی عزت نہین دیتا۔ اسی باب کی ۲۵ وین آیت مین وہ روح انسان کو نیے جنم کی نعمت
عطا کرنے کے لئے رکھتا ہی سو قدرت کے باب مین یون کہتا ہی یعنے مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ وہ گھڑی
آتی ہی بلکہ ابھی ہی کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنینگے اور جو سنینگے سو جیئنگے۔ یوحنا کے ۸ وین باب کی [illegible] وین
آیت مین بھی یہود کے سوال بے ادب کے جواب مین وہ کہتا ہی اگر مین اپنے کو بزرگی دیون تو میری بزرگی کچھ نہیں

ہی میرا باپ جسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خدا ہی سو مجھے بزرگی دیتا ہی اُسی انجیل کے ۱۰ ویں باب کی ۲۸ ویں آیت میں وہ اپنی
قدرت سے محفوظ رکھتا ہی سو اشخاص کی سلامتی کے بیان میں یوں کہتا ہی یعنے میری بکریاں میری آواز سنتی ہیں اور میں
انکو جانتا ہوں اور وے میرے پیچھے چلتی ہیں اور میں انکو ہمیشہ کی حیات بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہیں ہونگے اور
کوئی انکو میرے ہاتھ سے نہیں چھین لیگا میرا باپ جو انکو مجھے دیا ہی سب سے بڑا ہی اور کوئی میرے باپ کے ہاتھ سے
چھین لینے کی قدرت نہیں رکھتا ہی میں اور باپ ایک ہیں اُسی انجیل کے ۱۴ ویں باب کی ۹ ویں آیت میں جس وقت کہ
فِلِپُّوس نام حواری نے یہہ درخواست کیا کہ ای خداوند ہمکو باپ کو دکھلا کہ یہہ ہمکو بس ہی تب وے اس طرح اُسکو جواب دیا
کہ ای فِلِپُّوس میں اتنی مدت سے تیرے ساتھ ہوں اور تو ابتک مجھے نہیں جانتا ہی کیا وہ جو مجھے دیکھا ہی باپ کو دیکھا
ہی پھر تو کس طرح کہتا کہ باپ کو ہمکو دکھلائے ۱۷ ویں باب میں بھی وہ اپنے اور پدر کے کنہہ و جلال کی یکتائی کا میں
وہ ظاہر کر کر شہادت استوار دیتا ہی چنانچہ پہلی آیت میں یوں لکھا ہوا ہی ای باپ وقت پہنچا ہی اپنے بیٹے کو
عزت دے کہ تیرا بیٹا بھی تجھکو عزت دیوے ۵ ویں آیت میں بھی وہ کہتا ہی ای باپ اُس بزرگی سے جو میں
دنیا کی پیدائش کے آگے تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ بزرگ کر ۱۱ ویں آیت میں بھی یوں کہتا ہی میں
آیندہ دنیا میں نہیں ہوں لیکن یے (یعنے حواریاں) دنیا میں ہیں اور میں تیرے نزدیک آتا ہوں ای پدر اقدس جنکو
تو نے مجھے دیا سو اپنے نام سے نگاہ رکھ تا کہ وے ایک ہوویں جیسا کہ ہم ایک ہیں غرض مسیح اپنی الوہیت کی حقیقت
کو ایسی گرمی و سنجیدگی سے مشہور کیا کرتا تھا سو اُسکے منتخبات انجیل کے بیشمار آیات میں سے فقط چند امثال
ہیں اگر ہم اُن سبکو گذاریں تو وقت کافی نہ ہوگا کیونکہ مسیح کی ساری تقریر و وعظ گویا اُنسے بھرے ہوئے ہیں بجاے کہ
اُس حقیقت عظیم پر شہادت دینے میں وہ کبھی ایک لحظہ پس و پیش میں ہوا بلکہ حیلہ حوالہ بھی نکیا علاوہ وہ موت شدید جو
اُسی شہادت کا ثمرہ تھی اُسکو ڈرا کر منکر نہیں کر سکتی تھی غرض اُس حقیقت بزرگ کا گواہ ہو کر جیا بلکہ اُسکا شہید

بھی بنکر مرگیا۔

شہادتِ عیسےٰ مسیح جیسا ہماری اطلاع کی خاطر انجیل میں لکھی گئی ہی ویسا ہی ناظر کے روبرو گذار کر آخر کار حواریانِ مسیح دیئے سو شہادت کو تحقیق کرنا ہمارا کارِ ضروری ہی پس ہم پوچھتے ہیں کہ وے شہودِ الہامی کیا گواہی دیتے تھے مطلبِ انجیل کو سرسری دیکھنے سے جوئندہ قایل ہوگا کہ وے ایک آواز ہوکر یہی شہادت دیتے ہیں کہ بزرگوں سے کیئے گئے سو عدے و موسےٰ کے خون آلودہ قربانیوں سے بتلائی گئی سو حقیقت و انبیائے عبرانی کے وسیلے سے نازل ہوئے پیشگوئیاں سب مسیح کے مجسم ہونے اور مرنے اور جی اٹھنے اور آسمان پر جانے سے پورے ہوگئے تھے بلکہ مسیح ہی جو خدا تعالیٰ کا اکلوتا فرزند سو شافیِ دنیا ہی اسکی موت اور جی اٹھنے اور آسمان پر جانے کے بابمیں وے دیکھے ہوئے شاہدان تھے بلکہ اُن سچوتیوں کی گواہی دیتے میں اپنے جان کو عزیز نجانکر دم آخیر تک مشہور کئے چنانچہ اُن بارہ میں سے اگیارہ اپنی شہادت پر جان دیئے باقی ایک حواری جلاوطن ہوکر جزیرۂ پاتمس میں مرگیا پس حواریانِ الہامی کی شہادت معتبر ویسی ہی تھی وے ایکہی ایک شخص سے منسوب ہوکر ذاتِ عیسےٰ مسیح پر قایم رہی۔

اوپر تحریر کئے ہوئے آیاتِ سنجیدہ کے وسیلے سے حوابدارانِ انجیل کی شہادتِ متفق ناظر کے روبرو گذارا گئی ہی اور ممکن نہیں کہ طالبِ حق اِن بات سے انجان رہے کہ یحییٰ و عیسےٰ مسیح و حواریاں سب کے سب تعلیم کئے تھے کہ نجات انسان صرف فرزندِ خدا کے کفارے و خون بہنے سے ہوتی ہی پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ یحییٰ و عیسےٰ مسیح و حواریاں اِسطرح شہادت دینے سے موسےٰ کی تعلیمِ اصلی بلکہ اسکے پیچھے ہوئے سو انبیائے عبرانی کی تعلیم کے خلاف سکھلاتے تھے کیا ہم جواب دیتے ہیں کہ نہیں کیونکہ ہمارے اگلے باب کے آخر میں مرقوم ہی سیکھا موسےٰ و انبیائے توریت کی تعلیم وہی تعلیم ہی بلکہ کتبِ مقدس میں شروع سے آخر تک دوسری کوئی راہِ نجات نہیں نظر آتی ہی موسےٰ و انبیائے

توریت سب روح القدس کے الہام سے نجاتِ انسان کے لئے فرزندِ خدا کی جسمداری و موت و کفارے کی پیش بینی کئے تھے بلکہ ہدایتِ بنی اسرائیل کی خاطر ان حقیقتوں کو اپنے پیشگوئیوں میں مشہور کیا کرتے تھے پس انکے اور حواریوں کے بیچ میں اتفاقِ کامل ہے انبیائے توریت و حواریوں کے درمیان یہانتک رہا ہے سو اتفاق بابِ آئندہ میں جس شافی دنیا کے گواہی دینیوالے پیشگوئیوں کی موافقت پر شہادت و بنا پر نگا بصورتِ تمام ثابت کیا جاویگا پس اسمیں یہہ بولنا کافی ہے کہ وہ نجات جو جسمدار فرزندِ خدا کے کفارے و خون بہنے سے ہے اور جو ابتدا سے کتبِ عتیق میں مشہور ہوئی ہے فرقانکی راہِ نجات سے جو محمدؐ پر ایمان لانے اور خیر خیرات و نیکی کرنے سے ہے عینِ اختلاف رکھتی ہے پس اگر راہِ اول راست ہے تو بضرور راہِ اخیر باطل ہوگی بلکہ اگر کفارۂ مسیح روحِ انسان کو حقدارِ بہشت بناتا ہے تو دینِ محمدؐ انکو جہنمی دوزخی کرواتا ہے۔

اب ناظرِ محمدی ہوشیاری تمام لحاظ کیا چاہئے کہ اِس باب میں درج ہوئی ہے سو شہادت کا کل سلسلہ خاطر خواہ موجود ہے اسکی معرفت سے روح القدس اپنی عنایت سے اسکے دل کو قایل کرے اوّلاً بتلایا گیا کہ فرقانکے نیچے آنیوالی آیت میں محمدؐ انجیل کی اصلیت پر یوں شاہدی دیتا ہے یعنے ہم ہی عیسے فرزندِ مریم کو انکے عہد کے آگے دی گئی تھی سو شہادت کو اثبات کرنے کے لئے پیغمبروں کے قدموں پر چلوائے اور ہم اسکو انجیل جسمیں ہدایت و نور سمایا ہے اسکے آگے دی گئی سو شہادت کو اثبات کرنے کی خاطر دئے بلکہ انکے لئے جو خدا ترس میں ہدایت و نصیحت تاکہ وے جو انجیل پاتے ہیں خدا اُسمیں فرمایا ہے اسکا انفصال کریں اور جو کوئی خدا اسمیں فرمایا ہے اسکا انفصال نہ کریگا سو گنہگار ہے اِس آیت کے مضمون میں ناظرِ محمدی اِن علیحدہ علیحدہ باتوں کو لحاظ کیا چاہئے اوّل یہہ کہ محمدؐ کہتا ہے کہ انجیل عیسے پر نازل ہوئی تھی سو کتابِ توریت کو اثبات کرنے کے لئے اُتری دویم یہہ کہ خدا سے ہدایت و نصیحت ہے سوم یہہ کہ خدا اسمیں فرمایا ہے اسکا لوگ عمل کریں چہارم یہہ کہ سب لوگ جو خدا اسمیں فرمایا ہے اسکا عمل نہ کریں

گنہگار ہونگے انجیل کے بابمیں محمد کا اظہار سنجیدہ یہی ہے ثانیاً بتلایا گیا کہ جوابداران انجیل یحیے و عیسے مسیح و حواریان ہیں بلکہ انکی تعلیم کیا تھی بصفوت تمام دکھلائی گئی ہے چنانچہ یحیی کے بابمیں ٹھہرایا گیا کہ وہ ہمیشہ شاہدی دیتا تھا کہ عیسے مسیح حلوان خدا ہے جو عصیان دنیا کو اٹھا لیجاتا ہے اور عیسے مسیح کے حقمیں ثابت ہوا کہ وہ اپنے بابمیں یہہ گواہی دیا کرتا تھا کہ میں رتبۂ الوہیت رکھتا ہوں بلکہ نجات انسان کے واسطے جان فدا کرنے کی خاطر آیا ہوں اور حواریوں کے بابمیں دکھلایا گیا کہ وے مسیح کی موت اور جی اٹھنے پر دیکھے ہوے شاہد ہو کر یہہ گواہی دیا کرتے تھے کہ خدا نے اسکو جو کیا تھا سو وعدے و قربانیاں موسیٰ سے ظاہر ہوتی ہے حقیقت و انبیائے عبرانی کے پیشگوئیاں سب کفارۂ مسیح سے پورے ہو گئے تھے بلکہ مسیح کی قربانی سے ہی سو نجات کے سوائے زیر سماء العلی اولادِ آدم کے لئے دوسری کوئی نجات نہیں ہے اور دیکھو اس شہادت کی معتبری و راستی کو ثابت کرنے کی خاطر وے اپنا جان بھی دریغ نہ کئے پس جوابداران انجیل کی شہادت متفق سے یہہ حقیقت اہم بخوبی ثابت ہوتی ہے یعنے نجات انسان تمام و کمال موت و کفارۂ عیسے مسیح سے ٹھہرائی گئی ہے چونکہ محمد خود صرف اصلیت انجیل پر نہیں بلکہ اسکے جوابداروں کی راستی و معتبری پر شاہدی دیتا ہے وہ مقدمہ جو ہمکو ثابت کرنا لازم تھا سو انصرام کو پہنچا ہے یعنے محمد مصطفی خود اس نجات پر جو کفارہ و خون بہنے سے ہے بجائے گواہ ہے۔

اگر ناظر محمدی محمد کے بنسبت اس سلسلۂ شہادت کو شروع سے آخر تک جانچیگا تو معلوم کریگا کہ یقیناً نجات مسیح سے انجام پاتی ہے کیونکہ محمد فرقان میں یحیے و عیسے مسیح و حواریوں کی معتبری پر شہادت عزت بخش گذرانتا ہے اور یحیے پیشرو مسیح مقرر ہو کر اسکے بابمیں گواہی دیتا ہے کہ وہ فرزند الہی اور حلوان خدا جو عصیان دنیا کو اٹھا لیجاتا ہے اور عیسے مسیح خود شہادت یحیی کو تقویت دیکر کہتا ہے کہ ہاں میں خدا کا فرزند ہوں بلکہ عصیان دنیا کی خاطر میں اپنا جان بخشتا ہوں اور حواریان مسیح اپنے آقا کی موت اور جی اٹھنے اور

آسمان پر جانے پر دیکھے ہوئے شاہدان ہو کر بالاتفاق مشہور کرتے ہیں کہ اولادِ یعنی آدم کے واسطے فرزندِ خدا کی محبت و موت و کفارے سے ہی سو نجات کے سوائے دوسری کوئی نجات نہیں ہے علاوہ یہہ شاہدین کے راستی کی راستی و معتبری کو ثابت کرنے کے لئے اپنے جانِ عزیز کو دریغ نہیں کئے پس اِن کی ابتدا میں ٹھہرائی گئی ہے سو مابعد یعنی فرقان عیسویوں کی معتبری بین شہادت دیتا ہے بلکہ محمدؐ مصطفےٰ خود نجاتِ مسیح پر گواہ ہے بصفوت تمام ثابت ہو چکی ہے اِس مقدمے میں محمدؐ کا شکر نہیں لیکن حمد و شکر اُس خدائے اعظم کے لئے سزاوار ہے جو اپنی قدرتِ کاملہ سے مکاروں کو اپنے مکرِ خاص سے گرفتار کیا کرتا ہے وہ وہی ہے جو تعیّن کیا کہ محمدؐ نہ قصداً بلکہ سہواً اُس نجات پر جو فرزندِ خدا کے کفارے و خون بہنے سے ہی سو گواہِ مخصوص ٹھہرے۔

آخرکار ناظرِ محمدیؐ لحاظ کیا چاہیے کہ جسقدر محمدؐ نجاتِ مسیح پر گواہ ہے اُسقدر اُسکے اعترافات فرقان میں ٹھہری ہے سو راہِ نجات کے خلاف ہیں کیونکہ فرقان میں بتلائی گئی سو راہِ نجات اللہ تعالیٰ کے اکیلوتے فرزند کے خون بہنے سے نہیں ہے بلکہ محمدؐ پر ایمان لانے و خیر خیرات و نیکی کرنے سے ہے اگر صورتِ مقدم راست ہو تو بضرور صورتِ متوخر ناراست ہو گی الغرض اگر راہِ انجیل خدا سے ہووے تو البتہ فرقانی راہ آدمی سے ہوتا ہے پس دو مختلف راہِ نجات ہمارے روبرو ہونے کے باعث ہمکو نہایت ضرور ہے کہ انکے درمیان انفصال کریں آنمیں سے راہِ اول کتبِ مقدس سے افشا ہو کر عہدِ موسےٰ سے زمانہ حواری یوحنا تک جو انجیل کی کتابِ اخیر کا کاتب ہے کلِ انبیائے عبرانی سے تثبیت پائی ہے ضرور بضرور ہے کہ ہم اسکو قبول کریں عکس اسکے راہِ دوم جو فرقان میں محمدؐ مصطفےٰ سے بتلائی گئی ہے سو کتبِ مقدس کے سارے انبیا سے مختلف ہونے کے باعث ضرور بضرور ہے کہ ہم اسکو رد کریں کیونکہ محمدؐ کا اظہار یہی ہے کہ توریت و انجیل خدا سے فقط نازل نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ روحِ انسان کو راہِ رحم و شفقت سے ہدایت کرنے کی خاطر اُن کتب کو مقرر کیا ہے چونکہ فرقان سے بتلائی گئی ہے سو

راہِ نجات کتبِ مقدسہ کی راہ سے بالکل مختلف ہی ہر ایک جویندۂ عادل کو ظاہر ہوگا کہ اس کتاب کا مصنف بشر الہام

تھا اگر صاف پوچھے تو نبی نا حق

اب ہم ہر ایک اہلِ سنت یا محمدی سے پوچھتے ہیں کہ اس مہمل روایت پر یعنے فرقان انجیل کو منسوخ کرنے

آیا سو کچھ بھی دلیل کہاں ہے کیا اس سے ہم ابھی ثابت نہ کئے کہ توریت و فرقان بالاتفاق انجیل کی اصلیت کو خوب ثابت کرتے

ہیں سوائے اِسکے جو ابدال انجیل یعنے یحییٰ و مسیح و حواریان کیا سب کے سب گواہی نہیں دیتے ہیں کہ زیرِ سما فرزندِ خدا کی

قربانی سے ہی سو نجات کے سوائے انسان کے لئے دوسری کوئی نجات نہیں ہے پس انجیل کی سی کتاب فرقان سے منسوخ

ہونا کیا امکان ہی پھر کیف فرقان محمدیاں کہیں سے یہ کھا کبھی دعویٰ نہیں کرتا ہی اگر کرتا تو بھی ہم یہی سوال کرنا لازم جانتے

کہ خدا کا کلام غیر منبدل کتاب بے سند سے منسوخ ہو سکتا ہی کیا۔

تیسرا باب

کتب مقدسہ یہود و عیسویوں کے ہاتھ سے متبدل ہو گئے ہیں سو محمدیوں کی روایت ثانی بالکل بے دلیل و باطل ثابت ہونے کے بیان میں

کتب مقدسہ قرآن سے منسوخ ہو گئے ہیں سو محمدیوں کی پہلی روایت بے دلیل کو خود محمد مصطفےٰ کی شہادت سے رد کر کے ہم اس قوم میں مروج ہے سو دوسری روایت ثانی کی طرف یعنے یہود و عیسویوں کے کتب مقدسہ متبدل ہو گئے ہیں رجوع ہوتے ہیں اس روایت کے بابمیں ناظر دیکھا چاہئے کہ وہ ایسی ہے کہ کوئی محمدی اسکو ثابت کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتا ہے کیونکہ محمدیان خوب جانتے ہیں کہ اسپر دلایل گذرانا غیر ممکن ہے وے اسطور سے کہنے کا سبب فقط یہی ہے کہ کتب مقدسہ کے دعوے کو دفع کرنیکے لئے دوسرا کوئی وسیلہ نہیں کہتے ہیں لیکن اپنے اظہار کو ثابت کرنے سے بالکل باز رہتے کیونکہ یہہ زعم فاسد دعوے سب وجوہ کے سر یکھا ثابت ہونا غیر ممکن ہے جس وقت کہ ہم محمدیوں سے پوچھتے ہیں کہ توریت و انجیل کس زمانے میں متبدل ہوئے کس گروہ کے ہاتھ سے کسطور سے بلکہ کونسی آیات میں تب ان سوالات سے لاجواب ہو جاتے ہیں الغرض محمدیاں نہی باقی رہ گئی ہے سوا ایک ہی ایک وہم ہے جسکی معرفت سے وے اگر کوئی توریت و انجیل کی حقیقت و دعوے سے بچاتے ہیں دلیل معتبر نہیں رکھتے ہیں وہ مذہب سقدر نامعتبر ہے جو کتب مقدسہ کے مضمون

سے ناحق ٹھہر کر فقط روایت بے دلیل سے حمایت پا سکتا ہے جسوقت کہ ہم محمدیوں سے پوچھتے کہ تم کس سند پر کہتے ہو کہ یہود و عیسویوں کے کتب مقدس مستبدل ہو گئے ہیں انہیں سے ہوتے جواب دینگے کہ فرقان میں ایسا ہی چند اشارے نظر آتے ہیں مگر جھوٹی روایت کو مشہور کرنے کی خاطر محمدیوں کو دوسرا کوئی وجہ نہیں ہے لہذا امت محمد مصطفے اس مقدمے میں بھی جوابدار ہونے سے پھر کتاب فرقان سے معاملہ رکھنا ہمکو ضرور ہوویگا پس ہم اسکو خدا کا کام اور اسکی خدمت سے سمجھکر پیغمبر مسلمانوں کو پھر دریافت میں لانا مناسب جانتے ہیں ہمکو یقین ہے کہ نہ محمد صلعم سے نہ کوئی گواہ معتبر سے روایت مذکور کچھ تقویت پاویگا۔

امت محمدی محمد صلعم کو روایت مذکور کا جوابدار ٹھہرانے کے باعث

ناظر محمدی و لا لحاظ کیا چاہئے کہ محمد بانی فرقان سے منسوب کرتے ہیں سو دعوی اُس کتاب میں کہیں نہیں نظر آتا ہے از روئے ثبوت کے ہم اس مقدمے پر فرقان کے سارے آیات مخصوص کو انتخاب کر کے یہاں داخل کرینگے چنانچہ دوسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے حق کو حماقت سے مت ڈھانپو نہ حق کو اپنی پہچان کے خلاف پوشیدہ رکھو تیسرے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے اے لوگو جنکو کتب مقدس دیئے گئے ہیں تم حق کو حماقت سے کیوں ڈھانپتے اور جان بوجھکر حق کو پوشیدہ رکھتے ہو اسی سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے اور انمیں یقیناً تھوڑے ہیں جو کتاب کو غلطی سے پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو جو وے پڑھتے کتاب میں ہے مگر کتاب میں نہیں ہے اور وے کہتے ہیں کہ یہ خدا سے ہے مگر خدا سے نہیں ہے اور اپنی پہچان کے خلاف خدا کے بابت جھوٹھ بکتے ہیں ۴ ویں سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے یہودیوں میں تھوڑے ہیں جو الفاظ کو اپنے مقامات سے بدلاتے اور کہتے ہیں کہ ہم سنتے ہیں اور نافرمانبرداری کئے اور تو بھی نا سمجھکر سن اور ہم پر نظر رکھ یوں اپنے زبانوں سے پھیر کر کہتے ہیں اور مذہب اسلام پر لعنت کرتے ہیں ۵ ویں سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے وے کتب مقدس کے الفاظ کو انکے مقامات سے بدلاتے ہیں بلکہ وے پائے ہیں نصیحت کا ایک حصہ

فراموش کیے ہیں اِس مقدمے سے سب یہی سو فرقان کے سارے آیاتِ مخصوص ہیں اور انمیں سے ایک بھی اِس معنی
پر نہیں کہ یہود و عیسویاں کتبِ مقدس کے مطالب کو تبدیل کیے ہیں اِن تمام منتخبات کے بابمیں اِس سے زیادہ نہیں
کہہ سکتے ہیں یعنے فریقِ مذکور امتِ محمدؐ سے کئے زبانی جھگڑوں میں کتبِ مقدس کی حقیقت کو حماقت سے دبانے
بلکہ اسکے تھوڑے حصوں کو چھپانیکی کوشش کیئے محمدؐ کی معنی صحیح یہی ہے سو خود آیات سے نظر آتی ہے کیونکہ وہ
اُن آیات میں یہود و عیسویوں پر یہہ تہمت نہیں کرتا ہے کہ وے کتبِ مقدس پر اپنا قلم چلاتے تھے بلکہ یہہ کہ وے اپنے باتوں
سے فریب دیا کرتے تھے محمدؐ یوں نہیں بولتا ہے کہ وے فریب دینے کے لئے کتبِ مقدس کو تبدیل کئے ہیں مگر یہہ کہ محمدؐ کو
کو عیب دینے کی خاطر وے ایسا ویسا کہتے ہیں بلکہ یہ سب ایسا کہنے کے زبانوں سے حیران کرتے تھے۔ اوپر تحریر ہوئے
منتخبات سے ہر ایک ہست باز پڑھنے والا معاً قایل ہوگا کہ یہود و عیسیٰ یاں محمدیوں کو ایمانِ اسلام سے برگشتہ کرنے
کے لئے کئے سو جھگڑوں میں محمدؐ نظر رکھکر صرف انکے پڑھنے اور کہنے اور جھوٹھ بکنے اور زبانوں سے حیران کرنے کے
بابمیں ذکر کرتا ہے یہود و عیسیٰ یوں کا ایسا جھگڑا کرنا اور اپنے قلم سے کتبِ مقدس کو تبدیل کرنا بالکل علیحدی بات ہے غرض
ہم اِس باب میں صاف صاف ثابت کرینگے کہ وے فرقے کتبِ مذکور کے مضمونِ اصلی کو بہت عزیز جانکر اسکو بچا رکھنے
کی خاطر نہایت کوشش کیا کرتے تھے پس خلاف میں اُن بیہودہ لوگ کے جو بغیر سند و دلیل کے اپنی مرضی کے موافق
کہتے ہیں کہ کتبِ مقدس تبدیل ہوگئے ہیں فرقان خود گواہِ معتبر ہے کیونکہ اگر فرقان کے اُن آیات کی معنی حقیقی پر نظر نہ
رکھکر ہم محمدؐ کی نیت کے خلاف شرح کریں تو اِس مقدمے کو فایدہ ہوگا کیا ہم جواب دیتے ہیں کہ نہیں ایک لحظہ ہم
قبول کرینگے کہ آیاتِ مذکور سکھلاتے ہیں کہ یہود و عیسیٰ یوں اپنے قلموں سے کتبِ مقدس کو تبدیل کیے ہیں خیر ایسا کہلانے
سے کچھہ ثابت ہوتا ہے کیا صرف مذکور فرقوں سے بغض رکھنے کے باعث محمدؐ کا یہہ گمان ہے اسلیے کہ وے بجرات
تمام اسکے مسایل و دعویٰ بے سند کے منکر رہتے تھے مگر ایسا تہمت محمدؐ کچھہ دلیل نہیں گذارتا ہے لہذا سوائے دشمن کی افترا

پُر کرنیکے اور کچھہ نہیں ہی یہود و عیسویوں پر یہی سو بہتان کو ٹھہرانے کی خاطر یہہ بات بولنا کہ فرقان میں لکھا ہوا ہی سو مطلق لا حاصل و عبث ہی یہاں ایک لحظہ توقف کر کر ہم پوچھتے ہیں کہ فرقان کیا چیز ہی وہ ایک کتاب ہی کہ اسکے مصنف کے اظہارِ خاص کے سوائے اپنے نزول پر کچھہ بھی دلیل نہیں رکھتی ہی ہم فرقہ محمدی سے یہہ درخواست کرتے ہیں کہ وے فرقان کے نزول پر ایک ہی دلیل معتبر گذرانیں بلکہ اسکے مصنف کے اظہار کے سوائے اسکی معتبری پر کچھہ بھی شہادت دکھلاویں ہمکو یقین ہی کہ وے ایسا نہیں کر سکتے ہیں کتابِ فرقان ایک بشر کے ہاتھہ سے لکھی گئی جسکی گروہ کو خدا بحکمِ مخصوص بنی اسرائیل سے بالکل جدا کر دیا تھا وہ معجزے کی معرفت سے کچھہ تشفی نہیں پاتا ہی بلکہ پیشگوئی بھی نہیں رکھتا ہی اسکی عبارت کتبِ مقدس کی عبارت سے بالکل متفق نہیں بلکہ اسکا مضمون موسے و انبیا و عیسے مسیح کے مسائل کے خلاف ہی لہذا محمد صلعم کے اظہارِ بے دلیل کے سوائے اس کتاب کی معتبری کے باب میں جس پر مسلمانان اپنے ارواحِ لا یموت کو خطرہ میں ڈالتے ہیں دوسری کوئی سند نہیں ہی سوائے اسکے ہم اپنے اگلے بابوں میں ان دو باتوں کو بدرستی تمام ثابت کر چکے اول یہہ فرقان توریت و انجیل کے الہام کو علانیہ اعتراف کرتا ہی دوم یہہ وہ انکی کتب کے خلاف تعلیم دیکے صاف صاف دکھلاتا ہی کہ اپنا اصل خدا سے نہیں ہی جبتک کوئی محمدی اس رسالیکے مذکور بابوں کے دلایل کو باطل نہ کریگا تب تک فرقان حالِ بے غرضوں جو ان دلایل سے ستر گیا ہی یعنے اپنے مصنف کی لا الہامی و نا راستی پر گواہِ مخصوص کے سر پر بھار سا پڑیگا اگر کوئی محمدی سمجھے کہ آپ ان دلایل کو باطل کر سکتا ہی تو کوشش کرے اور فوراً پہچان لیگا کہ انکو باطل کرنا غیر ممکن ہی مگر ہمکو فرقان پر تہمتِ عظیمی کرنا ضرور پڑتا ہی اسلئے کہ وہ دلِ انسان کو کتبِ مقدس سے تمام و کمال برگشتہ کرنے کے لئے نیچے آنیوالی جھوٹھہ کو مشہور کرتا ہی چنانچہ ۹ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے یہود کہتے ہیں کہ عزیز فرزندِ خدا ہی اور عیسویان کہتے ہیں کہ مسیح فرزندِ خدا ہی یہہ آیت یہود پر صرف بہتان بلکہ سراسر جھوٹھہ ہی کیونکہ کوئی یہودی نہیں بولتا بلکہ کبھو نہ بولا ہوگا کہ عزیز فرزندِ خدا ہی اگر

کسی محمدی کو یہ بات بشک ہو تو وہ پہلے عیسوی سے جسکے ساتھ ملاقات کا اتفاق ہوگا دریافت کرے اور جلد یہ بات اُسکی سمجھ
میں سمجھ پر دلیل وافر حاصل کریگا فرقان کے ۵ ویں سورۃ میں بھی عیسویوں پر پہچانیوالی جھوٹی آیت لکھی ہوئی ہے یعنے وے کافر ہیں
جو کہتے ہیں یقیناً اللہ مسیح فرزند مریم ہے یہہ تہمت جو محمد عیسویوں کے حق میں ٹھہراتا ہے بالکل جھوٹھی ہے کیونکہ کوئی عیسوی
نہیں کہتا کہ اللہ مسیح فرزند مریم ہے اگر ایسا بولے تو الوہیت سے پدر و روح القدس کو خارج کریگا عیسوی یہہ کہتے ہیں کہ ایک
ہی میں تین ذات پاک موجود ہیں یعنے پدر و کلام و روح القدس اور یہ تینوں ایک ہی ہیں جس وقت کہ مسیح کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں
کہ وہ فی الحقیقت خدا کا فرزند✣ ابدی ہے فرقان کی ناراستی بلکہ کتب مقدس سے اسکے اختلاف یہاں گذار کر کے سو
اسکے بعد ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ اگر محمدیوں و عیسویوں کے مابین کہا ہوتا کہ وے اپنے قلم سے کتب مقدس کو تبدیل کئے ہیں تو
ایسی شہادت نامعتبر بات کو ثابت کر سکتی ہے بیشک راستی و حقیقت کے ہر ایک قدردان سے حقارت کی جاویگی اما
محمد کے حق میں منصفی کریں تو اعتراف کرنا ضرور ہے کہ وہ فرقان مذکور میں بھی ایسا کہتا نہیں کیا ہے یہہ کیفیت دیکھا یا کیا
سو تری بات نہیں ہے کیونکہ ہم آگے اسکو اور اسکے تحریرات کو شہود ناحق ٹھہرا چکے ہیں ہم امید رکھتے ہیں کہ ایسی شہادت
اسکو اس سے ثابت ہوا ہے کہ محمدیاں کتنی ہی کوشش درست کرنے کے واسطے کریں تو روز قیامت تک کام آویگی

محمدیوں کی اسناد فخری کو جس سے وے دلیل کے سوا ہی ہو و عیسویوں پر ممتاز
کرتے ہیں جھوٹی و لاحاصل ثابت کر کے ثانیاً ہم اسی سچائی پر کہ کتب مقدس فرقان مذکور سے متبدل نہیں ہوئے ہیں چند
قایل کرنیوالے دلایل گذارتے ہیں یہ دلایل ایسے معقول و منقول ہونگے کہ اگر آدمی دیوانہ یا متعصب ہو تو انکو قبول
کرنا ضرور ہوگا۔

اولاً نسبت ہو دنا ناظر محمدی لحاظ کیا جائے کہ محمد کہتا ہے کہ صرف میرے ساتھ حسد پیدا کر کے عیسی

✣ یعنے کلام جو نجات کے کار فیاض کی خاطر جسم دار ہوا۔

وے اسلام سے برگشتہ ہوکر عداوت رکھتے ہیں ازین باعث ہم ٹھہراتے ہیں کہ حسدِ محمدؐ کے سوائے یہودیوں کو کتبِ مقدس کو تبدیل
کرنے کے واسطے دوسرا کوئی وجہ نہ تھا پس ایک ناظر پر ظاہر ہوگا کہ محمدؐ نمود ہونے کے آگے یہود اپنے کتبِ مقدس کو
تبدیل کرنیکی خاطر کچھہ ترغیب پائے تھے کیونکہ وے اسکے باب میں کچھہ آگہی رکھتے تھے فرقان کے تیسرے سورہ میں محمدؐ
اسباب پر نیچے لکھے سیر کھا کہتا ہی یعنے یقیناً خدا کی نظر میں مذہبِ راست اسلام ہی اور وے جو کتبِ مقدس رکھتے
تھے اس سے منحرف نہ ہوئے جبتک کہ شناخت (یعنے شناختِ محمدؐ و مسایلِ فرقان) انکو پہنچی اور انمین حسد پیدا ہونے لگا
یہاں اقرارِ صاف ہی کہ یہود کو انکے مذہبِ اصلی سے جسکو محمدؐ اسلام کہتا ہی منحرف ہونیکے لئے کچھہ وجہ نہ تھا جبتک
کہ محمدؐ اور اسکے مسایل کی شناخت انکو آئی بعد اسکے وے حاسد ہوکر منحرف ہوگئے پس شہادتِ فرقان سے ہم
ٹھہراتے ہیں کہ زمانہ محمدؐ کے قبل یہود کتبِ مقدس کو تبدیل کرنے کے واسطے کچھہ بھی سبب نہ رکھتے تھے اگر محمدؐ سے
بڑھکر گواہ مطلوب ہو تو عیسے مسیح کی ذات میں جو وے اعمالِ مسیح کتبِ عتیق کی معتبری کو ثابت نہیں کرتے
ہیں کیا چنانچہ بیابان میں مسیح ہی سو ابلیس کی آزمایشِ شدید میں وہ شیطان کے سارے ترغیبوں کو کتبِ مقدس کے
مضمون سے جواب دیکر رد کیا کیا اِس باتکو ہر ایک جویندۂ حقیقت متی اور لوقا کے ۴ وین باب کو دیکھنے سے فوراً
معلوم کریگا پس ہم سوال کرتے ہیں کہ عیسے مسیح او پر بتلائے گئے سیر کھا عمل کرنے سے ایسے کتب کی عزت کیا ہوتا
جنکے باب میں وہ خوب جانتا تھا کہ متبدل ہونیکے باعث وے جعلی و نامعتبر ہوگئے ہیں سوائے اسکے ہم پوچھتے ہیں کیا وہ
کسیوقت اپنے حواریوں کو آگاہ کیا کہ کتبِ عتیق متبدل ہونے سے جھوٹے اور نامعتبر ہوگئے ہین کبھی نہیں علاوہ اسکے وہ اپنی
مسیحائی کو ثابت کرنے بلکہ اپنے مسایل و دعووں کو تشفی دینے کے واسطے توریت و زبور و کتبِ انبیا کی طرف ہمیشہ
رجوع ہوتا تھا چنانچہ لوقا کے ۲۴ وین باب کی ۲۵ وین آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تب وہ اُنسے کہا کہ اَی نادانو
اور انبیا کہے ہیں سو سارے باتوں کو باور کرنے میں سست دلو کو کیا ایسا نہیں ہونا تھا کہ مسیح یہہ عذاب اٹھا کر اپنی

جلال کو پہر حاصل کرے تب موسے اور سب نبیوں کی کتب سے شروع کرکر اُن تمام کتابونکی جو باتان اپنے حق مین
تہو لکر بیان کیا۔ اُسی باب کی ۴۴ وین آیت مین یون لکھا ہوا ہی یعنے وہ اُن سے کہا جسوقت مین تمہارے ساتھ تھا
یہی باتان مین تم سے کہتا تھا کہ جو کچھہ موسے کی شرع اور پیغمبرون کے کتابون اور زبورون مین میرے حق مین لکھا گیا ہی سو
کامل ہونا ضرور ہی تب اُنکے ذہن کو کھولا تا کہ کتابون کو سمجھین اور اُنسے کہا کہ اِس صورت سے لکھا ہوا ہی اور اِسطرح
ضرور تھا کہ مسیح رنج کھینچے اور تیسرے دن مردون مین سے اُٹھے اور یروشلم سے لیکر تمام قومون مین توبہ اور گناہونکی
بخشش کی منادی اُسکے نام سے کی جاوے سوا اِسکے مسیح مدام بلکہ سنجیدگی تمام مشہور کرتا تھا کہ توریت
کامل ہوے تک اُسکا ایک نقطہ یا ایک شوشہ ہرگز نہین جاتا رہیگا کیونکہ آپ ہی کتاب و کتب انبیا کو منسوخ کرنے نہین بلکہ
پورے کرنے آیا تھا چنانچہ متی کے ۵ وین باب کی ۱۷ اور آیت مین یون لکھا ہوا ہی یعنے یہہ گمان مت کرو کہ مین
توریت اور پیغمبرون کے کتابون کو ضایع کرنیکے واسطے آیا ہون مین مٹا دینے نہین بلکہ کامل کرنے کے لئے آیا ہون
کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جبتک آسمان و زمین آخر نہو وین توریت سب کامل ہوے تک اُسکا ایک نقطہ یا ایک
شوشہ ہرگز نہین جاتا رہیگا۔ اگر یہو کتب مقدس کو تبدیل کرکر جھوٹے بنائے ہوتے تو ممکن نہین کہ عیسے مسیح ایسا کہا ہوتا کیونکہ
ایسا کہنے سے گویا وہ بولا ہوتا کہ مین یہودیونکے جھوٹھہ کو پورا کرنے آیا ہون الغرض عیسے مسیح کتب مقدس
کو تبدیل کرنیکے واسطے یہود پر کبھی تہمت نہین کیا سو اِس بات سے خوب ثابت ہوتی ہی کہ وہ ہمیشہ اُنکو تاکید کرتا تھا
کہ یے کتب اپنے شاہد ہونے سے وے ہوشیاری تمام اُنکو تلاش کرین چنانچہ یوحنا کے ۵ وین باب کی ۳۹ وین
آیت مین یون لکھا ہوا ہی یعنے تم کتابون مین ڈھونڈھو کیونکہ گمان کرتے ہو کہ اُنمین ہمارے لئے ہمیشہ کی حیات
ہی اور وہی ہین جو میرے بابت گواہی دیتے ہین۔ پس یہود محمد صلعم سے حسد پیدا کرنے اور دین اسلام سے برگشتہ ہونیکے
بابت یہہ ستم اوپر داخل کئے ہین سو آیت فرقان سے بلکہ تعلیم و عادت عیسے مسیح سے بھی خوب ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ

محمدؐ کے قبل کتبِ مقدس یہود کے ہاتھ سے مستبدل نہ ہوے تھے۔

اِس مقدمے پر اور ایک دلیلِ استوار موجود ہے ناظرِ محمدی اُسپر ہوشیار ہو
تمام لحاظ رکھے یعنے عہدِ ابراہیم سے زمانۂ عیسے مسیح تک یہود اپنے تئیں دنیا کے دوسرے اقوام سے بزرگ جانتے تھے
بلکہ آجکے روز بھی اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں پس وے ایسا خیال کریں کا کیا سبب ہے البتہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ انکے باپ
ابراہیم کو دنیا کے اقوام سے چن لیکر اُس سے وعدہ کیا کہ مسیح تیرے نسل میں پیدا ہوگا سوا اسکے خدا اُسکی
اولاد کو اپنی بندگی پر تعین کر معبد و توریت و امامان و پیغمبران انہیں مقرر کیا علاوہ انکو اپنے بندے
ٹھہرا کر آپ اُنکا خدا کہلانا قبول کیا بلکہ اپنی عنایت سے انہیں سرفراز کر سب دشمنوں سے محفوظ رکھا اُن
سارے نعماتِ مخصوص کے باعث عبرانیان یہہ خیال کرتے تھے کہ دنیا کے اقوام میں سے فقط آپ حقدارِ نجات
ہیں اسلئے دوسرے اقوام کو محقر جانکر اپنے تئیں بزرگ سمجھتے تھے انکی حماقت یہی تھی کہ خدا کی عنایتِ دنیوی
کو اُسکی نجاتِ روحانی سے شامل کرتے تھے سچ ہے کہ وے وہی قوم تھیں جسمیں مسیح پیدا ہونا تھا سو ٹھہرنے بلکہ
وہ ہو دیوے تک اُسکے ظاہر کرنے والے مذہب کے پیرواں مقرر ہونے سے لازم تھا کہ خدا انکو سب اقوام کے اوپر
عنایتِ دنیوی و نعماتِ مذہبی سے سرفراز کرے مگر خدا تعالیٰ صرف انکو نجات بخشنے کا وعدہ نہ اُسنے ابراہیم سے
کیا بہرکیف وے خدا کی عنایتِ دنیوی کو اُسکے ارادے پر نہیں بلکہ اپنی غروری کے مطابق تشریح کرکے
اپنے تئیں بزرگ جانکر دوسروں کی حقارت کرتے تھے پس ایسی بددماغی قوم رکھنے سے یہود کس چیز کو اپنے
حقوق و نعمات و نجات کی سندِ بزرگ جانتے تھے کیا توریت نہ تھی خدا کا ابراہیم کو چن لینا اور ہدایتِ دنیا بلکہ نئے عہد
اور وعدہ کرنا وہ انہیں دیکھتے تھے کیا اسلئے کتبِ مقدس انکی نظر میں بہت عزیز تھے نہ اُن کتب پر فریفتہ ہوتا تھا
مذہبِ پاک کو پیارا جانتے تھے کیونکہ وے نقصانی ہو کر مذہبِ الٰہی سے ہمیشہ برگشتہ ہوتے تھے۔ مگر بددماغی قوم

سے فقط اپنے تئیں حقدارِ نجات سمجھکر کُتبِ مُقدس کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ فُرقان کے دوسرے سورے میں یہود کے اِس زعمِ فاسد کے باب میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے کہہ اگر خدا کے پاس محلِ ابدی وے لوگ کے سوا خصوصاً تمھارے لئے موجود ہے تو موت چاہو اگر تم سچ بولتے ہو۔ پس ناظر دیکھا چاہیئے کہ یہاں کیا ہوا ہے سو تصور کُتبِ مُقدس کے مضمون اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے لئے اولادِ ابراہیم کتنی آرزو رکھتا یہاں تک کے قومِ محمدی اقرار کرتی ہے سو بہتان کے عکس وے اپنے کُتبِ مُقدس تبدیل نہ ہونے کی خاطر ان کتب میں سارے الفاظ و حروف کو ہوشیاری تمام گن لیتے تھے پس اِس بات سے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ قبول کیا جاوے کہ عبرانیان توریت کو اپنے نعماتِ دنیوی و نجاتِ ابدی کی سندِ بزرگ جانکر نہایت عزیز رکھتے تھے بلکہ عہدِ محمدؐ کے قبل تبدیل کرنے اور نامعتبر ٹھہرانے کے لئے کچھہ وجہ نہ رکھتے تھے۔

اب ناظر پر ظاہر ہوگا کہ اگر محمدؐ یہود پر یہہ بہتان کیا چاہتا تھا کہ وے اپنے قلم سے کُتبِ مُقدس کو تبدیل کئے ہیں تو انکی مراد یہی تھی کہ آپ یہود ہونیکے بعد یہہ کارِ کفر انصرام کو پہنچا ہے فی الحقیقت وہ یوں کہتا ہے کہ خدا کی نظر میں مذہبِ اسلام ہی اور یہود اُس سے برگشتہ ہوئے جبتک کہ شناخت (یعنے شناختِ محمدؐ و سابل فُرقان) انکو پہنچی اِسکے بعد جیسا وہ کہتا ہے وے حاسد ہو گئے۔ پس اِس مقدمے کی طرف متوجہ ہو کر ہم فُرقان میں موجود ہے سو شہادت کے موافق محمدؐ کو بھی دریافت میں لاوینگے۔ بہر کیف ہم نہیں بولتے ہیں کہ محمدؐ فقط یا اسکی اُمت کبھی یہہ لکھا ہو جو یہہ بہتان کیا ہے ہمکو یقین ہے کہ فُرقان اِس بات کو نہیں دکھلاتا مگر محمدؐ یا وہ کتاب ایسا ہی دکھلاتی ہے سو چند ادعویٰ کرنے سے ہمکو ضرور ہے کہ یہہ بہتان کسقدر معتبر ہے سو ہوشیاری تمام تحقیق کریں۔

ناظرِ محمدی دیکھا چاہیئے کہ فُرقان چند مقامات میں تفصیلوار شاہدی دیتا ہے کہ یہود محمدؐ کے

دعوے اور وحیوں سے بے نہایت نفرت کرکے علانیہ حقارت کرتے تھے وے فقط اسلام سے برگشتہ نہ ہوئے بلکہ اُسکو ٹھٹھے
و مسخری میں اڑایا کرتے تھے چنانچہ فرقان کے تیسرے سورے میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے کیا تو اُن لوگوں پر لحاظ نہیں کیا
ہی جنکو کتب کا ایک حصہ دیا گیا تھا وے کتاب اللہ کی طرف دعوت کیے گئے کہ وہ اُنکے درمیان انفصال کرے تب
بعض اُن میں کے اپنی پیٹھ پھیر کر بہت دور نکل گئے ۔ ۵ ویں سورے میں بھی یوں لکھا ہوا ہی یعنے ای مومنان ایسے
لوگوں جنکو تمھارے آگے کتب مقدس دیے گئے تھے یا کافروں کو اپنے دوستوں کے بیچ مت گنو جو تمھارے
مذہب کا ٹھٹھہ و مسخری کرتے ہیں ۔ ۶ ٹھے سورے میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تو یقیناً دیکھیگا کہ مومنوں سے سخت تر عداوت
رکھنے والے یہود و بت پرست ہیں ۔ کونسے الفاظ زیادہ صفائی سے ظاہر کر سکتے کسقدر اولاد مغرور ابراہیم
اُس فرزند اسماعیل اور اُسکے وحیوں سے نفرت رکھتی تھی محمد اِس بات کو پوشیدہ نہیں رکھتا ہی کہ عبرانیاں
اپنی چال سے ظاہر کیا کرتے تھے کہ اُن کے خیال میں اسلام لائق نہیں تھا کہ کوئی یہودی اُسپر تھوکے پس یہود محمد اور
اُسکے وحیوں سے اتنی حقارت رکھنے کے باوجود کیا اغلب تھا کہ وے ایسے شخص کی خاطر اپنے کتب مقدس کو
تبدیل کریں اگر ہم یاد رکھیں کہ یہود بد دماغی قوم کے سبب سے توریت کے مضمون اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے لئے
کیا شوق و ذوق رکھتے تھے بلکہ اُنکا فخر و مباہات انہیں کتب سے کسقدر متعلق تھی تو معاً تاڑ لینگے کہ نہ آپ
کتب مقدس کو تبدیل کریں نہ دوسرے کسیکو تبدیل کرنے دیویں اُن کتب سے وے سمجھتے تھے کہ دنیا کے سارے اقوام
کے برعکس رسم حیات ابدی کے لئے مقرر ہیں گو کہ یہہ گمان بالکل نا درست تھا تاہم اُنکو اپنی نظر خاص میں نہایت سربلند
کرتا تھا ازیں باعث اگر یہود محمد کے سے انسان کے لئے اپنے حقوق و نعمات کی سند بزرگ کو تبدیل ہونے دیتے تو نہایت
عجب معلوم ہوتا ۔ سوا اِسکے اللہ تعالیٰ اُنکو اپنے کلام کے باب میں حکم مخصوص کیا تھا کہ وے اُسمیں نہ افزود کریں
نہ کچھ گھٹا دیویں چنانچہ موسے کے ہاتھ سے کتاب استثنا کے ۴ ویں باب کی دوسری آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تم

تمکو حکم کرتا ہوں سو کلام میں تم نہ افزود کرو گے نہ کچھ کم کرو گے تا کہ تم خدا اپنے خدا کے احکام جو میں تمھیں حکم کرتا ہوں بجا لاؤ۔ خدا ایسی عبرت سنجیدہ پایئے بعد بلکہ محمدؐ اور اسکے سایل سے اتنی حقارت رکھنے کے باوجود کیا ممکن تھا کہ

یہ لوگ کتبِ مقدس کو تغیر کرنے سے تقصیر مند ہو کر اپنے تئیں جوابدار ٹھہراویں اللہ کے کلام کو تغیر کر جھوٹھا ٹھہرانا انسان سے صادر ہونے میں سو گناہوں سے گناہ کبیر ہے بلکہ اسکی جوابداری نہایت خوفناک ہو ویگی پس ہر ایک راستی شناس کو معلوم ہوگا کہ ممکن نہیں کہ یہود یا دوسرا کوئی فرقہ ایک شخص کی خاطر جس کی تعلیم ناراستی و دعوی گستاخانہ سوائے تہمت و مسخری کے انکے لئے اور کچھ نہ تھا ایسا گناہ کرے اے محمدیوں سے جو فرقان کو کتابِ الہامی سمجھتے ہیں ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ اگر ان دنوں میں کوئی بھی فریبی اٹھکر آپ خدا کا پیغمبر آخر و برگزیدہ ہونے کا دعوی کرے تو وے فرقان کی تغیر کو قبول کرینگے کیا یا اسکے تبدیل پر کچھ وجہ دیکھینگے کیا۔ مثلاً کئی سال کے قبل امریقہ کے ملک میں ایک دغاباز جوزف اسمت نام ایک ہستی کو کیا مارمن نامی ایک کتاب لکھکر اپنے تئیں پیغمبر زمانہ اخیر مشہور کیا بلکہ مارمنیت نامی ایک فرقہ جسکے اب ہزاران پیروان موجود ہیں جمع کیا۔ پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ جوزف اسمت صاحب جھوٹھے کو شہرت دینے سے محمدیان فرقان کو تغیر کرنیکا وجہ رکھتے ہیں کیا۔ اگر نہیں تو محمدؐ مصطفےٰ وحی ناحق مشہور کرنے کے باعث یہود کیا واسطے اپنے کتبِ مقدس کو تبدیل کریں محمدیان اسکا سبب بتلایا چاہئے۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگر محمدؐ نمودہ ہونیکے بعد یہود اپنے کتبِ مقدس کو تبدیل کیا چاہتے تو بھی کرنا ممکن نہ ہوتا کیونکہ زمانہ مسیح سے خروج محمدؐ تک جو ۶۱۱ سال کے ہیں کتبِ مقدس فقط یہود کے علاقے میں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ایک ملک کے عیسویوں کی حفاظت میں تھے زمانہ مسیح کے پیشتر کتبِ عتیق بے شک علاقہ یہود میں تھے مگر عہد مسیح سے وے کتب ولایت ایشیا و افریقیہ کے بہتیرے ملک کے اقوام کے ہاتھ لگے تھے اسلئے یہود کو زیادہ قدرت نہ تھی کہ وے اپنی حرکت فاش ہونیکے بغیر ان کتب کو تبدیل کریں کیونکہ اگر وے ان میں مروج تھے سو نقول کو تبدیل کر کے جھوٹھے ٹھہرائے ہوتے تو دنیا کے علیحدہ علیحدہ اقوام عیسوی میں مروج تھے

سو نقول کو تبدیل کرنیکی قدرت نہ رکھتے ہوئے سوائے اِسکے اگر اُنمیں مروّج تھے سو سارے نقول کو تبدیل کرتے تو ظاہر
ہی کرویے دخل کئے تھے سو آیاتِ تغلبی ترت اقوامِ مذکور میں مروّج تھے سو نقول سے ظاہر ہو جاتے بلکہ ئے اقوام ہو
کی اِس شرارت کو فاش کرنا مناسب جانتے ہیم محمدیانِ ہند سے پوچھتے ہیں کہ اگر تم فرقان کو کسی جگہہ میں تبدیل کیا جاتا
بلکہ ہند ہی میں سو ہر ایک نقل کو چند مقامات میں فی الحقیقت تبدیل کرتے تو کیا تم فارسیوں اور عربوں میں بلا وقت
ورثیا واقفیت کے علیحدہ علیحدے اقوامِ محمدی میں مروّج ہیں سو نقول کو تبدیل کرسکو گے اگر نہیں تو وے اقوام آپ سکھتے ہیں
سو نقولِ صحیح سے ہند میں مروّج ہیں سو نقول میں تم دخل کئے تھے سو آیاتِ تغلبی تو پہچان سکینگے کیا لمہ ور وہی اقوام
محمدیانِ ہند کی اِس حرکتِ ربوں کو فاش کرنا اپنی خدمتِ ضروری نہ جانینگے کیا ہم اِس سے زیادہ کہہ سکتے ہیں چنانچہ
اگر دنیا میں ہیں سو سارے اقوامِ محمدی تبدّلِ فرقان پر متفق ہو ویں تو بھی یہ حرکت بغیر فاش ہونے کے عمل میں لانا غیر
ممکن ہو وے کیونکہ فرقان کے نقولِ صحیح زبانِ اصلی عربی میں ولایت کے اکثر اقوامِ عیسوی کے تبرکے کتب خانوں میں محفوظ
رکھے جاتے ہیں جنکی معرفت سے محمدیان دخل کئے ہوئے سو آیاتِ تغلبی جلد پہچانا جاویں پس اگر محمد مصطفٰے یا محمدیان
ہم سے کہیں کہ محمد کے ہونے بعد کتبِ مقدسہ ہیود سے متبدّل ہوتے تھے تو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہمارے پاس شہادت کاملہ
ہے جسکے مطابق ہم اُن کو جواب دے سکتے ہیں کہ تم صرف دروغ گوئی کرتے ہو اور وے کتنی ہی چالاکی اِس سے کوشش
کریں تو اِس تہمت کو دفعہ نہ کرسکینگے کیونکہ یہود و عیسویوں میں مروّج ہیں سو نقولِ توریت آجکے روز تک عینِ موافقت
رکھتے ہیں

اِس مقدمے پر بہت سی شہادت باقی ہے بلحاظِ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہیے کہ کوئی شخص اپنی کتاب کو جو اپنے
دینی فخر کو ثابت کرتی ہے تبدیل کرنیکا وجہ نہیں رکھتا ہے پر فخرِ مذکور کی توڑنے والی کتاب کو تبدیل کرنے کے لئے البتہ ترغیب
عظیم معلوم ہوتی ہے اگر یہہ بات سچ ہو تو یہہ محمد مصطفٰے کے باعث نہیں بلکہ بسبب امیدِ مسیح کے کتبِ عتیق کو

تبدیل کرنیکی ترغیب پائے تھے کیونکہ حق یہ ہے کہ اگرچہ وے نبوتِ مسیح و محمدؐ کے منکر ہیں تاہم اُن کے کتب مسیح کی الوہیت و کمالِ کفارہ
کی شہادت سے بھرے ہوئے ہیں لیکن قرآن نبوتِ محمدؐ امین بالکل نہیں ہے یہہ کیفیت ایسی اہم ہے کہ ہم اُسکے باب میں تھوڑا سا
بیان کرنا اپنی خدمتِ ضروری جانتے ہیں

قومِ یہود اپنے باپ دادوں سے قتل ہوا تھا مسیح کے ساتھ کسقدر عداوت رکھتے ہیں

سو محمدیان خوب جانتے ہیں ورنہ فقط محمدؐ کے سکھانے سے اُسکی الوہیت کا انکار کرتے ہیں بلکہ اُسکو سب پیغمبروں میں فرزندِ عظیم
سمجھتے محمدؐ اگرچہ قرآن میں اُسکی الوہیت کا انکار کرتا ہے تاہم اُس کتاب کے بہت سے آیات میں اُسکو اللہ تعالیٰ کا نبی بزرگ
اقرار کرتا ہے اور اُمتِ محمدؐ بھی اُسکے مرتبہ نبوت کا اعتراف کرتی ہے مگر یہود اُسکا نہ صرف انکار نہیں کرتے بلکہ اُسکے نام
سے بھی نفرتِ کامل رکھتے ہیں اگرچہ اکثر محمدیان یہود کی اِس عداوت سے خوب واقف ہیں تاہم اُمید ہے بہت کم نکلینگے جو اُسکی وجہ
کے باب میں آگاہی کامل رکھتے ہیں پس لازم ہے کہ ہم اِس بات پر بھی تھوڑا سا بیان کریں چنانچہ ہزارہا سال سے نجاتِ دنیا کی
خاطر مسیح کا آنا وعدہ کیا گیا تھا بلکہ اُسکے نمودار ہونے کے لئے عہ انبیا نے پیشگوئی کیا تھا سو وقت آ پہنچا تھا اور
یہود روز بروز اُسکے ظہور کے منتظر تھے مگر وے ایک عظیم و شاندار دنیوی شہزادے کے منتظر تھے جو قومِ اسرائیل
کو شہنشاہِ روم کی تابعداری سے آزاد کر کے بے نہایت سربلند کرے یعنے ایک شہزادہ جو ہر ایک بات میں حلیم و غریب و محقر
عیسے کا مقابل ہووے مسیح کی افلاسی و خاکساری ذات یہود کے خیالِ مذکور سے عین خلاف تھی بلکہ وہ مشہور کرتا
تھا سو عاجزی بخش سا یا اُس قوم کے اماموں و حاکموں کی غروری و ریاکاری سے بالکل مقابلہ کرتے تھے اسلئے وے اُسکے
دعوی مسیحائی سے بے نہایت نفرت کر کر عداوت و بغض سے بھر گئے سو اُسکو پکڑ کر فتوے دلوائے اور مار ڈالے سوائے اِسکے
وے بددعا مانگے کہ اِس خون کی سزاواری سو غضبِ الٰہی ہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے اور خدا تعالیٰ اُس بددعا
کے مطابق اُنکو اُنکی بے ایمانی میں رکھ چھوڑنے سے وے آجکے روز تک اُسی سے اپنے دلوں کو سخت کرتے ہیں انہیں باعث

قوم یہود عیسے مسیح کے نام سے نہایت دشمنی و حقارت رکھتے ہیں بلکہ یہہ عداوت ایسی شدید ہی کہ اسکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حالت بغیر قدرت غیبی باطل نہیں ہو سکتی پس اتنی لحاظ ہی کہ عیسے مسیح سے عداوت بے نہایت رکھنے کے باوجود یہود توریت کے مضمونِ اصلی کو کامل بحال رکھنے کے واسطے ایسا تیرا شوق رکھتے ہیں کہ اس کتاب کی بے شمار آیات کو جو عفوِ عصیان فقط کفارے و خون بہنے سے ہو سکتا ہی سو بتلاتے ہیں بلکہ اسی قبیل کی آیات کو جو نجات انسان کے لئے مسیح کا عذاب و موت ظاہر کرتے ہیں سو توریت سے کبھی نہیں مٹا دیئے ہیں گو کہ صلیب کے روبرو قاتلانِ مسیح کئے سو حرکات اور کہے سو الفاظ جیسا اشعیہ ۷۰۰ سال و داؤد ۱۰۰۰ سال کے قبل پیشگوئی کئے تھے توریت کے صفحوں میں صاف صاف نظر آتے ہیں تاہم وے گستاخی کر کر ایک آیت کو بھی تبدیل نہ کئے ہیں کتابِ اشعیہ کے ۵۳ ویں بابمیں اور زبور کے ۲۲ ویں قصیدے میں اور کتابِ دانیال کے ۹ ویں بابمیں اور کتابِ زکریا کے ۱۲ ویں بابمیں ہیں سو پیشگوئیاں عجیب بلکہ کتبِ موسوی کے ان سارے آیاتِ بے شمار جو نعمتِ عفوِ عصیان کو از راہِ کفارہ و خون بہنے کے بتلاتے ہیں سو اب تک توریت میں موجود ہیں ای انوا اور بھائیو اس بیان کو تمام کر کے ہم تمکو اور کیا یاد کہیں کتبِ مقدس کے مضمونِ اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے باعث ہم اولادِ قاتلانِ مسیح کی ستائش کریں کیا نہیں نہیں مگر اللہ تعالے کی دانائی و قدرتِ کامل کی تعریف کرینگے کیونکہ وہ یہود کی عداوت کے برعکس وانبیا کے وسیلے سے دنیا میں شہرہ ہو گیا تھا سو حقیقتِ اصلی نجات کو بحال رکھا ہی۔

تبدلِ توریت کے بابمیں محمدیان یہود پر کرتے ہیں سو بہتان کی آزمایش کرکے

ہم اسکی وجہیں ہر ایک فہمی ہوش کو قایل کرنیکے لئے دلیلِ کافی گذار چکے ہیں چنانکہ محمدیان آن دلایل کے خلاف وجہ معقول و منقول نہ بتلا دیتے تک اسپاپر زیادہ حجت کرنا ضرور نہیں کیونکہ ہم اس رسالہ کو بے سبب طول طویل نہ کیا چاہتے ہیں پس کوئی بھی کوئی محمدی شہادتِ معتبر گذار کر اس بحث کے دلایل کو باطل نہ کئے تک ہم قوم محمدی یہود

پر کرتی ہی سو بہتان کے بابمیں ٹھہراتے ہیں کی انفصال پا چکا ہی اب محمدیان عیسویوں پر کرتے ہیں اُسی بہتانکی طرف متوجہ
ہوکر حجت کو شروع کرتے ہیں

ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ اگر یہہ بہتان توریت سے منسوب ہے تو ممکن نہیں کہ عیسایوں اپنی حرکت
فاش ہونیکے بعد اُسکو تغیر کر سکیں کیونکہ کسیوقت عیسویان آپ توریت کے محافظ نہ تھے یہود جو مذہب میں اُنکے دشمن
جانی ہیں سو وہی کتاب رکھتے تھے پس اگر عیسایوں اپنے میں مروّج تھے سو نقول کو تغیر کرتے تو یہود معاً چاہتے لیکر اس شرارت
کو مشہور کرنا غنیمت جانکر کبھی درگذر نہ کرتے پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ توریت کو تبدیل کرنیکے باعث یہود عیسویوں کو
رسوا کرنیکی قدرت رکھتے ہیں کیا۔ وے بالکل نہیں رکھتے کیونکہ عیسویوں میں مروّج ہیں سو نقولِ توریت یہود میں مروّج
ہیں سو نقول سے عینِ موافقت رکھتے ہیں یہود کی توریتِ عبرانی کے مضامین اور علیحدہ علیحدہ اقوامِ عیسوی کے نقول
کے مطالب یکساں ہونے سے یہود عیسویوں پر کچھ تہمت نہیں کر سکتے ہیں پس یہہ بہتان محض باہم بے نسبت ہو ٹھہرائے
ہیں وے بہی عیسویوں کے بابمیں ٹھہراتا ضرور تر پایا کہ انکو اپنی حرکت فاش ہونے کے بعد تبدیلِ توریت کرنا غیر ممکن
تھا۔ اگر یہہ کہیں کہ توریت نہیں مگر کتابِ انجیل ہی کہ وے تبدیل کئے ہیں تو ہم یہہ سوال کرتے ہیں چونکہ مضامینِ انجیل مطالبِ توریت
سے عینِ موافقت رکھتے ہیں سو یہہ بات کیونکر ہو سکتی عیسویوں کا لاف و فخر ہی کہ انجیل کا ہر ایک مسئلہ توریت سے ثابت
ہوتا ہی بلکہ اگر کسیوقت انجیل کے مسایل کا انکار ہووے تو فی الفور حقایق و پیشگوئیانِ توریت کی طرف رجوع کر
جواب دیتے ہیں سو اسلئے ہم آگے ثابت کر چکے ہیں کہ محمد خود اقرار کرتا ہی کہ توریت و انجیل ہر دو الہامِ الٰہی سے دئے
گئے ہیں اور ہمارے پہلے باب میں یہہ بھی بتلایا گیا ہی کہ الہام میں بالکل اختلاف نہیں آتا ہی کیونکہ خدا اپنے کلام کو جھوٹا یا
نہ تبدیل کرتا لہذا توریت و انجیل اصلاً از طرفِ اللہ نزول پانے سے بضرور موافقت رکھیں پس اگر انجیل عیسویوں
کے ہاتھ سے متبدل ہوتی تو البتہ بوقت توریت سے مختلف رہے کیونکہ اگر یہ کتب اصلاً از طرفِ اللہ نزول پانے

سے متفق ہوتے تھے تو ظاہر ہی کہ وے پہنچے تب سے اگر ایک بھی تبدیل پاتی تو موافقتِ اصلی ضایع ہو کر بالکل بگڑ مختلف
ہوتیں پس اگر عیسویوں بعضے جاہل محمدیاں کہے سے سیکھا انجیل کو تبدیل کرتے تو واضح ہی کہ وہ کتاب ابتو توریت سے موافقت
نہ رکھے مگر نادر بات یہی ہی کہ آج کے روز بھی اُن کتب کے درمیان موافقتِ کامل پائی جاتی ہی اور یہہ دلیل ہی سوا ہی کہ
نہ یہہ نہ وہ کبھی تبدیل ہوئی تھی فخرِ توریت تھا کہ اِس بات کو دکھلاوے کہ عیسےٰ مسیح وقتِ مقرری جسم دار ہو کر آوے
بلکہ اپنے عذاب و موت سے عصیانِ دُنیا کی خاطر کفارہ دیگا اور فخرِ انجیل یہی ہی کہ اِس بات کو ظاہر کرے کہ عیسےٰ مسیح
جسم دار ہو کر آچکا ہی بلکہ اپنے عذاب و موت سے نجاتِ انسان کے لئے لابد تھا کفارہ دے چکا ہی وہ شہادت
عیسویوں کی موجبِ خوشی و خرمی ہی وے فخر کرتے ہیں کہ خوشخبری انجیل مقرر ہو کر آغاز سے توریت میں فشا ہوئی تھی نجات
اصلی الٰہ سے عینِ موافقت رکھتی ہی الغرض توریت کا مسئلہ عمدہ یہی ہی کہ نجاتِ انسان وقتِ مقرری از راہِ کفارہ و خون
بہنے کے انصرام کو پہنچے اور انجیل کا مسئلہ بزرگ یہی ہی کہ نجاتِ انسان از راہِ کفارہ و خون بہنے کے انصرام کو پہنچی ہ

ناظرِ محمدی ثانیاً بغور دیکھا چاہیئے کہ عیسےٰ مسیح کے آسمان پر جانے
کی تاریخ سے سنِ ہجری تک جو قریب ۶۰۰ سال کے ہی بہت سے قابل عیسوی زندہ تھے جنکے تحریرات محفوظ ہو کر آج کے روز
تک موجود ہیں اُن تحریروں سے ثابت ہوتا ہی کہ عرصۂ مذکور میں کلیسیا ✠ مسیح کا ایمان جیسا آج کے روز ہی ویسا ہی تھا۔
اور دیکھو کہ فرقان بھی اِس سچوئی پر صاف صاف شاہدی دیتا ہی لہذا صرف پہلے عیسویوں کے تحریروں سے نہیں
بلکہ شہادتِ محمدی سے ثابت ہوتا ہی کہ عہدِ مسیح سے زمانہ ہجری تک کلیسیا مسیحی کے مسایل جیسا اب ہیں ویسا ہی تھے
سارے مصنفانِ مذکور کے نام یہاں لکھنا ممکن نہیں کیونکہ اِس رسالے میں گنجایش بالکل نہیں ہی از راہِ عبث ہم انمیں سے
بعضوں کا ذکر کرکے اکتفا کرینگے پہلا انمیں سے بارنبوس ہی جو حواری پولس کا رفیق اور ہم وعظ بھی تھا جسکے تحریر...

✠ ناظر یاد رکھا چاہیئے کہ لفظِ کلیسیا سے کل امتِ مسیح کی معنی نکلتی ہی۔

میں سے ایک مکتوب آجکے روز تک باقی ہے دوسرا ہرماس جسکا نام رومیوں کے نبوت کے مکتوب میں حواری پولس سے مذکور ہوا
ہے تیسرا اگنیشیوس جو حواریوں کے دنوں میں زندہ رہنے سے اغلب ہے کہ انکو دیکھا و ہمکلام ہوا ہوگا اسکی تاریخ
نام آوری ۷۰ عیسوی میں تھی چوتھا کلیمنت جسکا نام بھی فلپیوں کے نبوت کے مکتوب میں پولس حواری سے مذکور ہوا
ہے اسکی تاریخ نام آوری ۹۶ عیسوی میں تھی پانچواں پالیکارپ جو حواریوں کا مرید تھا اُسکے ایامِ نام آوری ۱۰۸
عیسوی میں تھے چھٹا پپیاس جو یوحنا حواری کے وعظ کا سامع بلکہ پالیکارپ کا رفیق تھا اسکی تاریخ نام آوری
۱۱۶ عیسوی میں تھی ساتواں جسٹن مارتر جو پپیاس کے بعد بیس سال کے یعنے ۱۴۰ عیسوی میں نام آور ہوا آٹھواں ہجیسیپوس
جو جسٹن مارتر کے بعد تیس سال کے یعنے ۱۷۰ عیسوی میں نام آور ہوا نواں اِرینیوس جو پالیکارپ کا مرید تھا اُسکا عہدِ
نام آوری دوسری صدی کا آخیر ہے دسواں شہرِ اسکندریہ کا کلیمنت جو اِرینیوس کے بعد قریب دس سال
کے نام آور ہوا اُن مصنفانِ نامور میں سے ہم دوسروں کا ذکر نہ کرکے اتنا ہی کہینگے کہ ان سب کے تحریرات سے ثابت
ہو سکتا ہے کہ یہ مسایل یعنے تثلیث وحدتِ الٰہ اور الوہیت و فرزندیتِ مسیح اور نجاتِ انسان از راہِ قربانی و
خون بہانے کے جیسا اب کلیسیء مسیح کے مسایل ہیں ویسا ہی اُن دنوں میں بھی اُس کلیسیے کے مسایل تھے پھر کیفا اُن پہلے
مصنفانِ عیسوی کے تحریرات سے درگذر کرکے ہم ناظر کو دوسری ایک بات سے آگاہ کرتے ہیں یعنے ۳۲۵ عیسوی
میں ایک بڑی مجلس جسمیں کلیسیء مسیحی کے ۳۱۸ بشپ حاضر تھے شہر نیسین میں جمع ہوئی تھی کہ اریوس نام ایک شخص جو بدعتی
ہو کر مسیح کی الوہیت کا انکار کرتا تھا علانیہ رسوا کرے وہ مجلس عمدہ ایک نوشتے میں جو شہر نیس کا اعتقادنامہ
کہلاتا ہے کلیسیء مسیحی کا ایمان صاف صاف لکھی اور یہہ اعتقادنامہ ۳۸۱ عیسوی میں شہرِ قسطنطنیہ میں جمع ہوئی تھی
سو دوسری بڑی مجلس سے جسمیں کلیسیے کے ۱۵۰ بشپ جمع ہوئے تھے مقرر پایا سوائے اسکے نامہ مذکور ۴۳۱
عیسوی میں شہر افیسوس میں جمع ہوئی تھی تیسری بڑی مجلس میں پھر قایم و استوار ہوگیا پس دیکھو کہ یہہ اعتقادنامہ

جیسا کلیسیائے مسیحی کے پہلے بزرگوں سے لکھا گیا تھا آجکے روز بھی بصورت تمام کلیسیائے مسیحی کا ایمان بتلاتا ہی بلکہ کلیسیائے
انگلستان کی علیحدہ علیحدہ محفلوں میں اتوار کے روز عبادت عام کے وقت پڑھا جاتا ہی ثابت ہو چکا کہ
کلیسیائے مسیحی کا ایمان جیسا مسیح کے آسمان پر جانیکے وقت تھا ویسا ہی اب بھی ہی فرقان بھی کئی آیات میں اس بات پر
شہادت دیتا ہی چنانچہ ۴ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے ای لوگو جنکو کتب مقدس پہنچے ہیں اپنے مذہبی مسایل
سے تجاوز مت کرو بلکہ خدا کی بابت میں سوائے حق کے مت بولو یقیناً عیسی مسیح فرزند مریم خدا کا حواری ہی اور
اسکا کلام ہی جو وہ شکم مریم میں پہنچایا بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلی ہی پس خدا پر اور اسکے رسولوں پر ایمان
لاؤ اور مت کہو کہ تین خدا ہیں اس سے باز رہو تمہاری بہتری ہوگی خدا تعالی خدائے واحد ہی اس سے دور
ہو وے کہ وہ فرزند رکھے - اور ۵ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی وے بیشک کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ یقیناً خدا مسیح فرزند
مریم ہی کیونکہ مسیح خود کہا ای بنی اسرایل خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا خداوند ہی جو کوئی شرک کرے خدا
اسکو بہشت سے خارج کریگا اور اسکا مقام نار جہنم ہوگا بلکہ گنہگار لوگ کو کوئی کمک دینے والا نہ ہوگا وے
یقیناً کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں تیسرا ✠ ہی کیونکہ سوائے خدائے واحد کے دوسرا کوئی خدا نہیں ہی اگر وے اپنی
باتوں سے باز نہ رہیں تو انپر جو بے ایمان ہیں یقیناً عذاب شدید پہنچایا جاویگا - ظاہر ہی کہ فرقان کے یہ منتخبات
عیسویوں کو رسوا کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں اسلئے کہ وے خدا کی تثلیث در وحدت اور عیسی مسیح کی الوہیت و فرزندیت
پر ایمان لاتے تھے - بسبب اس ایمان کے محمد صلعم انکو لعنت و ملامت کرنا مناسب جانا اور یہہ دلیل قطعی ہی کہ عہد محمد صلعم کے
آگے کلیسیائے مسیحی کا ایمان ویسا ہی تھا پس چونکہ وہی مسایل اسوقت بھی عیسویوں کے مسایل ہیں بلکہ انجیل سے بصورت
تمام بتلائے گئے ہیں واضح ہی کہ محمد کے دنوں میں جاری ہی سو جھوٹی روایت کے برعکس کتاب انجیل کبھی تبدیل نہ ہوئی ہی جیسا

✠ تثلیث الوہیت کی حقارت کرنیکے لئے محمد صلعم اسطرح کی بیہودہ گوئی کرتا ہی -

عہدِ حواریوں میں تھی وہی اب بھی ہی بلکہ دنیا آخر ہونے تک وہی رہیگی کیونکہ متی کے ۲۴ ویں باب کی ۳۵ ویں آیت میں

مسیح خود کہا ہی کہ آسمان و زمین ٹل جائینگے لیکن میرے باتیں کبھی نہیں ٹلینگے

یہاں داخل ہوئی ہی سو شہادت کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی شبہہ فہیم و بے تعصب

زیادہ دلیل طلب رہے اگر زیادہ ضرور ہو تو بہت سی باقی رہ جاتی ہی مگر اور ایک حقیقت مخصوص ہم اکتفا کرینگے وہ

پہونچتی یہی ہی کہ کتبِ مقدس کی ایک نقل جو سنِ ہجری سے دو سو پچاس سال کے پیشتر لکھی گئی ہی اب تک شہرِ روم میں

باقی اور موجود ہی اور دوسری ایک نقل جو نقلِ مذکور کے برابر قدیم ہی بلکہ کوہِ طور کے راہب خانے سے لائی گئی

باقی رہتی ہی جسکا ایک حصہ شہر لیپسک اور دوسرا حصہ شہرِ سینٹ پیٹرسبرگ میں محفوظ رکھا گیا ہی اور تیسری ایک

نقل جو سنِ ہجری سے دو سو سال کے قبل لکھی گئی تھی شہر لندن میں حفاظت سے رکھتے ہیں یہ تحریراتِ قدیم باہمدیگر

مقابل ہو کر آپس میں متفق ہیں بلکہ سنِ ہجری کے بعد مرقوم ہوئے ہیں سو نقول اور الحال عیسویوں میں مروج ہیں سو کتب

سے عینِ موافقت رکھتے ہیں پس اِس حقیقت کی صحت کے بابمیں کوئی محمدی اُن کتب خانوں میں جہاں تحریراتِ مذکور رکھے

جاتے ہیں حاضر ہو کر جلد قایل ہو سکتا ہی اگر ناظر یہہ سوال کرے کہ اتنے مدید عرصے تک کتب محفوظ رہنا کیونکر ممکن ہی تو اسکا

جواب یہی ہی کہ یہ کتب صرف کاغذ پر نہیں بلکہ پوستین کے کاغذ پر جسکی خاصیت نہایت سخت اور پایداری لکھے ہوئے ہیں

اور یہ پوستینی تحریرات صندوقوں میں مقفل ہو کر راہبانِ عیسوی سے بحفاظتِ تمام اپنے راہب خانوں میں محفوظ رکھے

گئے ہیں پس بغیر اعتراض کے ثابت ہو چکا ہی کہ یہود و عیسویوں کے کتبِ مقدس کسی وقت متغیر نہ ہو کر آج کے روز تک

اپنے مضمونِ اصلی پر برقرار ہیں ازیں باعث ناظر کو نہایت اہم ہی کہ ہم آگے ہی ظاہر کئے ہیں سو حقیقت کو یاد رکھے

کہ توریت و انجیل کے علیحدہ علیحدہ کتب بالاتفاق شہود کرتے ہیں کہ اللہ تعالی روحِ انسانکی خاطر مقرر کیا ہی سو

نجات صرف از راہِ قربانی و خون بہنے کے ہی اور دیکھو ہم ادھر اگر بعض تمام کہتے ہیں کہ کل کتبِ مقدس میں

دوسری کوئی راہ نجات نہیں نظر آتی ہے بلکہ اگر کوئی محمدی اس بات سے منکر ہووے تو ہم اُس سے یہہ درخواست کرتے ہیں
کہ وہ خود اُن کتب میں راہ ثانی دکھلاوے ہم قبول کرتے ہیں کہ احکام توریت کے بابتوں میں احکام انجیل سے متفرق ہیں لیکن
نعمت نجات پر جو ابتدا سے دنیا کے آخر تک فقط الٰہی طور سے مقرر ہوئی ہے کچھ بھی فرق نہیں پایا جاتا ہے
ضرور تھا کہ وعدے کئے گئے مسیح کے عہد ظہور تک اُسکے ظاہر کرنے والے مذہب کے قواعد اُن قواعد سے جو اُسکے
عہد ظہور کے بعد قیام پاویں بہت سے بابتوں میں متفق ہوویں یہہ فرق جو البتہ توریت و انجیل کے احکام کے
درمیان ہے ہم علانیہ اعتراف کرتے ہیں مگر ناظر خوب لحاظ کیا چاہئے کہ توریت کے قواعد جو ہوویں سو ہوویں یہہ بات
یقین ہے کہ وہ کتاب بر ملا یہہ ظاہر کرتی تھی سو نجات صرف از راہ قربانی و خون بہنے کے تھی نیز بدستور احکام
انجیل جو ہوویں سو ہوویں یہہ بات حق ہے کہ اس کتاب میں دکھلائی گئی ہے سو نجات فقط قربانی و خون بہنے کی

✠ مثلاً توریت میں آمد مسیح کے دکھلانیوالے مذہب کی علامت ظاہری ختنہ ٹھہرائی گئی تھی
پر انجیل میں مذہب مسیح کا نشان علانیہ اصطباغ مقرر ہوئی تھی نیز بدستور مسیح کے
بتلانے والے مذہب کا فرض ہی تھا کہ لوگ آنیوالے شافع الٰہی پر اپنا ایمان ثابت کرنے کے لئے قربانیاں
خون آلودہ گذارین مگر مذہب مسیح کا حکم یہی ہے کہ اُنچکا ہی سو شافع الٰہی عصیان دنیا کی
خاطر سر انجام کیا ہے سو قربانی پر لوگ ایمان لاویں پس ہر ایک بشر کم فہم پر بھی ظاہر ہوگا
کہ اگر مسیح کی آمد و موت کے بعد رسم ختنہ اور قربانیان خون آلودہ کا گذارنا موقوف
نہ ہوتا تو اُن رسموں کو جاری رکھنے سے مذہب سابق کی شہادت کہ مسیح آنیوالا ہے البتہ قیام
پاتی پہچی شافی آکر اپنے تئیں عصیان دنیا کے لئے فدا کئے بعد اگلی شہادت بالکل صحیح نہ رہتی
اس باعث لازم و ملزوم تھا کہ عہد مسیح سے اُسکے دکھلانے والے مذہب کے رسوم منقطع ہوویں

راہ سے ہے پس محمدیاں مثل توریت و انجیل کے قواعد کے درمیان ہے سو فرق کے باہمیں جھگڑا کرنا بالکل عبث ہے کیونکہ ہم اُن فرقوں کا علانیہ اقرار کرتے ہیں مگر خود اُن کتب کی سند و شہادت سے ہم ٹھہراتے ہیں کہ کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی ہے بجز دوسری کوئی نجات ابتدائے دنیا سے نہیں ہوئی ہے بلکہ اسکے آخر تک نہیں ہوگی اگر محمدیاں اپنی قوم کے فخر کی خاطر کل شہاداتِ الٰہی کو رد کرکے ضلالت سے اپنے دل کو سخت کر لیویں تو وے جانیں کہ آپ بجز بے نہایت تقصیرمند ٹھہرنیکے یہہ حرکت نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ کتبِ مقدس میں افشا ہوئی ہے سو نجات کا انکار کرنے سے وے صرف خدا کو جھوٹا نہیں بناتے بلکہ اپنے مقدور بھر تثلیثِ الوہیت و فرزندیتِ مسیح و کفارۂ عصیاں کے مسایلِ عمدہ کو اپنے پانوں تلے کھندلتے ہیں جنابِ الٰہی کے روبرو جو محبت سے نجاتِ دنیا کی خاطر اپنے اکلوتے فرزند کو بھی دریغ نہیں کیا اس سے زیادہ ہتک و مضرت نہیں ہو سکتی ہے بلکہ آخر کار اسکے سبب سے حقارت کرنے والوں کا انصاف بے نہایت شدید و خوفناک ہوویگا ہم بنامِ خدا بلکہ بہ شفقتِ تمام اپنے ہموطنان محمدی کو اِس مقدمۂ سنجیدہ کے باہمیں عبرت پہنچاتے ہیں خدا روح القدس کی قدرت و تاثیر سے اس فرقے کے بہت آدمیوں کو روشن دل کرے تاکہ وے اپنے گناہوں کے باعث فکرمند و بے قرار ہو کر بخواہشِ تمام غضبِ ابدیِ الٰہ سے نجات چاہیں

اِسباب کے مقدمۂ اہم کو موقوف کرنے میں ہم اپنے ناظرینِ محمدی کو یاد دلاتے ہیں کہ عیسویاں زمانِ مسیح سے عہدِ محمد تک فرزندِ خدا کو کفارۂ عصیاں و اصلِ ایمان و سرِ اکلیہ و امیدِ لایزالِ ارواح جانتے تھے سوا اسکے انجیل جو رحمتِ اله و کلِ نعماتِ روحانی پر انکی سند پر رکھتی تھی عیسوی مسیح کی الوہیت و جسمداری و موت و کفارہ اور جی اٹھنے اور آسمان پر جانیکے باہمیں شہادتِ کامل گذارتی تھی بلکہ جو کچھ کہ وہ انکے خداوند و شافی کے حق میں بتلاتی تھی سو ابتدا سے توریت کے کثرتِ پیشگوئیوں میں افشا ہوا تھا الغرض آدم بہشت میں گنہگار ہوکے

خدا شافی کے بابمیں کیا سو عہد عتیق سے کتاب مکاشفات تک ۱۴۱ سال ہوتے تھے جنمیں سارے انبیا عیسے مسیح
پر شہادت متفق بھرتے آئے۔ لہذا عیسائی انکے خداوند و شافی کے بابمیں شاہدی کامل رکھنے سے محکم نہیں کہ
کسی شخص کے دعوے پر جو بیابان عرب میں سر بلند کر کے اپنے تئیں خدا کا پیغمبر اخیر و برگزیدہ ترین کہلاتا تھا سو لحاظ رکھیں
پس کیا امکان کہ وے بہ سبب محمد انجیل میں کلام کے ہر ایک تبدیل کرنے والے پر لکھی ہوئی ہے سو لعنت مہیب کو اپنے پر آنے دیویں
اگر محمدیان عیسے مسیح کی الوہیت کو باور نہیں کرتے ہیں کہتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنے خداوند کو ذات الٰہی مشہور کرنیکے
لیے انجیل کو تبدیل کیے ہیں تو دیکھا چاہیے کہ جیسا انجیل الوہیت مسیح پر گواہی دیتی ہے ویسا ہی توریت بھی اسی
بات پر شہادت گذارتی ہے۔ فی الحقیقت اس مقدمے میں وے عین موافقت رکھتے ہیں پس اگر مسیح کو ذات
الٰہی مشہور کرنیکی خاطر انجیل تبدیل ہوئی تھی تو نادر ہے کہ یہود کی توریت عیسائیوں کی اس کتاب جعلی سے
عین متفق ہووے۔ محمدیان خوب جانتے ہیں کہ یہود مسیح سے نفرت کامل رکھکر اسکے دعوے کو تثبیت دینیکی خاطر
توریت کو کبھی نہ بدلاتے پس ہم پوچھتے ہیں کہ کتاب یہود مسیح کی الوہیت و قربانی کے بابمیں کیونکر کتاب عیسائیوں
سے موافقت کامل رکھتی ہے۔ وے اسطرح متفق ہیں سو ہم باب آئندہ میں ثابت کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں مگر اس اثنا
میں ہم ان لوگوں سے جو ضد کر کہتے ہیں کہ انجیل تبدیل ہوئی ہے درخواست کرتے ہیں کہ وے سوال مذکور کا جواب
پہنچاویں تبدیل انجیل کے بابمیں محمدیان عیسائیوں پر کرتے ہیں سو بہتان کے خلاف ہمکو اور کچھ کہنا ضرور نہیں
جبتک کہ کوئی محمدی یہاں گذاری گئی ہے سو حجت کے رد میں دلیل معقول نہ لاوے۔ مگر ایسی دلیل بتلانا بالکل غیر
ممکن ہونے سے اگر اسکے واسطے منتظر رہیں تو اغلب ہے کہ روز قیامت تک دیر کرنا ضرور پڑیگا۔

اب کلام مختصر سے ہم تبدیل کتب کے بابمیں مباحثے کو ختم کرینگے وہ کلام
یہی ہے کہ اگر مصنف یہود و عیسائیوں پر ہوئی ہے سو تہمت کو نبی عربستان پر پلٹایا جاتا تو محمدیان جانیں کہ اسطرح کرنے

کامل کرنے کے لیئے بہت سے شاہدیاں موجود ہیں کیونکہ فرقان میں داخل ہوے ہیں سو توریت و انجیل کے منتخبوں میں سے ایک بھی نہیں ہی جو صحت لکھا گیا ہی محمدؐ اپنا مقصد حاصل کرنے مرضی کے موافق سبکو تبدیل کرکے انکے مضمونکو پسند کردیا ہی پیر کیفیت اگر ہم اِس مقدمے میں یا رشتی تمام بدلالیوین تو شاید محمدیان سمجھینگے کہ ہم محمدؐ سے عداوت ذاتی رکھتے ہیں اسی باعث ہم اِس بات سے باز رہتے ہیں غرض اِس روایت باطل کو جسکا رد اِس باب کا اصل اصول ہی شہادتِ معتبر کے موافق اسر جھوٹھ ٹھہرانا ہمکو کافی ہی مگر محمدیان کبھی نہ بھولیں کہ بیہودہ عیبوں سے ہوئی ہی سو تہمت محمد مصطفےؐ پر لگانے کے لیئے ہم شہادت کامل رکھتے ہیں

چوتھا باب

انصافِ لله کے بیان میں بلکہ نجاتِ انسان کے لئے شریعتِ اقدس کو عصیان کا کفارہ عوض بخش

لازم و ملزوم تھا سو ثابت کرنیکے باب میں

اگلے بابوں میں ہم اُن دو روایاتِ باطل کو جنسے محمدیاں کتبِ مقدس کی غفلت و حقارت کرکے اپنی حرکت کو معذور رکھتے ہیں سو رد کرچکے ہیں۔ روایاتِ مذکورہ میں پہلی یہہ کہ توریت و انجیل کے حقایق لا زوال قرآن سے منسوخ ہوگئے ہیں دوسری یہہ کہ کتبِ مقدسہ یہود و عیسویوں کے ہاتھ سے تبدیل پاکر جھوٹھے ٹھہر گئے ہیں یہہ دو روایتیں دلیل فرقۂ مذکور کے باپ دادوں کو فریب دیکر انکی ہلاکی ابدی کی خاطر بہت زور سے ابلیس کے کام آئے ہیں اب اگلے بابوں میں علانیہ رد کئے گئے ہیں بلکہ ممکن نہیں کہ شہادتِ معقول و منقول کے موافق پھر قایم کئے جاویں بیشک اکثر لوگ ضدًا اُنکو عزیز رکھا کرینگے کیونکہ جھوٹے مقدمات میں پیش دستی بنانا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے جیسا یوحنا کے تیسرے باب میں لکھا ہوا ہے کہ لوگ اندھیرے کو نور سے عزیزتر رکھتے ہیں کیونکہ انکے افعال بد ہیں اما جھوٹھ پسند کرنیوالوں کو یہاں صاف صاف اطلاع دی جاتی ہے کہ وے کتبِ مقدسہ کی گستاخی کرنے کی عذر کے لئے کچھ وجہ نہ رکھنے سے بضرور روزِ قیامت انکا فتویٰ شدیدتر ہوگا۔

اب ہم ایزد تعالیٰ کے انصافِ بلا تغیر کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہم اپنے ارادہ اصلی کے موافق چاہتے کہ اسبابِ عیسیٰ مسیح کی الوہیت وجسمیت وموت پر موجود ہیں پیشگوئیاں توریت وانجیل کو داخل کرکے انکی موافقتِ کامل کتبِ ناظر کے روبرو گذاریں مگر خوب تامل کرنے سے ہم ذکرِ پیشگوئیاں بابِ آئندہ میں اور انصافِ الٰہ کا بیان اِس باب میں کرنا مناسب جانتے کیونکہ اگر ناظرِ محمدی اول منصفیٔ خدا سے خوب آگاہ ہو تو انبیا کی پیشگوئیاں عمدہ جو اُس منصفی سے نسبتِ کامل رکھتی ہیں فہم میں آکر زیادہ قدر و منزلت پاوینگے الغرض یہ ساری پیشگوئیاں انصافِ الٰہ کے مطابق لازم تھا سو کفارۂ عصیاں سے منسوب ہونے کے باعث اگر اُس انصاف سے آگہی نہ رکھیں تو پیشگوئیوں کا مطالعہ لاحاصل و ہیچ ہوگا ازیں باعث ہم اپنے ارادہ اصلی کو بدلا کر مطلبِ مقصود کو آغاز کرتے ہیں

اِس دریافت کے شروع میں نہایت ضرور ہے کہ ناظرِ محمدی ان دو باتوں کو دلنشین کرے اولاً یہ کہ پیشگوئیاں توریت کے جو کہ ہوئی ہیں سو کفارۂ عصیاں فقط انصافِ الٰہ بلا تغیر ہونے کے باعث لابد تھا ثانیاً یہ کہ مقدمہ انصافِ الٰہی ایسا اہم ہے کہ اُسکے باتمیں کہہ سکتے ہیں نعمتِ نجات اسکی شناختِ درست و اعتقادِ قلبی پر متعلق ہے حیف اُس شخص پر جو اپنی بے دماغی و جہالت سے فریب پاکر سمجھیگا کہ آپ ایسے مقدمہ سنجیدہ سے روگرداں ہو سکتا ہے وہ شخص آخر کس دیکھیگا کہ وے جو خدا کے انصاف کی حقارت کرکے اسکی شریعتِ اقدس کے فتوے درست کے منکر ہوئے ہیں سو رحمتِ الٰہی سے بالکل محروم رہینگے آیندہ بھی وے خواہ مخواہ اُن باتوں پر غور و تامل کرینگے بلکہ ابد میں انکی شناختِ کامل کی خاطر فرصتِ بے انتہا پاوینگے پر وہاں انکی شناخت سوا اپنے پر لعنت و زیادہ عقاب کے لینے کے اور کچھ کام نہ آویگی پس ہم ان سب سے جو اب تک اِس مقدمہ اہم کی طرف متوجہ نہ ہوئے ہیں محتوز ہو کر کہتے ہیں کہ وے اپنی موت اور حشر پر نظر رکھکر اسکی خوب دریافت کریں مبادا غفلت و حقارت کو کام فرما کر عذابِ ابدی میں گرفتار ہو جاویں

اب ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ انصافِ الٰہ جسکا بیان ہم یہاں سے شروع کرتے
ہیں الوہیت کی صفتِ اصلی ہی بلکہ اُن سارے صفات میں جنسے ذاتِ الٰہ کی کاملیت ٹھہرتی ہی سو ایک ہی ہے پس اُسکی
شناختِ اصلیت کی خاطر اولاً لازم ہی کہ ہم کاملیتِ مذکور پر لحاظ کریں لفظِ کاملیت ایسا ہی کہ جس کسی سے منسوب
ہو تو یہ نسبت اُسکے خیالِ عیب کو بالکل خارج کر دیتا ہی لہذا اگر چشمِ انصاف سے اُس لفظ کو ربط دیویں تو صرف
انسان سے نہیں بلکہ سارے مصنوعاتِ فہیم سے منسوب نہیں ہو سکتا کیونکہ وے سب کے سب علاماتِ نقص رکھتے ہیں مگر
وجودِ قایم بالذاتِ الٰہ عیب سے بالکل پاک ہی بلکہ ہر ایک صفتِ اعلیٰ میں کمال رکھتا ہی چنانچہ خدا دانائی و نیکی
و فیاضی و پاکی و حقیقت و وفا و رحم و محبت میں کامل ہی سوا اسکے واضح ہو گا کہ انصاف میں بھی کامل ہی پس چونکہ یہہ
سارے صفاتِ اعلیٰ و اولیٰ بالاتفاق ذاتِ الٰہ کی کاملیت کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ اُسکے جلالِ حقیقی بھی ہیں مگر اس مقدمے
کی دریافتِ صحیح میں یاد رکھا جاوے کہ الوہیت کے صفاتِ مذکور اصلی و ذاتی ہونیکے باعث غیر ممکن ہی کہ ایک
لحظہ بھی خواہ موقوف ہو ویں یا تغیر کئے جاویں جبتک کہ خدا قایم ہی وے صفاتِ نیک عمل کرنے میں موقوف
ہو سکنے میں نہ کنارے ہو سکتے پس اگر انصافِ الٰہ کے بابت میں کہ مخصوص کریں تو اُسکا خلاصہ نیچے لکھے سے سمجھا ہوگا یعنے جبتک
کہ خدا قایم ہی وہ عدالت کرنے سے باز نہیں رہیگا۔

ناظرِ محمدی تا بنیاد دیکھا چاہیے کہ اگر یہہ بات سچ ہو کہ جبتک خدا قایم ہی وہ عدالت
کرنے سے باز نہ رہیگا پس ظاہر ہی کہ رحم کرنے میں وہ کبھی اپنے انصاف کے خلاف نہ کریگا خصوصاً اگر انسان پر معاصی کی
بہ نسبت اُس مقدمے کا ذکر کریں تو حق ہی کہ اگرچہ خدا رحیم ہی تاہم اپنی انصاف کے خلاف کر کر اولادِ آدم کو اُنکے عصیان
کی سزا سے نجات نہیں دیگا وہ جو اس بات کے خلاف سمجھیگا فی الواقع حقیقتِ مذکور کو یعنے جبتک کہ خدا قایم ہی وہ
عدالت کرنے سے باز نہ رہیگا سو انکار کرتا ہی اما آدمیان جو سمجھیں سو سمجھیں یہہ حق ہی کہ الوہیت کے اُن سارے صفاتِ اعلیٰ

جنپر خیالِ ناظر آگے ہی متوجہ کیا گیا ہی سو خدا کے پاس اتنی قدر عزیز ہیں جتنی کہ وہ اُنمیں سے کسی ایک کو عیب لگنے نہ دیگا۔
اگر ممکن ہو کہ خدا اپنے صفتوں میں سے کسی ایک کو عیب لگنے دیوے تو یہہ بات ایسی ہی جیسا وہ اپنی ذاتِ خاص کی کاملیت
کو ضایع کرے پس خدا کے اتصاف کے بابمیں ہم ٹھہراتے ہیں کہ اُن سارے صفاتِ اعلی میں جنسے ذاتِ الٰہی کا کاملیت ٹھہرتی ہی
صفتِ مخصوص ہونے کے باعث اُنکا عمل کسی وجہ سے موقوف نہیں ہو سکتا بلکہ اُسکے نتیجے سے خدا کسی مخلوق کو گزر کرنے
نہ دیگا یہہ حقیقت اُن لوگ کی حماقت کو جو خدا کی اِس صفتِ بزرگ سے غفلت کرتے ہیں خوبی ظاہر کرتی ہی وہ
حماقت خصوصاً گروہِ محمدی سے منسوب ہی سو ہمکو تاسفِ تمام کہنا لازم پڑتا ہی کیونکہ یہہ فرقہ صفاتِ الٰہی کے
عینِ ہمسری کے برعکس صرف اُسکی رحمت پر لحاظ رکھکر اُسکے انصاف کی غور و تامل سے بالکل باز رہتا ہی پر یہہ کیفیت اُنکا
انصافِ الٰہی سے غفلت کرنا اُس انصاف کو نہ روکیگا نہ موقوف کر سکیگا پس روزِ قیامت جب وے اُسی انصاف سے
مقابلہ کئے جاوینگے تو اپنے تئیں مقامِ خوفناک میں پھنسینگے اِس باعث ہم خدا کی جانب سے بخیر خواہی تمام اُنکو یاد
دلاتے ہیں کہ اگر جتنے تک الوہیت کی اِس صفتِ اعلی سے عمداً غفلت کرینگے تو اُنکو خواہ مخواہ دوزخ میں ہلاک ہونا پڑیگا

ناظرِ محمدی ثالثاً دیکھا چاہئے کہ اللہ تعالی کی پاکیٔ ذات سے ضرور تھا کہ خلقت پیدا ہوتے ہی آپ
اُنکا شارع بنے اِسکا وجہ ظاہر ہی کیونکہ خدا اپنی پاکیٔ کامل کے باعث بنفرتِ تمام گناہ سے عداوت رکھتا
ہی پس گناہ سے اِسقدر عداوت رکھنے کے باعث آپ مخلوق کو پیدا کرتے ہی عصیان سے باز رکھنے کے لئے شریعت کو
جاری کرنا لازم جانا غرض خدا مخلوق کو اپنی شریعت کے زیرِ حکم رکھنے کے سوا کبھی نہ پیدا کیا ہی بلکہ نہ پیدا کریگا۔

✤ اگر کوئی پوچھے کہ بنی آدم کیوں اسباب سے آگاہ نہ ہوے ہیں تو ہم جواب دیتے ہیں
کہ خدا اُسکے بابمیں آدم کو آگاہی پہنچایا مگر اولادِ آدم محافظتِ حقیقت نہ کرنے سے دُنیا
میں مطلق نادانی میں گر گئی ہی جانا چاہئے کہ یہہ شناخت فقط کتبِ مقدسہ سے بہم حاصل ہو سکتی ہی

ایسا ہوا کہ وہ آدم کو پیدا کر کے باغِ بہشت میں داخل کرتے ہی اسکو شریعت کے زیرِ حکم رکھا۔ یہہ شریعتِ الٰہی سب
باتوں سے سلیس و قابلِ فہم ہی اسکو خواہ دس ہزار قواعد یا ایکہی قاعدے پر لکھہ سکتے ہیں لیکن یہہ نادر ہی کہ دس ہزار
قواعد کے عوض ایکہی قاعدے سے تفصیلوار لکھی جاتی ہی اسکا وجہ یہی ہی کہ اگر دس ہزار یا دس لاکھہ آئین پر لکھیں تو
بھی آخرش کئی باتوں کو واگذشت کرنا پڑیگا مگر ایک قاعدے پر لکھیں تو سب کے سب مندرج ہونگے پس خدا آدم کو
باغِ بہشت میں داخل کیا اسوقت ایکہی قاعدے پر شریعت کو عطا کرنا مناسب جانا چنانچہ اس باغ کے سارے
جھاڑوں اسکو بتلا کر خواہش کے موافق کھانیکا حکم کیا بعدہ نیکی و بدی کی پہچانت کا جھاڑ بتلا کر بولا
کہ تو اسکا پھل مت کھا اگر کھائیگا تو یقیناً مر جائیگا۔ اِس سے صاف صاف مفہوم ہوتا ہی کہ فرمانبرداری
کرنا عینِ شریعت ہی پس ثابت ہو چکا کہ فرمانبرداری کامل نہ کہ ناقص وہی شریعت ہی جو پروردگارِ حقیقی
اپنی خلائق کے واسطے مقرر کیا ہی۔

ثانیاً ناظر لحاظ کیا چاہئے کہ اگر شریعت کی محافظت کے واسطے فتویٰ نہ ہوتا تو شریعت
بالکل لا حاصل ٹھہرتی کیونکہ بغیر فتوے کے مخلوق اسکی شکست کا مختار ہوتا۔ از ین باعث خداوند گناہ کو
روکنے کی خاطر شریعت کو جاری کر کر اسکی محافظت کے لئے شکست دینیوالوں پر فتوئے شدید مقرر کرنا مناسب
جانا۔ پس فتوے شریعت کو بخوبی سمجھنا نہایت اہم ہونیکے باعث ہم ناظر سے مجبور ہو کر التماس کرتے ہیں کہ
وہ بغور و تاملِ تمام اسکی دریافت کرے۔ آگے کہا گیا کہ صفاتِ الوہیت میں سے صفتِ پاکی تھی جسکے
باعث خداوند گناہ کو روکنے کے لئے شریعت کو ٹھہرانا لازم جانا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ خود خلائق میں قصدِ
الٰہی کو قایم کرنے کی خاطر شریعت کو ٹھہرایا ہی واضح ہی کہ وہ شریعت ادنیٰ چیز نہیں ہی جسکی بے عزتی گستاخانہ
کی جاوے لیکن اقدس و معزز بلکہ سارے خلائقِ فہیم کے پاس تعظیم و توقیر کے لائق ہی۔ غرض شریعت قصدِ الٰہ کی

دکھلانے والی ہونیسے عزت بے انتہا رکھتی ہی اور وہ جو اُسکی حقارت کرتا ہی خدا کی حقارت کرتا ہی پس شریعت عزت بے انتہا رکھنے خدا
اُسکی عزت کو ذری بھی بے عزتی سے محفوظ رکھنے کے لئے مقرر کیا ہی کہ اُسکی شکست کے واسطے فتوی بھی بے انتہا ہووے یہہ
صرف یہی وجہ ہی کہ گناہ کی سزا ابد الآباد ٹھہری ہی چنانچہ شریعت اقدس عزت بے انتہا رکھنے کے باعث اُسکی شکست کا
بدلہ موت ابدی ہی جس سے مراد یہی ہی کہ روح دوزخ میں ابد الآباد اسیر ہوکر اپنی سعادت و اُمید و آرام سے بالکل
محروم رہجاوے اِس فتوے کے سبب سے علانیہ ثابت ہوتا ہی کہ اللہ تعالے کی شریعت غیر قابل شکست ہے نافرمانبردار
ہونا مقام خوفناک ہی اب ناظر محمدی خدا کی مراد کیا تھی صاف معلوم کریگا جبکہ وہ آدم کو باغ بہشت میں رکھکر
فتوے شریعت کو ظاہر کرنے کی خاطر کہا جس روز کہ تو اُس پھل کو کھائیگا یقیناً مرجائیگا یہہ فتوی اللہ تعالی آغاز سے
توریت و انجیل کے انبیاؤں و حواریوں کے وسیلے سے بار بار مشہور کرنے میں کمی نہ کیا چنانچہ کتاب حزقیل کے ۱۸ ویں باب کی
۴ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی دیکھو ساری ارواح ہماری ہیں جیسی روح پدر ہماری ہی ویسی ہی روح فرزند بھی ہماری
ہی اور وہ روح جو گنہہ کرتی ہی سو مرجائیگی اور رومیوں کے مکتوب کے ۶ ویں باب کی ۲۳ ویں آیت میں لکھا ہوا ہی
گناہ کا بدلہ موت ہی مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند عیسی مسیح کی معرفت سے حیات ابدی ہی اور گلاتیوں کے مکتوب کے ۳
ویں باب کی ۱۰ ویں آیت میں لکھا ہوا ہی وے سب جو اعمال شرعی پر بھروسا کرتے لعنتی ہیں کیونکہ لکھا گیا ہی کہ ملعون ہی ہر ایک شخص
جو کتاب شریعت میں لکھے ہیں سب چیزوں پر قایم رہکر عمل نہیں کرتا ہی پس ناظر بہوشیاری تمام لحاظ رکھے کہ شریعت کا
یہہ فتوی نہیں فقط بُرے شریر عاصیوں کی عدالت کرنے پر صرف کثیر معاصی کا بدلہ لینے ٹھہرا بلکہ ہر ایک بات کو جو گناہ کہلاتی
ہی سو گرفت کرنے کے لئے مقرر ہوا ہی چنانچہ اللہ تعالی آدم سے نہیں فرمایا تھا کہ جس روز تو اکثر نیک و بدکی پہچان کے جہاڑ کا
پھل کھائیگا مرجائیگا اور نہ یہہ کہ جس روز تو دو بار کھائیگا مرجائیگا مگر یہہ کہا تھا کہ جس روز تو کھائیگا مرجائیگا۔ اسیطرح
حزقیل نہیں کہتا ہی کہ وہ روح جو اکثر گناہ کرتی ہی مرجائیگی مگر یہہ کہتا ہی کہ وہ روح جو گناہ کرتی ہی مرجائیگی

جواری پاؤں نہیں کہتا ہی کہ کثرتِ گناہ کا بدلہ موت ہی مگر گناہ کا بدلہ موت ہی پس ہم دیکھتے ہیں کہ گناہِ صغیرہ بھی شریعت
کے فتوئے کامل کے لایق ہوتا ہی کیونکہ گناہِ صغیرہ و ہزار گناہ کبیرہ برابر شریعت کی شکست کرکے شارع کی حقارت کرتا ہی
ازین باعث مکتوبِ جواری یعقوب کے دوسرے باب کی دسویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے جو کوئی ساری شریعت کو بجا لاکر
ایک ہی بات میں بھی خطا کریگا تو وہ سب باتوں کا تقصیر مند ہوگیا کیونکہ وہ جو حکم کیا کہ حرام مست کرو وہی حکم کیا کہ خون
مت کرو پس اگر تم حرام نہ کرکے قتل کروگے تو تم شریعت کے نافرمانبردار ہوگئے ہو۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہیئے کہ گناہ کے خلافِ شریعت معتبر ہوکر بلکہ
اسکی شکست کو روکنے کے واسطے فتوی تعین پاکر اس فتوے مقررہ کو عمل میں لانیکی خاطر انصافِ الٰہی ہوشیاری تمام
نگہبانی کرتا رہتا ہی کیونکہ اگر یہہ فتوی تحقیق تمام عمل میں نہ لایا جاوے تو نیچے آنیوالی تین برائیاں پیدا ہونگے پہلی یہہ کہ
شریعت محتقر ہوجایگی دوسری یہہ کہ خدا جو فتوے سے عاصیوں کو ڈراتا ہی جھوٹھا ٹھہریگا تیسری یہہ کہ گنہگار اسکی
مرضی و حکم کے خلاف کرنے میں حمایت پاوینگے پس خداوندِ زمین و آسمان کے پاس میں سمجھنا کہ وہ ایسے برائیوں کو جانے گیر ہونے
دیگا دلِ انسان سے ممکن نہیں سو سارے خیالات میں خیالِ باطل تر یہی خداوند سے ایسا باز رہنا کہ گناہ کے خلاف
اپنے غضبِ شدید کو دکھلانیکی خاطر کہتا ہی کہ میں اپنے قہر کی قسم کھایا ہوں کہ شریران میرے آرام میں داخل نہ ہونگے
دوسرے مقام میں بھی یوں لکھا ہوا ہی یعنے خداوند فرماتا ہی انتقام لینا میرا کام ہی میں خود بدلہ لیونگا پس عزتِ شریعت
کو محفوظ رکھنے اور خدا کو جھوٹھا نہ ہونے دینے اور عاصیوں کو حمایت سے محروم رکھنے کی خاطر انصافِ الٰہی ہوشیاری
تمام نگہبانی کرتی رہتی بلکہ رحمِ الٰہی جو اسکی صفت ہمسر اور بے شک انصاف کے ساتھ الوہیت میں موجود ہی سو کسیطرح
بھی اسکو اپنے حق سے باز نہیں رکھ سکتا ہی وہ انصاف با آوازِ بلند شہرت دیئے سے یہہ کہتا ٹھہراتی ہی کہ شریعت اور کبھی
محتقر نہ ہوگی یعنی معبودِ حقیقی جھوٹھا ٹھہریگا نہ عاصی شوخ حمایت پاویگا۔ الغرض اللہ تعالیٰ اپنی پاکیٔ کامل کے باعث

جو گناہ سے نفرتِ بے نہایت رکھتی ہے سو نہ اپنی نافرمانبردار کو مناسب جانتا ہے بلکہ خود شارع ہو کر یہ جانتا ہے کہ
نیک بند و بستِ خطایا نو و بہتری کائنات کی خاطر عین لازم ہے کہ مجرمان ابد الاباد ہلاک ہو جاویں پس کون
اسکو روک سکتا ہے کون اسقدر قادر ہے کہ انصافِ الہ کو اسکے واجبی حق سے باز رکھ سکے اس انصافِ
بلا تغیر کے سبب سے روئے زمین میں سارے باشندگانِ پُر معاصی فی الحقیقت مُردگان گنے جاتے ہیں بلکہ یقینی ہے کہ غضبِ
خدا کی شدت سے ہر ایک عاصی لاعلاج آخر سر آتے کے پر رکھا جائیگا پس محمدی بایں بیہودگی سے رحم کے امیدوار
رہتے ہیں جبکہ وے خدا کے انصاف کو قبول نہ کر کے حقارت کرتے ہیں اور کیسی حماقت سے توقعِ نجات رکھتے ہیں جبکہ وے
خدائے عادل اس نعمت کو عطا کرنے کے لئے ٹھہراتا ہے سو حکمت سے اس پر نظر بھی نہیں رکھتے ہیں

ناظرِ محمدی تا بنیاد رکھا چاہئے کہ اگر یہ سچ ہے کہ فتوے شریعت بشدتِ تمام
عمل میں نہ لایا جاوے تو شریعت محقر ہو گی اور خدا جھوٹا ٹھہریگا اور عاصیان حمایت پاوینگے تو ممکن نہیں کہ روحِ
انسان اپنے نیک افعال کے باعث اس فتوے سے بچ جاوے غرض وہ روح جو گناہِ صغیر کر کے تقصیر مند ٹھہرتی ہے
سو اپنی کسی تدبیر یا فعل سے از منصفی خدا حمایت نہیں پا سکتی ہے اگر ناظر ایک لحظہ غور کرے تو ہم یہاں بیان کرتے ہیں
سو غیرِ امکان کے باب میں البتہ قایل ہو جائیگا وہ اور ہر کہ ہوئی ہے سو بات پر خوب لحاظ رکھا چاہئے یعنے حفاظتِ
شریعت کے لئے فتوے شریعت مقرر ہو کر یہ فتوے عمل میں نہ لایا جاوے تو شریعت محقر ہووے اور خدا جھوٹا
ٹھہرے اور عاصیان حمایت پاویں لہذا ایسے سخت برائیوں کو روکنے کے لئے انصافِ الہ کا کارِ مخصوص ہے کہ اس
فتوے کو عمل میں لانیکی خاطر نہایت نگہبانی کرے پس ناظرِ محمدی آپ اس انصاف کے نیچے سے کس ڈھب یا حکمت یا کوشش سے
محفوظ رہ سکتا ہے سو بتلایا چاہئے گنہگار اپنی بچاؤ کی خاطر کتنی بھی کوشش کرے تو خدا تعالے شریعتِ اقدس کا
محقر ہونا اپنا جھوٹا ٹھہرنا اور عاصیوں کا حمایت پانا قبول کریگا کیا شاید یہ بات پر ناظرِ محمدی اپنی گروہ کے

کلمہ ناحق سے رجوع کرکے یہہ جواب دیگا کہ اگرچہ میں اپنے تئیں بچانیکے لئے کچھہ نہیں کر سکتا ہوں تاہم محمدؐ پر ایمان لانے سے مجھے
بچنیکا بھروسا ہی کیونکہ قرآن میں ویسا ہی وعدہ موجود ہی اب جواب کے برعکس سوال اندکو ہنوز باقی رہتا ہی یعنے خدا

محمدؐ پر ایمان لانے سے اپنی شریعت اقدس کا بے عزت ہونا اپنا جھوٹھا ٹھہرنا اور عاصیوں کا حمایت پانا قبول کریگا کیا۔
ہم محمدیوں کے جواب کے منتظر ہیں اگر کوئی محمدی اس سوال سنجیدہ سے لاجواب ہوکر جواب سے گریز کرے یعنے کہے کہ محمد مصطفےٰ
کی خاطر البتہ خدا اپنی شریعت کا بے عزت ہونا اپنا جھوٹھا ٹھہرنا اور عاصیوں کا حمایت پانا قبول کریگا تو اس شخص کو چاہئے کہ کتب
مقدس کے کلام کو کان دھر کر سنے بلکہ اُس لعنت کے سبب سے جو اللہ تعالیٰ نے ایسے معتقدان پر مقرر کیا ہی ڈرے چنانچہ کتاب
یرمیاہ کے ۱۷ ویں باب میں لکھا ہوا ہی خداوند یوں فرماتا ہی ملعون ہو وہ آدمی جو آدمی کا بھروسا کرتا ہی اور بشر کو اپنا
بازو جانتا ہی اور جسکا دل خداوند سے پھر جاتا ہی کتب مقدس کی اِسطرح کی حقیقت خوفناک کے روبرو ہم ایسے
گستاخ لوگوں سے بے تکلف کہتے ہیں کہ کلام خدا گویا تمھارے منہہ میں لگام کے سر کھا ہی بلکہ سواے توبہ کے آیندہ
تمھارے جان لینے کے لئے بجانب تشتم ہوگا مگر ہم سب محمدیان صادق و صاحب غور سے مجبور ہوکر کہتے ہیں کہ ای انسانو اور
بھائیو اوپر کے مقدمہ اہم سے منہہ مت موڑو کیونکہ اُس پر خواہ حیات یا موت ابدی متعلق ہی اُسکو آزماو خوب
جانچکر دیکھو تمہیں نیند نہ آئے بلکہ پلک کو پلک لگنے مت دو جبتک کہ خدا کی پاکی و حقیقت و انصاف کے موافق گناہوں کا انفصال
نہو خدا کی پاکی کا مین جسکے باعث وہ گناہ سے نفرت بے نہایت کرتا ہی سو یاد رکھو وہ جاری کر رہا ہی سو شریعت کو بلکہ اُسکے خلاف
کرنیوالوں کی گرفت کے لئے مقرر کیا ہی سو فتوے کو بھی یاد رکھو سواے اِسکے فتوی عمل میں نہ لایا جاوے تو شریعت اقدس بے عزت
ہوگی خدا جھوٹھا ٹھہریگا اور عاصیاں حمایت پاوینگے سو خبرداری سے یاد رکھو آخرکار انصاف بلا تغییر الہی تعریف کے
دستے اسپر کھڑا ہوکر شہرت دیئے سیکھا کہا کرتا ہی کہ شریعت بے عزت نہ ہوگی خدا جھوٹھا نہ ٹھہریگا اور عاصیاں
حمایت نہ پاوینگے خوب یاد رکھو پس ان سارے کیفیتوں کو یاد رکھکر ہر ایک متفرد سوال اہم کو ہوشیاری تمام سے دریافت

کرے کہ میں خدا کی بلا کی حقیقت و انصاف کے موافق بلا کئی دوزخ سے کسطرح بچونگا۔

خدا کے انصافِ بلا تغیر و شریعتِ غیر قابل شکست کے روبرو بخشندگان دینا

مردوں کے سیکھانے گئے ہیں سو ظاہر کرکے ہم ثانیاً ثابت کرچکے ہیں کہ اس مصیبت سے نجاتِ روح نہ افعالِ مخلوق و محمدؐ پر ایمان لانے سے ہوسکتی ہے پس ناظرِ محمدی بہوشیاری تمام خبر لیوے کہ اس امرِ لاچاری سے نکلنے کے واسطے فقط الٰہی حکمت ہی کیونکہ اگر انصافِ الٰہ شریعتِ اقدس محقّر نہ ہونے اور خدا جھوٹھا نہ ٹھہرنے اور عاصیاں حمایت نہ پانے کی خاطر خواہ افعالِ مخلوق یا محمدؐ پر ایمان لانے سے گنہگاروں کو نجات نہیں عطا کر سکتی ہے تو یقین ہے کہ گنہگار کبھی نجات نہیں پاویگا جبتک کہ الٰہی حکمت نہ پائی جاوے جس سے شریعت مُحقّر نہ ہووے خدا جھوٹھا نہ ٹھہرے اور عاصیاں حمایت پاویں پس ہم ٹھہراتے ہیں کہ گنہگار کی نجات کے واسطے فقط الٰہی راہ ہے یعنے وہ حکمت جس سے شریعت عزت پاویگی خدا سچا ٹھہریگا و عاصیاں بے حمایت ہو جائینگے وہ حکمت کونسی ہے ہم کتبِ مقدس سے باعتمادِ تمام جواب دیتے ہیں کہ وہ حکمت فقط یہی ہے یعنے قربانی الٰہی کے وسیلے سے شریعت کو عصیاں کا کفارہ عزت بخش پہنچانا جو کچھ کہ اس سے کم ہو اس طرح کے مقدمے میں کافی نہ ہوگا۔ اور دیکھو کہ وجہ جس سے قربانی مذکور قربانی الٰہی ہونا سو یہی ہے کہ بجز قربانی الٰہی کے شریعت کو عصیاں کا کفارہ عزت بخش پہنچانا غیر ممکن ہے پس عصیاں کا کفارہ عزت بخش کیا ہے سو اب دریافت کریں

ناظرِ محمدی جس وقت ہم کتبِ مقدس سے عصیاں کے کفارہ عزت بخش کا بیان

تفصیلوار کرتے ہیں دل و جان سے غور کیا چاہئے کیونکہ یہہ مقدمہ تھوڑا مشکل ہے تا ہم عوام الناس کی سمجھ میں صاف صاف آنیکے لئے ہم بخیر مرادی تمام کوشش کرینگے۔ اگلے صفحوں میں بتلایا گیا ہے کہ اگر فتوے شریعت کے تمام عمل نہ لایا جاوے تو تین برائیاں نکلینگی پہلا شریعت مُحقّر ہوگی دوسرا خدا جھوٹھا ٹھہریگا تیسرا عاصیاں حمایت پاوینگے یہہ بات کیونکر ہی سو اب دریافت کریں اول جاننا چاہئے کہ شریعتِ اقدس شکستہ ہونے بلکہ عزت و فرمانبرداری

کیا جانے کے لئے دی گئی ہے پس اگر کوئی مخلوق شریعت کی شکست کرکے بے سزا ہو وے تو ظاہر ہے کہ شریعت محقر ہو جاوے
ثانیاً شریعت کی عزت کو محفوظ رکھنے کی خاطر شریعت سے فتوی ملحق ہوا اس سے مراد یہی ہے کہ خدا نے شریعت کو قدرت عطا
کیا کہ ہر ایک بے عزتی کے لئے موتِ ✣ ابدی سے بدلہ لیوے پس ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالی شریعت کے اس عوے کو روکے تو آپ
جھوٹھا ٹھہریگا کیونکہ وہی تھا جو مقرر کیا کہ شریعت ہر ایک بے عزتی کے واسطے موتِ ابدی سے بدلہ لینے کی قدرت
رکھیگی ثالثاً شریعت اور فتوی شریعت کو جاری کرنے سے ارادہ خدا یہی تھا کہ عاصیوں کو بچاوئے بالکل محروم رکھکر
خلائق کو گناہ سے روکے پس صحیح ہے کہ اگر مخلوق نافرمانی سے شریعت کی شکست کرکے زیرِ فتوی نہ ہو تو گناہ کرنے میں
حمایت پاویگا ان سارے خیالات سے ہم امید رکھتے ہیں کہ ناظر کو صاف صاف معلوم ہوگا کہ اوپر کے تین ایرادوں کو رد کرنے
کے سوائے انصافِ الٰہی کسی چیز کو کفارہ عزت بخش کی مانند قبول نہ کریگا پس ہم ٹھہراتے ہیں کہ عصیان کا کفارہ عزت بخش وہی
ہی جو نجاتِ مسیح پیدا کرے شریعت کو محقر ہونے خدا کو جھوٹھا ٹھہرنے بلکہ عاصی کو حمایت پانے نہ دیوے۔

عصیان کا کفارہ عزت بخش کیا ہی سو تفصیلوار بیان کریں ہم ثانیاً ثابت
کرینگے کہ قربانی الٰہی کے بجز اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا اولاً بہ نسبت شریعت کہ وہ محقر ہوئی اس مقدمے کی دریافت کرنے
ناظرِ محمدی کو دیکھنا چاہیے کہ شریعت نے اِہ نیک بتلانے کی خاطر قاعدہ الٰہی ہو کر کل نافرمانبرداروں کی ہلاکی کے واسطے قدرت
کامل رکھتی ہے سوائے اسکے کتبِ مقدس صاف صاف بتلاتے ہیں کہ آدم باغِ بہشت میں گناہ کرکے بالکل ناپاک ہو گیا بلکہ بنی آدم
سب کے سب ہی ناپاکی میں پیدا ہو کر نافرمانی کرتے ہوئے شریعت کے شکست کرنے والے ٹھہرتے ہیں پس شریعت سے پہنچی ہے سو
بے عزتی کے باعث اُس سبب سے موتِ ابدی کا فتوی ٹھہراتی ہے اگر شریعت اُس فتوے کو عمل میں لاکر سارے خلائق کو ہلاک کرے تو البتہ
اُس انصافِ شدید سے آپ عاصیوں کے ہاتھ سے اٹھائی ہوئی سو بے عزتی کے عوض عزت کامل حاصل کریگی مگر یہہ عزت فقط خلائق کو تیر

✣ لفظِ موت اور موتِ ثانی کتبِ مقدس میں گرفتاری دوزخ کے معنی پر استعمال کرتے ہیں

معاصی و ناپاک کی معرفت سے ہوگی عکس اسکے اگر وہ جو شریعت سے اعلیٰ تر ہے یعنے بادشاہ و بانی شرع عاصیوں کے
عوض شریعت اٹھائی ہوئی سو بے عزتی کے لئے آپکو فدا کرے تو کیا بشر کم فہم تر بھی نہیں سمجھ سکتا ہے کہ اس قربانی الٰہی سے شریعت
ایسی عزتِ وافر حاصل کر لیگی کہ اگر وہ سارے خلائق کو بھی قتل کرے تو اسکے برابر عزت نہ پاوے کیونکہ بزرگی فرزندِ الٰہ نامحدود
ہونے سے ظاہر ہے کہ شریعت کی عزت کے لئے قربانی الٰہی قربانی خلائق سے ہزار بار معزز تر ہے اگر غایتِ الٰہی قربانِ عصیاں
بنکر دعویٰ شریعت پر آپکو فدا کرے تو شریعت کو پہنچی ہوئی سو بے عزتی کے لئے دنیا کے کلِ عاصیاں کی ہلاکی سے کفارہ
معزز تر ہوگا علاوہ عددِ گنہگاراں جسکے عوض وہ اپنے تئیں فدا کرے کتنا بھی ہو تو مضائقہ نہیں کیونکہ عاصیانِ دنیا
کا عدد ہزار بار بڑھکر ہو تو بھی ظاہر ہے کہ الوہیت کی بزرگی نامحدود وہ انکے عوض فدا ہو کر ان سب کی ہلاکی
سے شریعت کو عزتِ وافر بخشتی ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ قربانی الٰہی سے وہ کفارہ عزت بخش جو شریعت کے لئے لابدی
تھا حاصل ہوتا ہے کیونکہ ایسی قربانی سے عزتِ شریعت صرف قایم رہ جاتی نہیں بلکہ بے نہایت قدر و منزلت پاتی ہے

ثانیاً اس مقدمے کو نسبتِ خدا کہ وہ جھوٹھا ٹھہرے آزمائش کریں آگے بتلایا گیا ہے کہ خدا نے خود شریعت کو جاری
کر کر اسکی نافرمانی کی سزا میں فتوے کو تعین کیا الغرض خدا ہی تھا جو مشہور کیا کہ شریعت ہر ایک بے عزتی کے واسطے موتِ ابدی
سے بدلہ لینے کی قدرت رکھیگی لہٰذا اگر خدا کسی حیلے سے شریعت کے اس دعویٰ راست کو روکے تو بضرور جھوٹھا ٹھہریگا۔
پس خواہ گنہگاراں اپنے لئے جوابدار ہو دیں یا جنابِ الٰہی انکے واسطے کفارہ دیوے لابد تھا کہ فتوے شریعت عمل میں لایا جاوے نہیں تو
خدا البتہ جھوٹھا ٹھہریگا اگر جنابِ الٰہی شفقت و مہربانی سے دنیائے پرمعاصی کے عوض شریعت کی بے عزتی پر اپنے تئیں قربان کرے
تو واضح ہے کہ آپ کسی صورت سے فتوے شریعت کے مطابق ٹھہرا ہے سو عذاب و عقاب اٹھاوے کیونکہ آپ خود شریعت میں مشہور
کیا کہ بدلہ نافرمانی موت ہے اور یہ فتویٰ عمل میں نہ لایا جاوے تو بضرور خدا جھوٹھا ٹھہریگا لہٰذا کفارہ عزت بخش کے لئے
لازم تھا عذاب و عقاب کو اٹھانے کی خاطر ضرور تھا کہ خدا کا فرزند ہم جسمدار ہووے تا کہ صورتِ بشر میں شریعت کی

شکست پر موقوف ہی سو فتوے کے موافق قربانی کیا جاوے پس فرزندِ خدا✝ مجسم ہو کر شریعت کے فتوے کے موافق عاصیوں کے عوض قربانی کیا جانے سے ظاہر ہوا ہی کہ نہ فقط شریعت بے عزتی سے محفوظ رہتی بلکہ خدا تعالی بھی جھوٹھا ٹھہرنے سے بچ جاتا ہی۔

شاید یہاں ناظر کے دل میں یہہ شک پیدا ہوگا کہ اگر گناہ کی سزا میں موتِ ابدی کا فتوی مقرر تھا کیا انصاف نہیں کہ مسیح اپنے تئیں دینا ہے پر معاصی کے واسطے قربان کرنے سے عذابِ ابدی اٹھاوے۔ اِس سوال کا جواب گو کہ مشکل نظر آتا ہی تاہم سلیس ہی وہ جواب سوال کرتا ہی لحاظ کیا چاہئے کہ جس وقت مخلوق نافرمانبردار ہونے سے شریعت کو بے عزت کرتا ہی تو شریعت اپنی عزت کو پھر حاصل کرنے کے لئے فقط ایک ہی واسطہ رکھتی ہی یعنے عاصی کو موتِ ابدی میں مبتلا کرنا اگر شریعت ویسا نہ کرے کہ اسکو ایک ہزار یا دس ہزار سال تک سزا دے دوزخ میں گرفتار کرے تو اس عرصے کے بعد عاصی پھر مخلصی پاویگا اور جس وقت کہ وہ رہائی پاکر آزاد ہو جاوے تو شریعت اپنی بے عزتی سا تو پھر اٹھاویگی کیونکہ اس انتظام سے معلوم ہوتا ہی کہ شریعت اپنی ناآتی سزا کے واسطے شکستہ ہو سکتی ہی پر کیفیت شریعت قاعدۂ الہی ہونے کے باعث عزت بے انتہا رکھتی ہی لہذا آغاز سے خدا اسکے بابمیں مقرر کیا ہی کہ کسی شرط سے شکستہ نہووے بلکہ اگر مخلوق کی نافرمانی سے بے عزت کی جاوے تو وہ عاصی کو موتِ ابدی میں گرفتار کرنے سے اپنی عزت کامل پھر حاصل کرے کیونکہ فقط اس فتوے مہیب کی معرفت سے ممکن ہی کہ بزرگی شریعت غیر قابلِ شکست کی مانند محفوظ رہے جاوے بہ نسبت مخلوق مقدمہ شریعت ویسا ہی ہی بخلاف اسکے اگر جنابِ الہی اپنے ہی گنہگاروں کے عوض قربان کرکے فتوے شریعت کا حامل ہو تو یہہ بات کچھ اور ہی کیونکہ قربانی الہی شریعت کو ایسی عزت بے انتہا پہنچاتی ہی بلکہ خلائق فہیم کی نظر میں ایسی بزرگی و شرف بخشتی ہی کہ وہ شکستہ ہونے کے قبل رکھتی تھی سو عزت کے عوض عزت نامحدود پانے سے

✝ الوہیتِ فرزند کا موجود ہونے سے بجز بشریت رکھنے کے جان دیکر شافی دُنیا ہونا غیر ممکن ہوتا۔

لازم نہیں کہ شافی بزرگ عذاب و عقابِ ابدی اُٹھاوے۔ القصہ فرزندِ الٰہ فتوے شریعت کے مطابق جان بلکہ شریعت کو ایسی عزت
وافر بخشا ہے کہ اگر وہ دنیا کے سارے عاصیوں کو ابدالآباد دوزخ میں لا کے رکھتی تو اتنی نہ حاصل ہوتی لہٰذا شریعت دنیا کے سارے
عاصیوں کو عذابِ دوزخ میں گرفتار کرنے کے عوض فرزندِ الٰہ کی قربانی سے زیادہ بلکہ بے نہایت عزت و حرمت پا کر اور کچھ دعویٰ نہ
رکھتی ہے پس شریعت کا دعویٰ مطلق منقطع ہونے سے انصاف ہے نہ کہ شافی دنیا عذاب و عقابِ ابدی اُٹھاوے۔ ہاں شریعت کی
بزرگی و شرف کے لئے ضرور تھا کہ مسیح موت سے جی اُٹھ کر ہاتھ پاؤں میں زخم شریعت لئے ہوئے فرشتگان کے سامنے نظر آوے
تا کہ ان اعلیٰ اموروں سے بزرگی شریعت نہایت مشہور ہو کر تعظیم کی جاوے۔ الغرض شریعت نے اگرچہ مسیح مرنے کے آگے فتوے کے
موافق اُسکی موت کا دعویٰ کیا تھا ویسا ہی مر گئے کے بعد اسکا جی اُٹھنا و آسمان پر جانا طلب کرتی تھی پس جیسا بزرگی
شریعت کو درکار ہونے سے انصافِ الٰہ جیسا ہی موت کو ٹھہرانا لازم جانا اتنا ہی اسکو جی اُٹھنے کی نعمت عطا کرنا
راست سمجھا کہ دیکھو شریعت کی عزت کو کامل محفوظ رکھنا حاصل مقصد ہے۔

ثانیاً امرِ کفارہ غرت بخشش کی بابت اخیر یعنے کہ عاصیاں حمایت نہ پاویں سو
دریافت کریں آگے کہا گیا کہ اگر کوئی مخلوق شریعت کی شکست کرکے اسکے زیرِ فتوے نہ ہو تو کلِ خلائق نافرمانی
کرنے میں حمایت پاوینگے۔ اِس بات کا کوئی بھی منکر نہیں ہو سکتا ہے برعکس اسکے جب مسیح کو صلیب پر کھینچنے سے صاف
نظر آتا ہے کہ مخلوق شریعت کی شکست کر کے اسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہے تو موتِ مسیح گناہ کو روکنے کے لئے سب عبرتوں
میں عبرت عظیم ترین ہو جاتی ہے۔ یہ بات کبھی فراموش نہ کی جاوے کہ قربانی مسیح دلیلِ قطعی ہے کہ مخلوق شریعت کی
نافرمانی کرکے اسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہے کیونکہ اُس فتوے سے اسکے عاصی بچنے کے آگے ضرور تھا کہ فرزندِ خدا
خود جسمدار ہو کر ملعون کے سریکھا ہو جاوے۔ یہہ رنج اپنی رحمت کو شرف بخشنے بلکہ فریبِ ابلیس پر غالب آنے کے لئے بھی
ہاتھ پاؤں میں میخاں ٹھوکر مسیح کو صلیب پر کھینچے۔

بار اُٹھایا ہی لیکن صفائی سے لکھا گیا ہی کہ پھر کبھی ایسا نہ کریگا پس ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح صلیب پر کھینچا جانے سے عبرت بہت نمایاں ہوتی ہی کہ مخلوق شریعت کی حقارت کر کر اُسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہی جب نجاتِ روح کے واسطے فقط ایک ہی راہ یعنے فرزندِ خدا کی جیمداری و قربانی سے نمایاں ہوتی ہی تو اُسی مقدمے سے خلائق گناہ کرنے میں حمایت پاوینگے کیا سوائے اِسکے جب لکھا گیا ہی کہ فرزندِ خدا موت پر غالب آکر پھر کبھی نہ مریگا کہیں نہ لکھا کہ فرشتے یا سردارِ فرشتگان یا ملایک یا کروبیان یا اور کوئی خلقتِ سماوی خدا کی شریعتِ غیر قابلِ شکست کی نافرمانی کرنے میں حمایت پاوینگے کیا نہیں نہیں کیونکہ مسیح گناہ کے واسطے مرکر جی اُٹھے بعد اُسکی فرات میں شہادتِ معتبر ہمیشہ موجود ہی کہ شریعت کی ادنی بھی نافرمانی کرنا انکی تباہی دائمی و لاعلاج ہو جائیگی۔

اب ثابت ہو چکا کہ عصیان کے کفارہ و عفو بخشش میں جو کچھ کہ خدا کی پاکی و حقیقت و عدالت کے لایق تھا سو فرزندِ الہ کے کفارے میں موجود ہی اگر شریعتِ اقدس محقق نہ ہونے کی خاطر محافظت درکار ہی تو کفارۂ مسیح سے حاصل ہوتی ہی اگر شارعِ الہی جو تھا ٹھہرنے کے لئے واسطہ کامل ضرور ہی تو کفارۂ مسیح سے نمایاں ہوتا ہی اگر خلائق کو نافرمانی میں حمایت نہ ہو کر راہِ نجات مطلوب ہی تو کفارۂ مسیح سے صاف صاف نظر آتی ہی۔ پس ثابت ہو چکا کہ فقط فرزندِ خدا کی قربانی سے وہی کفارۂ عادل و عفو بخشش صادر ہوتا ہی جو انصافِ الہ کو مقبول ہو سکتا ازین باعث کتابِ اشعیہ کے ۴۲ ویں باب کی ۲۱ ویں آیت میں لکھا ہوا ہی کہ "خداوند اپنی راستی کے سبب سے بہت راضی ہی وہ شریعت کو بزرگی بخشکر اسکو معزز ٹھہرائیگا۔"

محمدیان فرزندِ خدا کی قربانی و کفارے سے ہی سو نجات پر ہمیشہ اِس طور سے اعتراض کرتے ہیں کہ اگر خدا عصیانِ دنیا کو اپنے فرزندِ معصوم پر ڈالکر غضبِ الہی نازل کرے تو انصاف سے بعید ہووے یہہ اعتراض بغیر علمِ کتبِ مقدسہ کے کیا جاتا گو بظاہر معقول نظر آتا ہی کہ ایک لحظہ اُسکی طرف متوجہ ہونا ضروری ہی پس ہر ایک طالبِ حق

جاننا چاہئے کہ فقط محمدیاں ماہیتِ الوہیت سے یعنے تثلیث المقدس کے تین ذاتِ پاک کی وحدتِ قلب و ارادہ و عمل سے جاہل
ہونیکے باعث یہہ اعتراض پیدا ہوتا ہی اس کمالِ وحدت سے واقف نہو کر وے پدرِ ابدی کے باہمین دنیوی باپ کے برابر سمجھ تجویز
ٹھہراتے ہیں بلکہ فرزند کے حق میں بھی دنیوی بچے کی مانند جو پدر کے ہاتھہ میں عاجز و لاچار رہتا ہی قیاس کرتے ہیں اس تجویز
طفلی و ناحق کو ٹھہرا کر وے یہہ سوال کرتے ہیں کہ خدا عصیانِ دنیا کو اپنے فرزندِ معصوم پر ڈالکر شدتِ غضبِ الہی اسپر نازل
کرنا انصاف ہی کیا اگر اس مقدمے میں خیالِ محمدیاں درست ہوتا تو البتہ وے کرتے ہیں سو اعتراض بجا ہوتا پر یہہ مقدمہ انکے تصور
سے کچھہ نسبت نہیں رکھکر نیچے ظاہر کئے گئے سو لکھا ہی یعنے تثلیث المقدس کے تین ذاتِ پاک ازل سے ابد تک متحدِ کامل ہو کر قلب و
ارادہ و عمل میں ایک ہیں چنانچہ یوحنا کے پہلے مکتوب کے ۵ ویں باب میں لکھا ہوا ہی کہ تین ہیں جو آسمان میں گواہی دیتے
ہیں پدر و کلام و روح القدس و یہہ تینوں ایک ہیں اور یوحنا کے انجیل کے ۱۰ ویں باب میں بھی یوں لکھکر یعنے میں اور
باپ ایک ہیں اور دوسری ایک جگہہ میں لکھا ہوا ہی وہ جو مجھے دیکھا ہی سو باپ کو دیکھا ہی پس تثلیث المقدس کی ماہیت
دنیوی باپ اور بیٹے کی کیفیت سے کچھہ بھی قرب نہیں رکھتی ہی مثلاً دنیوی مقدمے میں اگر وقت پر نظر رکھیں تو باپ اپنے بیٹے
سے پہلا ہی پر مقدمہ آسمانی میں کچھہ فرق نہیں ہی جیسا پدر ازل سے ہی ویسا ہی فرزند بھی ازل سے اسکے کنہ سے پیدا ہو کر موجود
ہی پھر دنیوی مقدمے میں باپ اپنے بچے سے قادر و دانا تر ہی پر مقدمہ آسمانی میں بالکل فرق نہیں آتا ہی کیونکہ جو قدرت و علم
پدر کا ہی وہی قدرت و علمِ غیب فرزند اور روح القدس کا بھی ہی آخرکار دنیوی مقدمے میں باپ کا قلب و ارادات و
افعال اپنے بیٹے کے قلب و ارادات و افعال سے تیرا تفاوت رکھتے ہیں پر مقدمہ آسمانی میں عین متفق ہیں جیسا قلب و ارادات
و افعالِ پدر ہیں ویسا ہی قلب و ارادات و افعالِ فرزند و روح القدس بھی ہیں اگر نہیں تو آسمان میں تثلیث نہیں ہوتی بلکہ
تین خدا ہوتے پس کیفیتِ مقدس ایسی بالا تر بات کو نہ سمجھکر خدائے واحد و لاشریک جسکا وجود نا محدود و
ثلثۃ الاحد ہی ظاہر کرتے ہیں اس حقیقی کے تین نتیجے کیا ہیں سو اب ناظر بہہ ہوشیاری تمام لحاظ کیا چاہئے اول کہ یہہ انسان

کے لئے جو محبت ازل سے پدر کے قلب میں جاری تھی وہی محبت قلبِ فرزند اور روح القدس میں بھی جاری ہے کیونکہ تینوں اقنوم ہیں محبت
مذکورہ کے باعث جو ارادہ نجات پدر کی خاطر میں آیا وہی ارادہ فرزند اور روح القدس کی خاطر میں بھی پیدا ہوا
آخرکار محبت و ارادہ نجات کے سبب سے جو عمل پدر سے اختیار کیا گیا یعنے کہ فرزند جسمدار ہووے بلکہ قربانِ عصیان کر
بعد انجام مرجاوے وہی عمل فرزندِ ابدی و روح القدس کو بھی پسند ہوا الغرض تثلیث المقدس کی مرضی تھی کہ نجات
انسان ایسا ہی ہووے ازین باعث داؤد نبی زبور کے ۴۰ ویں قصیدے میں فرزندِ الٰہ کی جانب سے پیشگوئی کر کے کہتا ہے
قربانی و فدیہ تو (یعنے پدر) نہیں چاہتا تو نے کانوں کو کھول دیا ہے قربانی عصیان و قربانی سوختنی تو طلب نہیں کیا تب میں کہا
کہ میں آتا ہوں کتاب میں میرے باب میں لکھی ہے اے میرے خدا میں خوش ہوں کہ تیری مرضی کو بجا لاؤں ہاں تیری شریعت
میرے دل میں قایم ہے پس ہم محمدیوں سے یہ سوال کرتے ہیں کہ فرزندِ خدا کے کفارے پر بہتانِ بے انصافی کرنے کے لئے کہا
کہاں ہے جو شخص کہ اس مقدمے میں پر بہتانِ بے انصافی کرتا ہے فرزند اور روح القدس پر بھی بہتان کرتا ہے کیونکہ
جیسا پدر قربانی فرزند کی راہ سے نجاتِ دنیا کو اختیار کیا تھا ویسا ہی فرزند اور روح القدس بھی اسکو اختیار
کئے بلکہ جسقدر کہ پدر محبتِ الٰہی کو شرف بخشنے کی خاطر نجاتِ دنیا کو از راہ قربانی فرزند لازم جانتا ہے اسیقدر فرزند
اور روح القدس بھی اس نجات کو مناسب جانے پس اگر کوئی محمدی کفارہ مسیح کی راہ سے ہی نجات پر ضد اعتراض
کرے تو وہ اِسبات کو بتلایا چاہیے کہ تثلیث المقدس کیوں حقدار نہیں ہے اور معقول حکمتوں سے اپنے ارادات کو بجا لاوے
انصافِ الٰہی کے باب میں مختصر بیان کو تمام کر کے بلکہ عصیان کا کفارہ غرض بخشش کیا ہے سو بتلا کر ان جملات
اہم کو اختتام کرنے میں یہ راست جانے کہ اپنے ناظرینِ محمدی کو یاد دلاویں کہ یہاں ظاہر کی گئی ہے سو حقیقتِ بزرگ پیر فرقان
کہلاتی ہے سو کتاب شروع سے آخر تک کچھ آگاہی نہیں دیتی ہے مصنفِ فرقان اس کتاب کی کسی جائے میں اسیطرح حقیقت
سے واقف ہی ہوا یا نہ دیکھا ہے کہ باب میں اپنے ناظرین کو کچھ خبر نہیں پہنچاتا ہے انکو ذاتِ الٰہ کی کاملیت بلکہ اس سے جاری ہے

ہمسری انصاف و رحم کے بابمیں بدرون حقکے کتب الہی علامتِ نقص سکھے کچھہ بیان کرکے عالم بقامین جانے دینا۔ الغرض مقدمۂ
اہم نجات میں محمد مصطفیٰ انصافِ الٰہ رحمِ الٰہی سے کسطرح متفق کیا جاتا ہے سو بتلانے کی خاطر کچھہ کوشش نہیں کیا ہے مگر ہمیشہ
فرقان میں رحمِ الٰہ کے بابمیں اسطرح کہتا ہے گویا خدائے عادل اپنے انصافِ بلا تغیر و شریعتِ غیر قابلِ شکست سے نظر نہ رکھکر
مختاری کے طور سے اُس نعمت کو عطا کرسکتا ہے اب آپ ہی کہ ناظرینِ فرقان اُس حکمِ عجیب کے بابت جسکو بدر ابدی انصاف
و رحمِ الٰہ کے درمیان اتفاق دینے کی خاطر تعین کرکر قربانی فرزند سے انصرام کو پہنچایا ہے سو کچھہ تعلیم نہیں پاتے ہیں گو کہ انتقاد
انصاف و رحم کتبِ موسوی کے قربانیانِ خون آلودہ کی معنی کو نکالنے اور مسیح کی آمد و جسمداری و عذاب کے بابتیں
موجود ہیں پیشگوئیوں کو سمجھنے بلکہ فرزند مریم کی پیدایشِ فوق العادت اور موت اور جی اُٹھنے اور آسمان پر جانے کے راز
کو ظاہر کرنیکی خاطر معرفتِ بیگانہ ہی تا ہم فرقان میں اُسکا ذکر کہیں نہیں نظر آتا ہے اور معتقدانِ فرقان اُس حقیقتِ بزرگ
سے چاروں طرف ہیں شعوبت پرستوں کی مانند جاہل ہو کر عالمِ بقا و حضورِ خدا میں داخل ہوتے ہیں ہاں مقامِ تاسف
یہی ہے کہ فرقان میں جاہل و سادہ دل لوگوں کو ایک راہِ نجات بتلائی گئی ہے جو کتبِ مقدسہ میں افشا ہوئی ہے سوا وہ نجات
سے اختلافِ کامل رکھتی ہے اور محمدیانِ فرقان کے اُس دروغ کو قبول کرکے فرزندِ الٰہ سے سرانجام پائی ہے سو نجات سے
عداوتِ بے نہایت رکھکر دار العدالت پر میں جھڑکی دینے جاتے ہیں

اب اِس مقدمے پر ایک جریدۂ صادق کی آگہی و ہدایت کے لئے بہت کچھہ
کہا گیا ہے پس کتبِ مقدسہ کے مسایلِ عمدہ میں سے اِس مسئلہ سنجیدہ کو ہمارے ناظرینِ محمدی کے روبرو رکھہ چھوڑ کر ہم یاد
دلاتے ہیں کہ یہاں شہود ہوا ہے سو خدائے عادل و پاک وہی ہے جسکے حضور میں روزِ قیامت محاسبہ دینا پڑیگا پس اگر کوئی
کہ کر ایمانِ محمدی سے اُسکی دار العدالت میں جانے راضی ہو تو وہ جانا چاہئے کہ صرف اپنے گناہوں کے واسطے کفارہ نہیں کفایت

* وہ راہ محمد پر ایمان لانا اور زکوۃ و خیر خیرات دینا اور اوقاتِ نماز کو لحاظ کرنا اور جہاد میں فرار ہونے سے

بلکہ یہہ حماقت کرتا ہی کہ خدا نجاتِ انسان کے لئے اپنے اکلوتے فرزند کی قربانی سے سرنجام کیا ہی سو کفارہ عزت بخش کی
حقارت کرکے جھڑکی دینے جاتا ہی۔ ثانیاً اگر کوئی ضد اپنے افعال پر بھروسا رکھکر حضورِ خدا میں جانے راضی
ہو تو وہ بھی جانے کہ اسکے افعال سب کے سب کامل ہوا چاہئے بلکہ پیدایش سے موت تک کسی فعل میں ذرہ بھی نقص نہ
ہووے اگر ذرہ بھی نقص ہو تو شریعت کی لعنت و تباہی میں گرفتار ہونا پڑیگا کیونکہ لکھا ہوا ہی جو کوئی سارے شریعت
بجا لاکر ایکہی بات میں خطا کرے تو وہ کل شریعت کا تقصیرمند ہو گیا ہی سوائے اسکے ایسا شخص جانا چاہئے کہ اپنے
نیک افعال پر بھروسا کرنے سے صرف اپنے گناہوں کے واسطے کفارہ نہیں کھتا ہی بلکہ یہہ حماقت کرتا ہی کہ خدا تعالی
نجاتِ انسان کے لئے اپنے اکلوتے فرزند کی قربانی سے سرنجام کیا ہی سو کفارہ عزت بخش کی حقارت کرکے جھڑکی
دینے جاتا ہی پر ایسا شخص اپنے افعال کا بدلہ بہ کثرت پاویگا بلکہ خدا کی چشم پاک ان سارے افعال کی ناپاکی کو
کسطرح جانچیگی سو دیکھیگا۔ سر ور رسوا و لعنتی و بے حمایت ہو کر بہت کچھ پچھتاویگا کہ کاشکے میں انصافِ الہی
کی آزمایش شدید کے واسطے اپنے افعال پیمک مطلق نہ رکھتا۔

پانچواں باب

پیشگوئیاں توریت و انجیل کی موافقتِ کامل کے بیان میں بلکہ آغازِ دنیا سے قربانی مسیح نجات کا واسطۂ یگانہ ٹھہر کر کتبِ مقدس سے افشا ہونے کے باب میں۔

اِس رسالہ کے پہلے باب میں بیانات لاردّ مقالوں سے صاف صاف بتلایا گیا کہ کتبِ انبیائے عبرانی نجاتِ اصلی اور کتبِ موسوی سے عین موافقت رکھنے کے باعث وے سب کتبِ آسمانی کی علامت رکھتے ہیں سوا اِسکے فرقان کے بہت منتخبات سے دکھلایا گیا کہ محمد نہ فقط اُس سچائی کو قبول کرتا تھا بلکہ انبیائے عبرانی میں کچھ فرق نہ لا کر خود ایمان لاتا تھا۔ اِس رسالہ کے دوسرے باب میں فرقان کے کئی منتخبوں سے ثابت ہو چکا کہ محمد مصطفٰے جو ابدا اِن انجیل یعنے یحییٰ عیسےٰ مسیح و حواریوں کی راستی و معتبری پر علانیہ شہادت دیتا ہے۔ پس وے سب ایک زبان ہو کر سچ وہی شافی ہے جسکے باب میں موسےٰ و انبیائے عبرانی پیشگوئی کئے ہیں سو گواہی بھرنے سے واضح ہے کہ محمد مصطفٰے اُس نجاتِ اصلی پر جو خون بہنے سے ہی بچائے گواہ ہے

اور پر کے سچ جو تیوں کو شہادت ستوار سے ثابت کر کے بلکہ بابِ نوین خدا کے

انصاف بلا تغییر کے باعث نجاتِ انسان کے الٰہی شریعت کو کفارۂ عوض بخش لازم تھا سو بتلا کر اہم اعتبار کرتے ہیں کہ اس بیان کے مطالبِ اہم کو بغور و تامل دریافت کرنیکے لئے ناظرِ محمدی کا دل تیار ہو گیا ہی آخر اس وقت پہنچا کہ ہتنلم ۴۱۰۰ سال کے عرصے میں نازل ہوئے سو پیشگوئیوں کی موافقت کامل ناظر کے روبرو گذارین چنانچہ پیدایشِ دنیا سے مسیح کی ولادت تلک ۴۰۰۰ برس اور ولادتِ مسیح سے اس تاریخ تک جو عموماً سنہ عیسوی کہلاتا ہی ۴ سال اور عیسوی سے کتابِ مکاشفات تک ۹۶ سال جملہ ۴۱۰۰ سال ہوئے ہیں اس مقدمۂ اہم کا بیان کرنے میں لازم جانے کہ یہاں کتبِ مقدس کے پیشگوئیوں کو لفظ بلفظ داخل کئے بعد ہر ایک کو اسکے جدے جدے بابتوں میں بدرستی تمام تقسیم کرین تاکہ ناظرِ محمدی باوجود پیشگوئیوں میں کثرت نہ رکھنے کے انکے مطالبِ اہم کے کسی حصے کو واگذاشت نہ کرے اللہ تعالیٰ جو فقط لایقِ حمد و شکر ہی اپنے رحم و مہربانی سے نجاتِ ارواح کے لئے اپنے کلام کو فایدہ بخش کرے

ای ناظر دیکھ لے بلکہ اس بابتِ مخصوص کو جسکے باب میں موسیٰ و انبیائے عبرانی و حواریانِ مسیح متفق ہیں سو خوب یاد رکھ وہ بابت قربانی ہی اگر صاف پوچھے تو کفارۂ عصیان از راہِ خون بہنے کے نہ قربانی برائے از راہِ عبادت نہ قربانی برائے از راہِ نذرِ معبود نہ قربانی برائے از راہِ شکرِ مہربانیان مگر قربانی برائے کفارۂ عصیان اسی سے مراد یہی ہی یعنے قربانی بغیر جسکے اللہ تعالیٰ عاصیوں کی عدالت کریگا قربانی جسکے بجز اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو نہیں بخشیگا قربانی بدون جسکے اللہ تعالیٰ عاصیوں کو ابد الاباد دوزخ میں گرفتار کریگا یہہ قربانی وہی بابتِ مخصوص ہی جسکو طالبِ حق دلنشین کرے یہہ وہی نعمتِ عظمیٰ ہی جسکے باب میں ایک جو بندہ موسیٰ و انبیا کی شہادتِ متفق پر ہشیاری تمام متوجہ ہوا چاہیے کیونکہ فقط اسی پر نجاتِ انسان

متعلوبہت

اب دیکھا چاہئے کہ موسےٰ کے کتاب پیدائش میں یوں خبر دیتا کہ روح انسان باغ بہشت عدن میں بہکانے سے شریعت کے زیر فتوےٰ ہوتے ہی اللہ تعالےٰ غصے سے سانپ کو لعنت کر کے شافی الٰہی کے بابمیں جو ابلیس کے سر کا کچلنے والا تھا سو وعدہ اصلی کیا چنانچہ کتاب مذکور کے ۳ باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہے اور خداوند خدا سانپ سے کہا اسواسطے کہ تو یہہ کیا ہی تو سب چارپاؤں اور جنگل کے ہر ایک جانور سے ملعون ہی تو اپنے پیٹ پر چلیگا اور عمر بھر خاک کھائیگا۔ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور اسکی نسل† کے درمیان دشمنی ڈالونگا اور وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اسکی ایڑی کو کاٹیگا۔ المسیح شافی دنیا کے بابمیں اللہ تعالےٰ کا وعدہ اصلی یہی ہے اور نیچے آنیوالا پانچ باتوں کو بتلاتا۔ اول قصد الٰہ ابلیس کی کامیابی کو روکنا۔ دوم الوہیت مسیح سوم قصد الٰہ کو پورا کرنیکے لئے اسکا جسمدار ہونا چہارم دنیا کے عصیان کے لئے اسکا کفارہ دینا۔ پنجم ابلیس لعین پر اسکا فتح پانا۔ اول یہہ آیت یعنے میں تیری اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا آدم کو فریب دینیکی خاطر ابلیس ہی سو یہ الٰہ کو بتلاتی بلکہ مکر ملعون کو روکنے کے لئے حکمت خدا کنیں ظاہر کرتی۔ چنانچہ خدا عورت سے ایک نسل بزرگ پیدا کریگا جو ابلیس کا دشمن جانی ہو کر اسکے مکر سے تباہ ہوئے تھے سو اوراح کو اسکے پنجے سے چھڑا دیگا دوم یہہ فقرہ وہ یعنی عورت کی نسل تیرے سر کو کچلیگا الوہیت مسیح کو صاف صاف مشہور کرتا ہی کیونکہ ذات الٰہی کے سوا دوسرا کوئی اس کام کے لئے مقدور نہ رکھتا اگر عورت کی نسل صرف آدمی ہوتی تو ممکن نہیں

*همارے جد اعلیٰ کے بہکانیکے لئے ابلیس درصورت مار دکھائی دیا۔

† عیسیٰ مسیح۔

کہ وہ کارِ ابلیس کو رد کرکے اُسکے سر کو کچلیگا سواے فرزندِ خدا کے دوسرا کوئی نہیں جو ایسی لڑائی میں غالب آوے سوم یہہ لفظ یعنے عورت کی نسل فرزندِ خدا کی جسمانی پیدایش پر دلیلِ واضح ہے جیسا کہ پیچھے وہ ذاتِ الٰہی جو ابلیس پر غالب ہونے اور اُسکی کامیابی کو روکنے کے لئے مقدورِ کامل رکھتی تھی سو مجسم ہو کر عورت کی نسل کے سر کچلنے کو زمین پر نمایاں ہونا تھا۔ اسلئے کہ وہ صورتِ انسان میں اپنے تئیں دنیا کے عصیان کی خاطر قربانی کے لیے گذرانے چہارم یہہ فقرہ یعنے تُو اُسکی ایڑی کو کاٹیگا مسیح کے کارِ کفارے کو خوب ثابت کرتا کیونکہ قامتِ انسان میں ایڑی ادنٰی تر حصہ ہے نیز بدستور انسانیتِ مسیح اُسکی ذاتِ دوگانہ میں ادنٰی تر ہے پس جب کہا گیا کہ ابلیس مسیح کی ایڑی کو کاٹیگا ایسا کہنے سے ظاہر ہے کہ انسانیتِ مسیح بنی آدم کو ابلیس کے پنجے سے آزاد کرنے کے لئے لازم تھا کہ کفارہ دینے میں عذابِ شدید اٹھاوے پنجم یہہ فقرہ یعنے وہ تیرے سر کو کچلیگا مسیح اپنے کفارے و موت سے ابلیس پر پاویگا فتح کو بتلاتا چنانچہ وہ سب لوگ کو جو نجات کی خاطر اُس پر ایمان لاوینگے اُنکو ابلیس کے پنجے اور بندگی سے آزاد کر کر دنیا میں بھی اُسکی کامیابی کو روکیگا بلکہ روزِ قیامت وہ پیدایشِ دنیا سے کیا ہی سارے بدیوں کے واسطے قہرِ الٰہ اُسکے سر پر دھریگا جب مسیح اپنے نجات پائے ہوئے لوگ سے بجلال بادشاہتِ سماوی میں بیٹھیگا اور ابلیس اپنے فرشتوں سے اُسکے زیرِ غضب بالکل کچلا جایگا تب شافی کی فتح کے باب میں یہہ وعدۂ اصلی تمام و کمال انصرام کو پہنچا جایگا

ہم مسیح کے وعدۂ اصلی پر اتنا مفصلاً بیان کئے ہیں کہ اگرچہ دستورِ پیشگوئیاں کے موافق بہ اختصار ہی تمام لکھا گیا ہے تاہم حکمتِ نجات سراسر اُسمیں مندرج ہے وعدہ پیدایشِ دنیا کے سال میں دیا گیا تھا اور ناظر کے لائقِ لحاظ ہے کہ وہ دئے گئے تب سے عباداتِ مقبولِ معبود خون آلودہ قربانیوں کو گذراننے سے مقرر پا کر قایم و دایم ہو گئی ایسا کہ اُستی پر ہونے

فرزندانِ آدم کے سو عبادت کا بیان کرنے میں شہادت معقول پہنچایا ہے۔ بڑا بھائی بے ایمان ہو کر بغیر قربانی
کے عبادت کرنے آیا اور خدا تعالی اسکو رد کیا مگر چھوٹے نے ایمان لا کر حکم الٰہی کے موافق قربانی جانوروں کے
وسیلے سے عبادت کیا اور اللہ تعالی اسکو قبول کیا چنانچہ کتاب پیدایش کے ۴ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہے
چند روز کے بعد ایسا ہوا کہ قاین زمین کے حاصل میں سے خداوند کے واسطے نذر لایا اور ہابیل بھی اپنے بھیڑ
بکریوں میں سے کئی ایک پہلوٹے اور موٹے لایا اور خداوند ہابیل کو اور اسکے نذر کو قبول کیا پر قاین کو اور اسکے
نذر کو قبول نہ کیا۔ اسلئے قاین نہایت غصہ ہوا اور اسکا چہرہ اترا اور خداوند قاین سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا
اور تیرا چہرہ کیوں اترا اگر تو اچھا کرتا تو کیا تو مقبول نہ ہوگا اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ تیری دیوڑھی پر چُپ+
رہا ہے۔ ان خون آلودہ قربانیوں کو گذارنے سے ایماندار لوگ آنیوالے شافی بزرگ پر اپنا ایمان ظاہر کرتے
تھے بلکہ اس عادت سے حقیقت الامر کہ نجات کفارہ عز بخشش عصیان سے ہے سو پیڑھی در پیڑھی دنیا میں
محفوظ رہتی تھی پس ہم دیکھتے کہ آغاز دنیا سے بھی ثابت ہو چکا کہ بخشایش عصیان و مہربانی خدا فقط
از راہ قربانی و خون بہنے کے ہو سکتی اب ہم شافی دنیا کے وعدۂ اصلی کو چھوڑ کر اسکے پیچھے نازل
ہوئے پیشگوئیاں اس سے کیا موافقت رکھتے ہیں سو بتلانا شروع کرینگے۔

عورت کی نسل کے باب میں کتب مقدس کا ذکر ثانی بہ نسبت ابراہیم کے پایا
جاتا ہے جس سے اللہ تعالی باغ بہشت میں ہمارے جد اعلی کو پہنچایا تھا سو وعدۂ اصلی کتنی کئی بار تازہ کیا۔
خصوصاً جب وہ اللہ تعالی کے فرمان کے موافق اپنے فرزند اسحق کو قربانی کے سر رکھا گذرانتا تھا اسوقت خدا قسم
کھا کر وعدہ کیا کہ شافی بزرگ جسکے وسیلے سے سارے اقوام زمین برکت پاوینگے سو اسکی نسل سے پیدا ہووے

+ یہ عبرانی محاورہ بمعنی گنہگار ہے۔

چنانچہ کتابِ پیدایش کے ۲۲ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی خُداوند کا فرشتہ دوسرے دفعہ آسمان پر سے ابراہیم کو پکارا اور کہا خداوند فرماتا ہی میں اپنی ذات کی قسم کھایا ہوں کس واسطے کہ تو یہہ کام کیا اور اپنے بیٹے یعنے اپنے ایکلوتے کو دریغ نہ کیا کہ برکت دیتے میں میں تجھے برکت دیونگا اور اولاد کے بڑہانے میں میں آسمان کے ستاروں اور دریا کے کنارے پر کی ریتی کے مانند تیری نسل کو بڑہاونگا اور تیری نسل اپنے دُشمنوں کے دروازوں کی مالک ہوگی اور تیری نسل میں دنیا کے سارے اقوام برکت پاوینگے کیونکہ تو میری بات کو مانا۔ ناظر سرسری دیکھنے سے معلوم کریگا کہ اِس وعدے میں دو جدے جدے مُقدمات موجود ہیں اول کہ نسلِ ابراہیم قومِ کثیر ہوی تک بڑہا جاتا تھا دوم کہ اُس قوم میں وہ ذاتِ بزرگ جسکے وسیلے سے دنیا کے سارے اقوام برکت پاوینگے نمودار ہوتا تھا۔ اول یہہ فقرہ یعنے میں تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور دریا کے کنارے کی ریتی کے سریکھا بڑہاونگا۔ بتلاتا کہ نسلِ ابراہیم قومِ کثیر ہوتا تھا اور یقین ہی کہ یہاں ذکر ہوی ہی سو نسل اسحق تھی کیونکہ آگے ہی ہاجرہ اور اُسکا بیٹا اسماعیل بحکم خدا خاندانِ ابراہیم سے خارج کئے گئے تھے چنانچہ کتابِ پیدایش کے ۲۱ باب کی ۹ آیت میں لکھا ہی اور سارا نے ہاجرہ مصری کا بیٹا جو وہ ابراہیم سے جنی تھی مسخری کرتا ہوا دیکھی اسلئے وہ ابراہیم سے کہی اُس باندھی اور اُسکے بیٹے کو نکال دو کیونکہ یہہ باندھی کا بیٹا میرے بیٹے سے یعنے اِسحاق سے وارث نہ ہوگا لیکن اپنے بیٹے کی خاطر یہہ بات ابراہیم کی نظر میں بہت بُری معلوم ہوی۔ اور خدا ابراہیم سے کہا کہ اُس لڑکے اور تیری باندھی کی خاطر یہہ بات تیری نظر میں بُری نہ ہووے سب کچھ جو سارا تجھسے کہی ہی سو مان کیونکہ اسحاق سے تیری نسل مشہور ہوگی۔ پس فرزندِ کنیز آگے ہی خاندانِ ابراہیم سے خارج کئے جانے سے ظاہر ہی کہ وعدۂ مذکور اسحاق سے

منسوب ہو کیونکہ اُسکے اور اسماعیل کے سوا اُس وقت ابراہیم کو دوسرا کوئی فرزند نہ تھا تیسرے وہ یہہ فقرہ یعنے تیری نسل میں دنیا کے سارے اقوام برکت پاوینگے بتلاتا کہ آدم و حوا سے وعدہ کیا گیا تھا سو وہ شافی بزرگ اسحاق سے پیدا ہونا تھا سو قوم میں نمایاں ہوئے چوتھے علاوہ خدا ابراہیم کو اُسکے اکلوتے فرزند کی قربانی کے واسطے حکم کرنے سے اقوام دنیا کس طرح مسیح کی معرفت سے برکت پاوینگے سو کھلایا۔ الغرض وہی اکلوتا فرزند خدا عصیان دنیا کے واسطے قربانی کیا جانے سے بہت انصرام کو پہنچا تھا جو لدی پاؤلس گلاتیوں کے ۳ باب کی ۸ آیت میں اِس مقدمہ کا بیان کر کر کہتا اور کتاب یہہ پیش بینی کر کے کہ خدا غیر ملکیوں* کو ایمان کی راہ سے راستباز ٹھہرائیگا پیشتر ابراہیم کو یہہ خوشخبری دی کہ تیری نسل میں دنیا کے سارے اقوام برکت پاوینگے مسیح کی پیدایش سے ۱۸۷۲ برس قبل یہہ وعدہ اصلی ابراہیم سے تازہ کیا گیا اور اُس سے حقیقت اِسکی کہ نجات از راہ خون بہنے کے ہے سو قایم کی گئی تھی۔

قریب ۱۸۳ سال کے بعد اور مسیح نمایاں ہونے کے آگے ۱۶۸۹ برس یعقوب بزرگ مرنے کے قبل شافی دنیا کے بابمیں پیشگوئی کر کے بنی اسرائیل کی کونسی گروہ سے نکلیگا ظاہر کیا چنانچہ کتاب پیدایش کے ۴۹ باب کی ۱۰ آیت میں لکھا ہے یہوداہ سے عصا جاتا نہ رہیگا نہ شارع اُسکے پاؤں کے بیچمیں سے جبتک کہ شیلوہ آوے اور اقوام اُسکے پاس مجتمع ہونگے۔ یہہ پیشگوئی ہماری دریافت کے لئے دو بابت رکھتی ہے۔ اول گروہ یہوداہ میں مسیح کا جسمدار ہونا۔ دوم عصیان کے واسطے اُسکا کفارہ دینا۔

اولاً اُسکی جسمداری کے بابمیں دیکھو کہ لفظ شیلوہ ترجمہ ہوکر یہہ معنی دیتا یعنے بھیجا ہوا جسکی مراد یہی ہے یعنے وہ ذاتِ بزرگ جو اقوامِ دنیا کو برکت پہنچانے کے لئے خدا سے بھیجا جاوے یہہ شافی الہی گروہ یہوداہ

* یہود کے سوا کُل اقوام جہاں کتب مقدس میں غیر ملکیاں کہلاتے ہیں۔

میں جسمدار ہونا تھا اور یاد رکھنا چاہئے کہ عیسےٰ مسیح جو آپ فرزندِ خدا و قربانِ عصیان و شافیٔ دنیا ہونے
کا دعویٰ کیا کرتا سو گروہِ یہودہ و خاندانِ داؤد کی ایک باکرہ سے پیدا ہوا تھا وہ یہہ فقرہ یعنے اقوام
اُسکے پاس مجتمع ہونگے سو کفارۂ مسیح کو صاف ثابت کرتا کیونکہ بابِ مقدم میں سندِ الٰہی کے موافق بتلایا گیا
کہ کفارہ بغرض بخششِ عصیان کے سوا انصافِ بلا تغیرِ الٰہی ایک عاصی کو بھی بادشاہت آسمان میں داخل نہونے
دیتی پس جس وقت کہا گیا کہ اقوام مسیح کے پاس مجتمع ہونگے اُسکی مراد یہی ہی کہ اُس کفارہ بغرض بخشش سے جو ازراہ
خون بہنے کے ہی سو انصرام کو پہنچیگا۔

زمانہ یعقوب کتیں واگذاشت کر کر عہدِ موسے کو پہنچنے میں پس کیا دیکھتے
کہ حکمتِ نجات از راہِ قربانی و خون بہنے کے زیادہ صافی سے دکھلائی دیتی ہی موسےٰ شارعِ بزرگ
خدا کی طرف سے اسلئے بھیجا گیا کہ بنی اسرائیل کو جو مصر میں بہت روز سے فرعون شاہ کے ہاتھ سے ظلم
و ستم سہتے تھے سو آزاد کرے مگر فرعون اپنے دل کو سخت کر لیکر خدا کی بات نہ مانا اسلئے بخدا موسے
کے ہاتھ سے اُسپر اور اُسکے رئیسوں پر بہت سے بلیاتِ شدید نازل کیا با وجود اِسکے بادشاہ چنداں اپنے دل کو
سخت کر لیکر بنی اسرائیل کو مخلصی دینے بالکل راضی نہوا آخرکار خدا مصریوں کے سارے پہلونٹوں کو ہلاک
کرنے سے شاہِ مغرور کو عاجز کرنیکا قصد کیا ازیں باعث ملک الموت کو حکم ہوا کہ مکاناتِ بنی اسرائیل کو
چھوڑ کر ایک رات اُس زمین پر سے گذر کرکے مصریوں کے سارے پہلونٹوں کو ہلاک کرے اما خدا بنی اسرائیل
پر اسطرح رحیم ہو کر اُن لوگ کو اپنا رحم و نجات بطور بہی سو سکھلانیکا ارادہ کیا کیونکہ خدا کے
پاس قربانیٔ مسیح سے ہی سو کفارے کے سوا دوسرا کوئی واسطہ نہیں ہی جسسے اولادِ معصیِ آدم کرم
و مہربانی کو پہنچ سکیں چنانچہ اسبات پر کتابِ خروج کے ۱۲ باب کی ۲۱ آیت میں لکھا ہی تب موسےٰ

اسرائیل کے سارے بزرگوں کو بلایا اور کہا کہ تم اپنے اپنے گھر پیچھے ایک ایک حلوان نکالکر لاؤ اور یہہ پھسح کا
حلوان ذبح کرو۔ اور تم زوفے کے ایک خوشے کو لیکر باسن میں جو لہو ہوگا ڈباکر سرا اور دونوں چوکھٹوں
پر چھڑکو اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جائیگا اسلئے کہ خدا گذر کریگا تاکہ
مصریوں کو مارے اور جب وہ سرا اور دونوں چوکھٹوں پر لہو ✥ دیکھیگا تو خداوند دروازے سے گذر کریگا اور
ہلاک کرنیوالے کو نہ چھوڑیگا کہ تمہارے گھروں میں آکر تمکو مار ڈالے۔ اور تم اِس عادت کو اپنے اور اپنے اولاد میں ہمیشہ
فرض کے سے رکھا کروگے۔ اور یوں ہوگا کہ جب تم اُس زمین میں جو خداوند تمکو اپنے وعدے کے موافق دیگا
داخل ہوگے تو اُس عادت کی محافظت کروگے اور یوں ہوگا کہ جب تمہاری اولاد تم سے کہینگے کہ تم اِس
عادت سے کیا قصد کرتے ہو تم کہوگے کہ یہہ خداوند کے پھسح کی قربانی ہے جو مصر میں بنی اسرائیل کے
مکانات سے گذر کر مصریوں کو مار ڈالنے میں ہمارے گھروں کو چھٹکارا دیا۔ تب لوگ سر جھکائے اور سجدہ
کئے اور بنی اسرائیل چلے جاکر خداوند موسے اور ہارون کو حکم کئے سو کیا کئے۔ اِس معاملے سے معلوم ہوا کہ
خدا ابتدا بنی اسرائیل سے کیا سلوک کا تمہیں اِس بات کو کہ اپنا رحم و عنایت از راہِ کفارہ و خون بہتے کے
ہی سو انکی عقل و فہم میں بہوشیاری تمام ثابت کیا۔ اور شہادتِ انجیل سے خوب مشہور ہوا کہ وہ حلوان
جسکی قربانی کے لئے بنی اسرائیل کو حکم پہنچا صرف نمونہ حلوانِ خدا تھا یعنے عیسے مسیح جو عصیانِ دنیا کے لئے
کفارہ دیا تھا۔

موسے بقدرتِ الہی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے رہائی دیکر میں بعد اُس قوم کا شارع ہو گیا
چنانچہ اُسکو حکم ہوا کہ معبد کو تیار کرکے عبادتِ مقبولِ الہ و بخشایشِ عصیان کے لئے آئینِ شرعی کو بنی اسرائیل

✥ نشانِ خون دروازے پر ہونے سے قربانئ الہ پر ایمانِ مکینِ مکانکی علامت تھی

میں جاری کیگئے تھے آئین کتبِ موسوی میں موجود ہیں اور کوئی بھی انکو پڑھنے سے تاڑلیگا کہ قربانیانِ خون آلودہ کے

بغیر اللہ تعالی کے پاس عبادتِ مقبول ممکن نہ تھی بلکہ بجز خون بہنے کے امیدِ بخشایشِ عصیان مطلق نہ رہی ان مقدمات پر اتنے بہت آیات موجود ہیں کہ اس رسالے میں ان سب کو حوالہ کرنے کے لئے گنجایش نہیں ہے مثلاً صبح و شام حلوانِ لاعیب کی قربانی کے سوائے جماعتِ بنی اسرائیل کی خاطر قبولیت میسر نہ تھی کوئی امام قربانی خون آلودہ عصیان کے بغیر خدمتِ معبد کی خاطر تعین نہ ہو سکتا بلکہ امام تعین ہوئے بعد اپنے عصیان کے لئے قربانی خون آلودہ کو گذارنے کے سوا کاروائے امامی میں مشغول ہونے مقدور نہ رکھتا قربانگاہ خود جبتک کہ قربانی خون آلودہ سے پاک کی گئی تھی تب تک مقبول نہ ہوئی قربانی خون آلودہ کے بغیر جماعتِ بنی اسرائیل حضوری خدا میں عبادت کی خاطر نہیں آسکتی منفرداً اپنے عصیانِ نفسانی کی خاطر بلکہ بنی اسرائیل میں جاری تھے سو آئینِ شرعی کی شکست کرنیکے واسطے مقرر کی گئی سو قربانی خون آلودہ کے بغیر قہرِ الٰہی کے خطر میں تھے۔ انجانیت سے وقوع میں آئے گناہوں بھی قربانی خون آلودہ کے بجز عفو نہ ہوتے تھے علاوہ جب سردارِ امام کو سال میں ایکبار معبد کے مقام المقدسین میں داخل ہونا پڑتا تو اپنے اور قوم اسرائیل کے عصیان کی خاطر قربانی خون آلودہ کے سوا داخل نہ ہو سکتا۔ القصہ بنی اسرائیل کے سارے گناہاں موسے کی شریعت کے موافق قربانیانِ خون آلودہ کے گذارنے سے پاک کیے جاتے تھے بلکہ خون بہنے کے سوائے بخشایشِ عصیان ممکن نہ تھی ازیں باعث موسے نے اللہ تعالی کے کل کلمات کو بنی اسرائیل کی ہدایت و بند و بست کے واسطے لکھکر جماعت کے روبرو پڑھے بعد خون لیکر کتاب اور لوگوں پر چھڑکا اور کہا کہ دیکھو ان تمام باتوں کے بابمیں خداوند نے تم سے کیا ہے سو عہد کی کتاب یہی ہے موسے کی اس حرکت سے خوب دکھلایا گیا کہ خدا کی کتاب کتابِ عہد ہے جسکے سارے رحمات و نعمات از راہِ قربانی و خون بہنے کے قایم ہیں بدستور

بنی اسرائیل ایک گروہ تھی جسکی عبادت اور بندگی ازراہ قربانی خون بہنے کے خدا کے پاس مقبول ہوتی
تھی پس اگر وے موسے کے قربانیاں خون آلودہ بتلائے سرکھا خدا وعدہ کیا تھا شافی بزرگ پر
ایمان لاکر عفو عصیان چاہتے تو انکا عصیان البتہ بخشا جاتا۔ سوائے اِسکے اگر ان نمونوں کے
مطابق وعدہ کیا گیا شافی پر بھروسا کر حضور خدا میں عبادت کرنے آتے تو انکی عبادت
مقدس و راست ٹھہر کر خدا کے پاس مقبول ہوتی تھی برعکس اِسکے اگر موسے کے قربانیوں سے بتلایا
گیا آنیوالے شافی پر ایمان نہ لاتے تو خدا سے نہ بخشائش عصیان پاتے نہ انکی عبادت مقبول ہوتی ہے

مقدمہ کفارے پر کتب موسوی میں موجود ہیں سو آیات
بے شمار کو حوالہ کرنا اِس چھوٹے رسالے کے حد سے باہر ہوگا چنانچہ کتاب احبار انسے بھری ہوئی
ہی بلکہ خداوند اس بات کو ٹھہرانے کے لئے ایسا شوق رکھتا تھا کہ موسے کو پہنچایا اسکو احکام میں
تعلیم طول طویل کرتا ہی پس ہمارے ناظرین محمدی کے روبرو آخر ذکر موسوی کتاب سے چند امثال
گذارنا مکتفی ہوگا۔ پہلا مثال اس رسم سے لیا گیا ہی بمعرفت جسکے ہارون اور اسکی اولاد امامت
پر تعین ہوکر خدا کی خدمتگزار مقبول ہوجاتے تھے چنانچہ کتاب احبار کے ۸ باب کی ۲۲ آیت میں
لکھا ہی پھر موسے دوسرا یعنے امام کے مقرر کرنیکا مینڈھا آگے لایا اور ہارون اور اسکے بیٹے اپنے ہاتھ
مینڈھے کے سر پر رکھے اور موسے اسکو ذبح کیا اور موسی اسکا خون لیکر ہارون کے دہنے کان اور دہنے
ہاتھ کے انگوٹھے اور دہنے پاؤں کے انگوٹھے پر لگایا پھر ہارون کے بیٹوں کو لایا اور موسے کچھ اس خون
ان کے دہنے کانوں پر اور دہنے ہاتھوں اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگایا اور باقی خون موسے
قربانگاہ کے گرد چھڑکا (آیت ۳۰) پھر موسے افشان کرنیکا تیل اور کچھ اس لہو سے جو قربانگاہ پر تھا لیا

اور ہاروں اور اُسکے بیٹوں پر اور اُسکے بیٹوں اور اُنکے کپڑوں پر چھڑکا اور ہاروں اور اُسکے کپڑوں کو اور اُسکے بیٹوں اور
اُنکے کپڑوں کو پاک کیا ۔ اِس آیت سے ہر ایک پڑھنے والیکو وضح ہوگا کہ ہاروں اور اُسکے بیٹے صرف قربانی خون آلودہ
وکفارہ عصیاں کے وسیلے سے پاک کیے جا کر کارہائے امامت پر تعین ہوجاتے تھے دوسرا امثال عصیانِ نادانستہ کے بارہ
ہے چنانچہ کتاب مذکور کے ۴ باب کی ۲۳ آیت میں لکھا ہے جبکہ کوئی حاکم گناہ کیا ہے اور بھول چوک سے اپنے خداوند خدا کے
احکام میں کوئی ایسا کام کہ جسکا کرنا روا نہیں کرے اور تقصیر مند ہے اگر اُسکا گناہ جو وہ کیا اُسکو معلوم ہووے
تو وہ اپنے قربان کے لئے ایک بے عیب بکرے یعنی بچے کو لاویگا اور اپنا ہاتھ بکرے کے سر پر رکھکر اُس جگہ جہاں
خدا کے سامھنے فدیہ سوزاں کو ذبح کرتے ہیں ذبح کریگا کیونکہ یہہ قربانی عصیاں ہے اور امام قربانِ عصیاں کے
خون کو اپنے اُنگلی سے اُٹھا لیکر فدیہ سوزاں کے قربانگاہ کے ✣ سینگوں پر لگائیگا اور اُسکا خون فدیہ سوزاں کے قربانگاہ
کے اطراف انڈیلیگا اور اُسکی تمام چربی فدیہ شکریہ کی چربی کی طرح سے قربانگاہ پر جلائیگا اور اُسکے گناہ کے
واسطے کفارہ کریگا اور وہ بخشا جائیگا ۔ اِس آیت سے ہر ایک پڑھنے والا قایل ہوگا کہ بھول چوک سے عصیاں
کا کرنیوالا صرف قربانی خون آلودہ وکفارہ عصیاں کے وسیلے سے بخشا جاتا تھا ۔ تیسرا امثال عصیانِ دانستہ
کے بابمیں ہے چنانچہ اُسی کتاب کے ۶ باب کی ۱ آیت میں لکھا ہے اگر کوئی خطا کرے اور خداوند کا یہہ گناہ کرے
کہ اپنے یار کی امانت میں جو اُسکے پاس رکھی گئی تھی یا شراکت میں یا کوئی چیز ظلم سے چھین لینے میں جھوٹھ بولے یا اپنے پڑوسی کو
دغا دیوے یا کوئی چیز جو کھو گئی تھی پاوے اور اُسکے بابمیں جھوٹھ بولے اور جھوٹی قسم کھاوے تو ان ساری
باتوں میں جو آدمی کرکے گنہگار ٹھہرتا یوں ہوگا کہ اسلئے کہ گناہ کرنے سے تقصیر مند ہے وہ اُس چیز کو جو زبردستی
سے چھین لیا یا اُس چیز کو جو دغا بازی سے لے لیا یا اُسکو جو امانت میں اُسکے پاس رکھی گئی یا گم گئی سو

✣ قربانگاہ چوکونی وہ پیتل سے مڑھی ہوئی تھی ہر کونے پر ایک پیتل کی سینگ کھڑی ہوئی تھی

چیز کو جو وہ پایا یا سب کچھ جسکے باب میں وہ جھوٹی قسم کھایا پھر واپس دیگا۔ اُن سب کا اصل بلکہ اُسکا
پانچواں حصہ بھی زیادہ کرکے اپنے قربانیِ عصیاں کے روز اُسکو جو مال کا مالک ہے سو واپس دیگا۔ اور
خداوند کے لئے اپنا قربانِ عصیاں یعنے مینڈے سے ایک بے عیب مینڈے کو قربانیِ عصیاں کی خاطر
امام کے پاس لاویگا اور امام خداوند کے آگے اُسکے واسطے کفارہ کریگا اور اُن تمام گناہوں میں کوئی
ایک جو کرنے سے تقصیر مندہی سو بخشا جاویگا۔ اِس آیت سے ہر ایک پڑھنے والیکو معلوم ہوویگا کہ
عصیانِ دانستہ کا گنہگار صرف قربانیِ خون آلودہ و کفارۂ عصیاں کے وسیلے سے نجات پاتا
تھا۔ اُن قربانیوں کے باب میں یہہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ ہارون اور اُسکے بیٹے اور دوسرے سب گنہگار
قربان کے سر پر ہاتھ رکھنے سے اِس بات کو اقرار کرتے تھے کہ وے اُن قربانیوں سے بتلایا گیا شافی
بزرگ پر ایمان لاکر صرف اُسکی قربانی سے بچے جاینگا بھروسا رکھتے تھے۔ الغرض اِس حرکت سے
ایماندار لوگ خدا کی نجات پر اپنے ایمان کی راستی کو ظاہر کرتے یعنے کہ وے اِس بات پر ایمان لاتے کہ
خود عصیانِ گنہگار کو شافیِ الٰہی کے گردن پر ڈالنے لازم تھا کہ شافی اُس گناہ کے واسطے مر جاوے
اور دیکھو کہ قربان کے سر پر ہاتھ رکھنے کے بغیر کوئی قربانی بنی اسرائیل میں حلال نہ ٹھہرتی بلکہ قربان کے
سر پر ہاتھ رکھنے کے بعد سوائے بہ دل و جان آنیوالے شافی بزرگ پر ایمان لانیکے کسیکو فایدہ روحانی
میسر تھا۔

اِس حقیقت اِس کہ نجاتِ انسان صرف فرزندِ خدا کی جسمداری و خون بہانے ہی سے ہو
کُتبِ موسوی کی شہادت کے اِس پہلے حصے کو موقوف کرنے میں یہہ ذکر کرنا لازم ہے تا کہ موسے بحکمِ
الٰہ مقرر کیا سو خون آلودہ قربانیاں عہدِ مسیح تک بلکہ وہ آسمان پر گئے بعد کئے برس بھی عبرانیوں

میں قایم و دایم ہے آخرِ کار خدا بنی اسرائیل اپنے فرزند کے منکر رہنے کے باعث قدیم سے کتبِ موسوی میں دھمکایا تھا بلیات کو نازل کر کے انکو دنیا میں ہر سو ہر ایک قوم میں پراگندہ کیا اب مصر میں فسح کئے سو چھٹکارے کے حلوان اور موسے بنی اسرائیل میں جاری کیا سو احکامِ شرعی کو خوب دریافت کرنے سے ثابت ہو چکا کہ اس زمانے میں بھی نعمتِ نجات نہ عاصی کے نیک افعال سے حاصل ہوتی تھی بلکہ خدا مقرر کیا سو فی کی قربانی و کفارے سے مفت تھی پس مقدمہ ثانی جو خصوصاً ناظر کے لائق لحاظ ہے سو یسوعی قربانی و کفارے پر توریت کے کُل انبیا کی موافقت کامل ہے جو ولادتِ مسیح کے قبل ۱۵۰۰ سال سے شروع ہو کر دنیا میں آنے تلک جاری رہتی تھی۔

بلعام نام منجم جو غیر مقدس مگر حریص تھا لیکن جسکے وسیلے سے خدا کو اپنے مخفی ارادوں کے لئے کہنا ضرور پڑا سو مسیح پیدا ہونے کے قبل ۱۴۵۲ سال اسکے بابمیں پیشگوئی کیا جسوقت کہ بالق شاہِ موآب اسکو طمع کی راہ سے بنی اسرائیل پر لعنت کرنے کو بلا بھیجا خدا تعالیٰ اسکے دلِ حریص پر غلبہ کر کے لعنت کے عوض دعائے نیک کے واسطے حکم کیا اور اس دعائے نیک کو مقرر کرنے کا وجہ کیا تھا سو پیشگوئی سے نظر آتا ہے یعنے اللہ تعالے جسمدار ہو کے مسیح اولادِ یعقوب میں ٹھہرایا تھا چنانچہ اسبات پر کتابِ گنتی کے ۲۴ باب کی ۱۷ آیت میں لکھا ہے بلعام ابنِ بعور کہتا اور وہ آدمی جسکے آنکھیں کھل گئیں کہتا۔ وہ کہتا ہے جو خدا کا کلام سنا اور اللہ تعالے کی دانائی جانتا جو غش کھا کر آنکھیں کھلیں رکھتا رویتِ قادرِ مطلق دیکھا میں اسکو دیکھونگا پر ابھی نہیں اسپر نظر کرونگا لیکن نزدیک نہیں یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا اور بنی اسرائیل

میں سے ایک عصا نمایاں ہوگا اور موآب کے نواحی کو مار لیگا اور وہ سارے بنی سیت کو ہلاک کریگا
اؔدوم ملوک ہوویگا اور شعیر بھی اُسکے دشمنوں کی میراث ہوگا اور بنی اسرائیل بہادری کرینگے
نسلِ یعقوب سے وہ آویگا جو ریاست کریگا اور وہ جو شہر میں باقی رہ جائیگا ہلاک کریگا۔
ظاہر ہے کہ وہ ذاتِ بزرگ جسکا آنا ایسی صفائی سے اِس پیشگوئی میں بتلایا گیا ہے سو محمد مصطفےٰ
نہیں ہوسکتا مگر عیسے مسیح ہی ہے کیونکہ محمد اولادِ اسماعیل سے پیدا ہوا لیکن مسیح نسلِ داؤد اور
گروہ یہودہ اور خاندانِ یعقوب سے تھا۔ اور واضح ہے کہ پیشگوئی کہتی ہے کہ وہ ذاتِ بزرگ
جو ریاست کرنا تھا خاندانِ یعقوب سے ہو تو کوئی اسماعیلی نہ محمد نہ دوسرا کوئی اُسکی ریاست
میں خلل ڈال سکتا پس یہاں ظاہر ہوا ہے سو شانِ الٰہی کی جسمداری اولادِ یعقوب میں مقدر ہونے
سے خدا اُسکے عہدِ ظہور تک قومِ یعقوب کو جو بنی اسرائیل ہی کہلاتی ہے بہ نعماتِ دینوی و مذہبی
سرفراز کیا۔

عیسے مسیح کے بابمیں نبوت کی پیشگوئی ثانی کتابِ استثنا کے ۱۸ باب کی ۱۵ آیت
میں نظر آتی ہے چنانچہ موسے مرنیکے تھوڑے وقت کے آگے روح القدس کی قدرت سے نیچے آنیوالی
پیشگوئی بنی اسرائیل کو پہنچایا یعنے تیرا خداوند خدا تیرے ہی میں سے بلکہ تیرے بھائیوں میں سے میرے
سے تھا ایک نبی قایم کریگا تم اُسکی طرف کان دھرو گے۔ اُس سب کے موافق جو حوریب میں وقتِ مجمع تو اپنے
خداوند خدا سے مانگا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اپنے خداوند خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ پھر
دیکھوں تا کہ میں نہ مروں اور خداوند مجھے کہا جو کچھ کہ وے کہے سو خوب کہے میں اُنکے لئے اُنکے بھائیوں
میں سے تجھ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منھ میں ڈالونگا اور جو کچھ کہ میں اسے فرماؤنگا سو

ان سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے کلمات کو جنھیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو میں
اُس سے مطالبہ کرونگا۔ توریت کے پیشگوئیوں میں سے پیشگوئی مخصوص یہی ہی جسے محمدؐ دعوی
کرتا کہ انبیائے عبرانی اسکا ذکر کئے ہیں پس لازم ہی کہ ہم یہاں فرقان کی اُس آیت کو جو پیشگوئی
مذکورہ کے نسبت کہتی سو حوالہ کریں چنانچہ اُس کتاب کے ۳ سورہ میں لکھا ہی یاد رکھ جب خدا عہد انبیا کو
قبول کیا اور کہا یقیناً کلام و دانائی یہی ہی جو میں تمکو (یعنے بنی اسرائیل کو) دیا ہوں آیندہ تمھیں ایک ✝
پیغمبر تمھارے پاس ہی سو کلام کو اثبات کرتا ہوا آویگا تم یقیناً اُسپہ ایمان لاکر کمک کرینگے خدا کہا تم
ارادہ مُصمم رکھکر میرے عہد کو اس شرط کے موافق قبول لیتے ہیں کیا۔ وے جواب دیے ہم ارادہ مُصمم رکھتے
ہیں خدا کہا لہذا تم گواہاں ہو میں بھی تمھارے ساتھ گواہی بھرونگا اُسکے بعد وے جو پھر جاینگے
سیو یقیناً گنہگار ہیں اگر کوئی متلاشی بار اُٹھا کر آنیوالے پیغمبر کے بابمیں اُن دو اظہار کو بلکہ ہر دو کہ
آخر میں ہی سو تاکید کتین بایکدیگر مقابلہ کرے تو ترت قایل ہوگا کہ فرقان کے اِس آیت سے محمدؐ اپنے تیر
پیشگوئی موسےٰ میں کو رہی سو ذات بزرگ سا مشہور کرتا ہی مگر دعوی محمدؐ کے لئے مقام تاسف
ہی کہ اُسکے ظہور کے اگے ۶۰۰ سال ایک ذات الہی آپ پیشگوئی مذکور کا مدعا ہونیکا دعوی کی تھی
چنانچہ یوحنا کے ۵ باب ۴۵ آیت میں عیسےٰ مسیح نیچے لکھے سو کہا ہو کو تاکید کیا۔ مت سمجھو کہ میں پدر
کے پاس تمپر تہمت کرونگا دوسرا ایک ہی جو تمپر تہمت کرتا یعنے موسےٰ جسپر تم بھروسا رکھتے ہو کہ
اگر موسےٰ کو باور کرتے تو مجھے بھی باور کرتے کیونکہ وہ میرے باب میں لکھا ہی لیکن جب تم اُسکے

✝ محمدؐ یہاں یہ ہشیاری تمام پوشیدہ رکھتا کہ پیشگوئی میں مذکور ہی سو پیغمبر
بنی اسرایل میں بلکہ بنی اسرائیل سے پیدا ہونا تھا۔

نسخوں پر ایمان نہیں لاتے ہو تو میرے باتوں پر کیونکر ایمان لاؤگے" پس پیشگوئی موسے میں مذکور ہی سو
پیغمبر کے دو دعویدار نظر آتے سے ہمکو لازم ہی کہ شہادت کے موافق خوب دریافت کریں کہ کسکا
دعویٰ حق ہی سو تحقیق کریں

اِس پیشگوئی عمدہ میں بہت سے باتیں موجود ہیں جو آگے کے صفحوں میں لکھے گئے سو
پیشگوئیوں کو اثبات کر کر بتلاتے کہ نہ محمد مصطفےٰ بلکہ عیسےٰ مسیح ہی ہے جسکے بابمیں موسے نے ذکر کرتا۔ کیونکہ
جیسا بلعام کی پیشگوئی میں تھا ویسا اسمیں بھی ہے بلکہ فحوائے کلام سے خوب واضح ہی کہ محمد صلعم سے
کچھ نسبت نہ رکھکر بضرور عیسےٰ مسیح سے منسوب ہو کیونکہ دوبارہ بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ آنیوالا پیغمبر
تیرے بیچمیں بلکہ تیرے برادروں میں سے نمایاں ہوگا۔ پر واضح ہی کہ محمد مصطفےٰ بنی اسرائیل سے نہ نکلا مگر
عربوں سے جنھیں اللہ تعالے ۰۸۴۲ سال آگے بنی اسرائیل سے جدا کر دیا تھا۔ سو اسکے عرب اور عبرانیوں کے
حقیقی بھائیاں نہ تھے کیونکہ نہ ایک مادر سے جنے گئے تھے نہ انکی ماں اصل عبرانی رکھتی تھی عربوں کی ماں
بی بی سارہ کی مصری لونڈی ہاجرہ تھی جو پیشتر پیدایش اسحاق سارہ اپنے شوہر ابراہیم کو حرم
کے سپرد کرادی تھی الغرض اسمٰعیل و اسحاق فرزندان ابراہیم بدشواری تمام میند بھائیاں
کہا جائے۔ مگر پیشگوئی موسے نے بنی اسرائیل سے تفصیلوار کہی کہ تیرا خداوند تیرے بیچمیں بلکہ تیرے
برادروں میں سے ایک نبی قایم کریگا" پس اِس پیشگوئی سے محمد کیا نسبت رکھ سکتا ہی ثانیاً
دیکھا چاہیے کہ اسی جگہ موسے نے دوبار صاف کہا کہ آنیوالا پیغمبر جو اسرائیل سے پیدا ہووے سو میرے سا ہوگا
اِس اظہار کے باعث موسے کتیں ہوشیاری تمام لحاظ کرنا لازم پڑتا۔ پس ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ
موسے کون اور کیا تھا۔ موسے ایک شخص تھا جو خدا سے بنی اسرائیل میں اولاً شافی و ثانیاً شارع

بنایا گیا تھا چنانچہ خدا موسےٰ کو بھیجکر بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے چھٹکارا دیا ایسا ہوا کہ
موسےٰ اپنے برادروں کے شافی کے سر کھا ٹھہرا۔ اِس مخلصی کے بعد خدا موسےٰ کو حکم کیا کہ تمامی
سو لوگ بین بندگی و پرستش الہ کی خاطر قواعد مخصوص مقرر کرے ایسا ہوا کہ موسےٰ اُنکا شارع بنا
پس اُن ہر دو باتوں میں جیسا مشرق و مغرب میں فرق ہی ویسا ہی موسےٰ اور محمدؐ مصطفےٰ کے
درمیان تفاوت نظر آتی۔ اگرچہ ہم قبول لتے کہ محمدؐ اپنے تیرعربوں کے شافی سا مشہو کیا بلکہ اُنکا
شارع بھی تھا تاہم وہ بتلایا سو راہِ نجات مجاری کیا سو احکام قربانی و خون بہنے سے بالکل
نسبت نہ رکھتے۔ موسےٰ بنی اسرائیل کو ملک الموت کے پنجے سے حلوانِ لاعیب کے خون بہنے سے چھٹکارا
دیا۔ من بعد بخشائش عصیان و پرستش مقبولِ الہ کی خاطر قواعدِ شرعی کو مقرر کر ٹھہرایا کہ اُن ہر دو
مقدمات کے لئے حلوانِ لاعیب کی قربانی پر ایمان لانا ضرور تھا۔ مگر محمدؐ اپنے تیرعربوں کے شافی
سا مشہو کرنے میں حلوانِ لاعیب کے خون بہنے کے سوا وعدہ نجات کرتا ہی سوائے اِسکے اگر ہم
بخشائشِ عصیان و پرستشِ مقبولِ الہ کے مقدمے پر فرقان میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو بھی
اُن ہر دو مقدمات کے لئے حلوانِ لاعیب کی قربانی پر ایمان لانا ضروری ہے سو کسی مقام میں اشارہ نہ
پاوینگے۔ غرض اُن دو صورتوں میں یعنے شافی و شارع کے سر کھا محمدؐ موسےٰ سے عینِ اختلاف رکھتا ہی پس
چونکہ موسےٰ الہامِ الہی سے مشہو کیا کہ آنیوالا پیغمبر اپنے سر کھا ہووے ظاہر ہی کہ ایسے الفاظ
محمدؐ مصطفےٰ سے منسوب نہ ہو سکتے۔ مگر یقیناً عیسےٰ مسیح سے نسبت رکھتے ہیں کیونکہ وہ شافی و
شارع کے سر کھا موسےٰ سے عینِ مشابہت رکھتا ہی مثلاً جیسا موسےٰ حلوانِ لاعیب کے خون
بہنے سے اپنے لوگ کو ملک الموت کے پنجے سے چھٹکارا دیا ویسا ہی عیسےٰ مسیح حلوانِ خدا اپنے

خاص خون بہنے سے اپنے ایماندار لوگوں کو تباہی و دوزخ سے نجات دیتا ہی۔ اسکے سوا اپنی کتاب شریعت میں بتلایا کہ بخشایش عصیان و پرستش مقبول الٰہ کے لئے حلوان الاعیب کی قربانی پر ایمان لانا ضرور تھا و ایسا ہی عیسے مسیح کتاب انجیل میں ظاہر کرتا کہ روحانی بخشایش عصیان و پرستش مقبول پدر فقط اپنی خاص قربانی پر ایمان لانے سے ممکن ہو سکتی پس ثابت ہو چکا کہ صرف شارع سا نہین بلکہ شارع کے سبب بھی عیسے مسیح موسے سے مشابہت کامل رکھتا۔

ابتک اس پیشگوئی مجیدہ کا مضمون تمام دریافت نہ ہوا اسمیں اور ایک حقیقت موجود ہی جو محمد یا محمدیوں کے باب میں کہتے ہیں سو دعوی الہام کو بالکل باطل کرتی ہی کہ دیکھو موسے آنیوالے پیغمبر کے باب میں کہتا تم اسکی طرف کان دھروگے اور یہہ بات بھی میں اپنا کلام اسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ کہ میں اسے فرماؤنگا وہ انسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے کلمات جنھیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہیں سنیگا میں اس سے اسکا مطالبہ کرونگا یہاں موسے صاف صاف ظاہر کرتا کہ پیغمبر مذکور کے منہہ میں خدا کے کلمات ڈالے جاوینگے بلکہ خداوند سارے اشخاص کو جو اسکی طرف کان نہ دھرینگے سو تقصیرمند ٹھہرائیگا پس گزرے صفحے میں ثابت ہو چکا کہ یہہ پیغمبر محمد نہیں ہو سکا مگر عیسے مسیح ہی تھا اور خدا کا حکم ہی کہ اگر ہم اسکے کلمات کو قبول نہیں تو تقصیرمند ہو جاینگے پس ہم یہہ سوال کرتے کہ مسیح اسکے پیچھے نمایاں ہونگے سو پیغمبروں کے باب میں کیا خبر پہنچایا ہی متی کے ۲۴ باب کی ۲۳ آیت میں لکھا ہی اسوقت اگر کوئی آدمی تم سے کہے کہ مسیح اس جا ہے یا اس جا ہے تو باور مت کرو کیونکہ جھوٹھے مسیحان اور پیغمبران ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتیں بتاینگے کہ اگر ہو سکے تو مقبول ہوئے لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے خبردار میں آگے اسکے باب میں تمہیں خبر دیا ہوں پس اگر لوگ تمکو کہیں کہ دیکھو وہ جنگل میں

ہی تو باہر مت جاؤ یا کہ دیکھو خلوت سرا میں ہے تو باور مت کرو۔ اسی باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہے اور بہت سے
جھوٹھے پیغمبر نمایاں ہونگے اور بہت لوگوں کو گمراہ کرینگے۔ اِن آیات سے صاف معلوم ہوتا کہ عیسے مسیح اپنی پیش
بینی سے معلوم کیا کہ جھوٹھے مسیحاں اور جھوٹھے پیغمبر ان میں نمایاں ہونگے اسلئے آگے سے انکے باب میں انسان کو تنبیہ
کیا بلکہ بہت تاکید کرنے سے ایسے مکاروں کے حق میں ناپسندیگی خدا کو ظاہر کیا ہے۔ اِس مقدمے کو موقوف کرینگے
آگے پوچھیں کہ عیسے مسیح انجیل کے پیچھے نمایاں ہونگے سو جھوٹوں کے باب میں (از انجملہ فرقان ایک ہے) کیا کہتا کتاب
مکاشفات کے ۲۲ باب کی ۱۸ آیت میں یوں لکھا ہے کیونکہ میں ہر ایک شخص کو جو اِس کتاب کی نبوت کے
باتوں کو سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اِن باتوں میں کچھہ زیادہ کرے تو خدا اُن بلیات کو جو اِس
کتاب میں لکھے ہیں اسکے لئے زیادہ کریگا اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے کچھہ نکال ڈالے تو
خدا اُسے کتاب حیات اور شہر مقدس اور اِس کتاب میں لکھے ہیں سو باتوں کی شرکت سے خارج کریگا وہ
جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے کہتا کہ یقیناً میں جلد آتا ہوں آمین ہاں اے خداوند عیسے آ۔ کتاب مکاشفات
انجیل کی کتاب آخری ہے اور اوپر کا حوالہ اسکی انصرام کرنیوالی آیت ہے پس فرقان کے وحیوں کے باب میں
جو ۶۰۰ سال پیچھے نمایاں ہوے سو کیا کہا جا سکتا! اگر فرزند خدا کی تعلیم پر لحاظ کریں تو سوا اُسکے ہم تو مُضر
و مُہلک ٹھہرانا ہم کو اور کچھہ اختیار نہیں ہے

اب آنیوالے پیغمبر کے باب میں پیشگوئی ہونے سے دو جدے جدے باتیں کو ثابت کئے ہیں
اول کہ محمد مصطفے اصل عربی رکھنے سے مضمون پیشگوئی کا اُس سے منسوب ہو سکتا لیکن عیسے مسیح اصل عبرانی
کے ہونے کے باعث ضرور اُس سے نسبت رکھتے تا نیا کہ محمد مصطفے قربانی کے وسیلے سے شافی انسان ہونیکا
دعوی نکرنے سے بلکہ شارع کے سیکھا بخشش عصیان و پرستش معبود الہ کے لئے حلول الاعیب کی قربانی پر ایمان لانا

نہ بتلانے سے ظاہر ہی کہ موسے سے مشابہت رکھنا پس انصاف ہی کہ ہم اسکے حق میں ٹھہراویں کہ وہ پیشگوئی
موسے کا مدعا نہیں ہی کیونکہ خدا روز ازل سے مقدر کیا کہ پیشگوئی موسے کا مدعا موسے سے عینِ مشابہت
رکھے مگر عیسے مسیح جلوانِ خدا اپنی خاص قربانی کے وسیلے سے شافی و منجی ہونے کا دعوی کرنے بلکہ شارعِ
انجیل کے سر رکھا بخششِ عصیان و پرستشِ مقبولِ پدر کے لیے اپنی قربانی پر ایمان لانا ضروری ہی سو بتلانے سے صحیح
ہی کہ موسے سے عینِ مشابہت رکھتا پس انصاف ہی کہ ہم اسکے حق میں ٹھہراویں کہ پیشگوئی مذکور کا مدعا حقیقی
وہی ہی اور دیکھو کہ ان کیفیتوں سے دلیلِ قطعی نکلتی ہی کہ محمد مصطفے شافی نہ ہو سکتا کیونکہ کتب مقدس کبھی
دوسرے نجات دینے والے کے بابت پیشگوئی نہ کرتے ہیں مگر ایک کے پس ثابت ہم کیے سر رکھا وہ شافی محمد نہیں
بلکہ عیسے مسیح ہی ہی تو واضح ہی کہ محمد شافی نہ ہو سکتا۔

اوپر کے دلایل سے سب پر ظاہر ہوگا کہ محمد اپنے دعوے کو تقویت دینے
کے لیے کتب مقدس کی کوئی آیت اس سے زیادہ لا احال حق نہ سکا ہوتا کیونکہ یہہ پیشگوئی اسکے اور فرقان
کے دعوی بے سند کو بالکل باطل کرتی ہی پس یقین ہی کہ اگر وہ عبرانی پیشگوئیوں میں لیاقتِ کامل رکھتا تو اسکو
کبھی نہ چھپا ہوتا مگر فرقان میں داخل ہوا ہی سو توریت و انجیل کے ہر ایک حوالے سے ظاہر ہی کہ ان کتب
کے مضامین سے اسکی آگاہی بہت کم تھی بلکہ اسکے ایامِ تجارت میں یہود و عیسویوں کے ساتھ بات چیت کرنے
سے میسر آئی تھی تیسا ہوا کہ وہ اپنے دعوی بے سند کی تسلی پر کتبِ عتیق کا حوالہ کرتا بلکہ اپنی ذات میں کلام
الہام کی اصل حقیقت کا مثال دکھلاتا یعنے خدا مکاروں کو انکے مکرِ خاص سے گرفتار کرتا ہی یہہ بیانِ مختصر تمام
کرکے ہم ان نجاتِ مقدس سے جو پنٹیٹوک یعنے پنج کتب موسوی کہلاتے سو اپنے دلایل کو ختم
کرتے ہیں

شہادتِ موسی کو چھوڑ کر ثابت کیا ہم اُن کتبِ مقدس کی طرف رجوع یہود

سے بلقب چھتوبیم ✻ مگر محمدیوں سے بخطابِ زبور ملقب کئے گئے ہیں سو رجوع ہوتے ہیں اُن کتب میں سے

کتابِ ایوب و کتابِ زبورِ داؤد و کتابِ امثالِ سلیمان مخصوص ہیں اور دیکھو وے سب الہامی ہونے کے باعث

کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی سے سرمو اختلاف نہ رکھکر بہت کچھ استوار کرنیکے لئے گذارتے

ہیں سو محمدیوں کا یہہ گمان کہ زبور کتبِ موسوی کو منسوخ کرنے آئی مطلق خیالِ باطل ہے کیونکہ زبور کو تلاش

کرنے سے صاف معلوم ہوتا کہ منسوخ نہیں بلکہ قایم و اثبات کرنے آئی اگر زبور نجاتِ اصلی کے لئے

حکمتِ تازہ بتلائی ہوتی اور کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہے سو شہادتِ اصلی کے عوض شہادتِ مختلف

گذاری ہوتی تو محمدیاں اپنے اِس گمان کی خاطر کہ وہ اگلے کتابوں کو منسوخ کرنے آئی وجہ معقول رکھتے

مگر اسکی شہادت کتبِ موسوی سے عینِ موافقت رکھنے سے واضح ہے کہ نہ منسوخ کرنے بلکہ قایم

و اثبات کے لئے نازل ہوئی یہ سچ ہے کہ ہر ایک مقدمہ ناحق کو ضرور ہے کہ جھوٹھہ موتھہ کی معرفت

سے تشفی پاوے مگر حقیقت انہی طرف الہی ہونے سے صرف جھوٹھہ موتھہ سے حمایت کی محتاج نہ ہو کر اسپر

بہتان کئے تو بھی باطل نہ ہوتی پس چاہیے کہ ناظرِ محمدی کتابِ زبور مسیح کے بابمیں گذرتی ہے سو شہادت

کو سنے کیونکہ اسمیں بہت سے پیشگوئیاں ہیں جو اسکی الوہیت و جسمداری و موت و کفارہ عصیاں کو بصفائی

تمام ثابت کرتے ہیں

یہود سے بنامِ چھتوبیم ملقب کئے گئے ہیں سو کتب اور بیان کئے سیر کھا چند ہیں اُنمیں مسیح کے

آنے و جسمدار ہونے و مرنے و ریاستِ روحانی کرنے کے بابمیں بہت سے پیشگوئیانِ عمدہ موجود ہیں

✻ اسکی معنی نسخہاتِ المقدس ہے

کتابِ ایوب سب سے قدیم ہے ہونیکے باعث ہم اُس سے شروع کرتے ہیں اہالی علم اُسکی تاریخ ولادتِ
مسیح کے آگے ۱۵۲۰ سال ٹھہراتے لیکن بعضے سمجھتے کہ اُس سے قبل بھی ہے اُسکے ۱۹ باب کی ۲۳ آیت میں
یوں لکھا ہے یعنے کاش کہ میرے الفاظ ابھی لکھے گئے تھے کاش کہ وے دفتر میں قلم بند ہوتے کہ وے
قلم آہنی اور سیسہ سے چٹان پر ابدالاباد کندہ کئے گئے تھے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرا نجات دینے والا زندہ
ہے اور وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا۔ اِس قدیم پیشگوئی میں تین جدے جدے باتیں نظر آتی
ہیں اولاً مرتبۂ الوہیتِ مسیح ثانیاً اُسکا مجسم ہونا ثالثاً عصیانِ دُنیا کے لئے کفارہ ہونا۔ اولاً
اِس فقرے میں یعنے میں جانتا ہوں کہ میرا نجات دینے والا زندہ ہے لفظ زندہ مسیح کے مرتبۂ الوہیت کو
خوب ثابت کرتا کیونکہ یہہ لفظ مسیح کے مجسم ہونے کے پندرہ سو سال قبل کہا گیا تھا پس ضرور
ہے کہ وہ فرزندِ خدا کی الوہیت سے نسبت رکھے کیونکہ اُسکی انسانیت اُس وقت وجود نہ پائی تھی ثانیاً
یہہ فقرہ یعنے وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا بہ صفائی تمام فرزند کا مجسم ہونا دکھلاتا۔
کیونکہ کُہنہ الٰہی کے بابمیں بولنا کہ وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا بالکل غیر مناسب ہے مگر اس بات
سے مراد یہی ہے کہ فرزندِ خدا مجسم ہو کر پچھلے دنوں میں صورت و سیرتِ انسان سے زمین پر کھڑا ہوگا
ثالثاً ئیے الفاظ یعنے میرا نجات دینے والا مسیح کی قربانی و جی اُٹھنے و آسمان پر جانے کے بابمیں دلیل
قطعی ہیں کیونکہ اِس لیکے چوتھے بابمیں ثابت ہو چکا کہ شافی کی قربانی کے سوا کفارہ عوضِ عصیان
ممکن نہ ہوتا بلکہ بجز کفارہ کے انصافِ بلا تغیرِ الٰہی آدم میں سے کسی ایک کو نعمتِ نجات نہیں
عطا کر سکتی

اُسی کتاب کے ۳۳ باب کی ۲۳ آیت میں نیچے آنیوالی پیشگوئی نظر آتی ہے

یعنے اگر اُسکے ساتھہ کوئی پیامبر یعنے مفسر جو ہزار میں ایک ہی حاضر ہوکر انسانکو اُسکی یعنے خدا کی
راستی بتلاوے تو وہ اُسپر رحیم ہوکر کہتا کہ اُسکو غار میں اُترنے سے بچا رکھہ کیونکہ میں کفارہ پایا ہوں
مسیح کی نجات پر کتاب ایوب میں باقی رہگئی اُسکو پیشگوئی یہی ہی اور نیچے آنیوالے تین باتیں بتلاتی
اولاً مرتبہ الوہیت مسیح ثانیاً اُسکا کفارہ عصیان ہونا ثالثاً رحم خدا از راہِ کفارہ اولاً یہ الفاظ
یعنے میں کفارہ پایا ہوں ثابت کرتے ہیں کہ وہ کفارہ دینے والا جو نجاتِ انسان کے لئے ضرور تھا ملک
آدمیوں و فرشتگوں و کلِ مصنوعات میں نہ پایا جاسکتا خداوند آخرش اپنے میں یعنے اپنے اکیلوتے
فرزند کی ذات میں پاچکا ثانیاً یہہ لفظ یعنے کفارہ بتلاتا کہ خدا کس سبب سے اپنے فرزند کی جسمداری
مقرر کیا چنانچہ اُسکا وجہ یہی تھا کہ اُسکے جسمدار ہونے اور مرنے سے عصیان کی خاطر شریعت کو
کفارہ عوض بخشش ہووے ثالثاً یہ الفاظ یعنے اُسکو غار میں اُترنے سے بچا رکھہ کیونکہ میں کفارہ پایا ہوں
صاف صاف ظاہر کرتے ہیں کہ نجاتِ انسان صرف مسیح کو صلیب پر کھینچنے سے ہی سو کفارے پر متعلق ہے

کتابِ ایوب کو واگذاشت کرکے ہم زبورِ داؤد کی طرف

رجوع ہوتے ہیں پس کیا دیکھتے کہ دوسرے قصیدے میں روح القدس داؤد کے منہہ سے مسیح اور اُسکے دشمنوں
کی عداوت اور اُسکی قدرتِ فتحمندی کے باب میں پیشگوئی عمدہ کہہ سناتا ہی وہ پیشگوئی تعلیم و عبرت
و مہربانی خدا سے ایسا معمور ہی کہ ہم تمام قصیدے کو یہاں لکھنا مناسب جانتے ہیں چنانچہ یوں لکھا ہی
یعنے بُت پرست کیوں طیش میں آتے اور لوگ کیوں تصورِ باطل کرتے ہیں بادشاہان جہان جمع
ہوتے اور حاکمان خداوند اور اُسکے مسیح کے خلاف باہم مصلحت کرتے اور کہتے کہ ہم اُنکے بندھنوں

✣ یعنی وہ شخص جو شدّتِ مرض سے مرجانیکے قریب ہی۔

توڑیں اور انکے رسیوں کو ہمارے پاس سے پھینکدیویں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہی ہنسیگا
خداوند انکی مسخری کریگا تب وہ اپنے غصے میں ان سے بات کریگا اور اپنی ناخوشی میں انکو ستاویگا
تسپر بھی میں اپنے بادشاہ کو جو ہی صیہون اپنے کوہ مقدس پر بٹھایا ہوں میں فرمان کو کہہ سناؤنگا خداوند
مجھہ سے فرمایا ہی تو میرا فرزند ہی اسی روز میں تجھے پیدا کیا ہوں مجھہ سے مانگ میں تجھے تیری میراث
کے سبب بت پرستوں کو دیونگا بلکہ حدودِ دنیا تیرے قبضے میں کر دونگا تو انکو عصا آہنی سے توڑ دیگا
تو انکو کمہار کی ہانڈی کے سبب چکنا چور کریگا پس اے بادشاہاں عقل پکڑو اے دنیا کے حاکماں
تعلیم لو خداوند کی بندگی خوف سے بجا لاؤ اور لرزتے ہوئے سبب خرمی کرو ۔ فرزند کو چومتا
رہو ویسے کہ وہ بیزار ہووا اور جب اسکا غصہ کچھہ ایک بھڑکیگا تو تم راہ✢ سے ہلاک ہو جاؤگے مبارک
ہیں وے سب جو اسپر ایمان لاتے ہیں ۔ یہہ پیشگوئی مسیح پیدا ہونیکے ۱۰۰۰ سال قبل بلکہ زیادہ داؤد کے
ہاتھہ سے لکھی گئی تھی اور ناظر کو نیچے انیوالے چار حقیقات بتلاتی اول مسیح خدا کا فرزند خاص
ہی دوم اسکا نجاتِ دنیا کی خاطر مجسم رہونا سوم اسکا باوجود عداوتِ ابلیس و انسلکے ہر ایک
مذہب ناحق کو نیست و نابود کرنا چہارم انجیل کو قبول نہ لینے اور مسیح پر ایمان لانے کے سوا ارواحِ انسان
کا یقیناً ہلاک ہو جانا ۔ اولاً یہہ آیت یعنی بادشاہانِ جہان جمع ہوتے اور حاکمان خداوند اور
اسکے مسیح کے خلاف باہم مصلحت کرتے ہیں اور یہہ آیت میں اپنے بادشاہ کو اپنے کوہ مقدس پر
بٹھایا ہوں اور یہہ آیت خداوند مجھہ سے فرمایا تو میرا فرزند ہی اور یہہ آیت فرزند کو چومتا رہو ویسے
کہ وہ بیزار ہوئے سب مسیح کی فرزندیت و مرتبہ الوہیت پر علانیہ گواہی دیتے ہیں دوم یہہ آیت

✢ اسکی معنی راہِ ہدایت و نجات ہی ۔

یعنے اِس روز مَیں نے تجھے پیدا کیا ہوں فرزند کی جسمداری پر دلیلِ معقول ہے کیونکہ اگر صرف اُسکی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہے کہ ازل سے ابد تک موجود ہے مگر فرزندِ خدا دنیا کا شافی بننے سے ضرور تھا کہ وہ صورت و سیرتِ انسان لیکر عصیانِ دنیا کی خاطر اپنے تئیں قربان کرے پس فقط جسمداری فرزند کے باعث کہا جا سکتا کہ اِس روز مَیں نے تجھے پیدا کیا ہوں سوم یہہ آیت یعنی مجھ سے مانگ مَیں تجھے تیری میراث کے سبب کھا بُت پرستوں کو دیونگا بلکہ حدودِ دنیا تیرے قبضے میں کر دیونگا ثابت کرتی کہ ابھی تھوڑے وقت میں دنیا کے سارے اقوام انجیل کے تابعدار ہو کر مسیح کی ریاستِ روحانی کو قبول نا پڑیگا۔ کسیقدر کی عداوت نہ کوئی قسم کی بُت پرستی ابلیس کا مقابلہ بھی اِس بادشاہ کو روکیگا کیونکہ پدر نے اُسکو مقدر کیا ہے اور فرزند اپنے عصائے آہنی سے اصنام کو پہنچا دیگا کروبیاں اُسکو دیکھنے سے خوش و خرم ہونگے اور شیاطین سب اُسکے غصے سے دانت چابتے رہینگے پس یہہ پیشگوئی محمدیوں میں مشہور کرتی کہ وہ دن جلد آنیوالا ہے جسمیں تمامِ محمدی روئے زمین باقی نہ رہیگا کیونکہ مسیح ہر ایک مذہبِ ناحق کو نیست و نابود کر کے آپ شاہِ روحانی کے سبب کھا ریاست کریگا چہارم یہہ آیت یعنے فرزند کو چومتا نہووے کہ وہ بیزار ہو اور جب اُسکا غصہ کچھہ ایک بھڑکیگا تو تم راہ سے ہلاک ہو جاوگے اور یہہ آیت مبارک وے ہیں جو اُسپر ایمان لاتے خوب ثابت کرتی کہ خدا سے ملاپ و صلح حاصل کرنے کے لئے ایکہی راہ مقبول ہے یعنے مسیح کو دنیا کا شافی حقیقی جانکر اُسپر بدل و جان ایمان لانا بجز اِسکے ایمان کے پیشگوئی بہ سنجیدگی تمام بتلاتی کہ گنہگاروں کے واسطے سوائے حضورِ خداوند سے نکالا جانے اور ابدالاباد ہلاک ہونیکے اور کچھہ باقی نہ رہیگا۔

کتابِ زبور کی پیشگوئی ثانی جسمیں ہم تھوڑا سا بیان کرینگے ۲۲ قصیدے

میں ہے وہاں فرزندِ خدا نجاتِ دُنیا کی خاطر صلیب پر اُٹھایا ہے عذاب و عقاب کے بابمیں بیان دردانگیز
موجود ہے وہ قصیدہ طول طویل ہونے سے اُسکے چند آیات پر اکتفا کرتے ہیں نیچے آنیوالے تین کیفیتوں سے
ظاہر ہوتا ہے کہ پیشگوئی کے مضامین صرف مسیح سے نسبت رکھتے ہیں اولاً کیونکہ وقتِ نزع وہ اپنے
عذابِ الیم میں کیا سوالوں سے شروع ہوتی ہے یعنے میرا خدا میرا خدا کیوں تو مجھ سے رو گردان ہے
اگر مسیح کی موت کے بابمیں انجیل گذارتی ہے سو شہادت پر رجوع ہووین تو ہم دیکھتے کہ ۰۰ اس
بعد بلکہ زیادہ مسیح صلیب پر کھینچا جا کر مرتے وقت ایسے ہی نالان کیا چنانچہ متّی کے ۲۷ باب کی ۴۶
آیت میں لکھا ہے تین پہر کے قریب عیسےٰ بلند آواز سے پکار کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنے
میرا خدا میرا خدا تو کیا واسطے مجھ سے رو گردان ہوا ثانیاً پیشگوئی کی ۷ اور ۸ آیتیں
حرکتیں اور طعنے ظاہر کرتی ہیں جو نسے اعدای مسیح یعنے کاتبان اور فروسیان وہ صلیب پر کھینچا گیا اسی
وقت اُسکی مسخری کرتے تھے چنانچہ لکھا ہے وے سب جو مجھے دیکھتے حقارت سے ہنستے ہیں وے
اونٹ لٹکاتے اور سروں کو ہلا ہلا کے کہتے کہ وہ خدا پر توکل کیا کہ وہ اُسکو مخلصی دیوے پس اُسکو
مخلصی دیوے کیونکہ وہ اُسے عزیز رکھتا تھا۔ اگر انجیل میں دیکھیں تو معلوم ہوتا کہ مسیح کے وقتِ
پریشانی میں اُسپر ویسی ہی مسخری کی گئی تھی چنانچہ متّی کے ۲۷ باب کی ۳۹ آیت میں لکھا ہے اور
آنے جانے والے اپنے سر ہلا ہلا کر اسکو ملامت کرتے اور کہتے کہ ای تو جو خدا کے معبد کو توڑتا تھا اور
پھر تین روز میں بناتا تھا اپنے تئیں بچا لے اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔ اسیطرح سے
امام کے سرداران اور کاتبان قوم کے بزرگوں کے ساتھ مسخری کرتے ہوئے کہتے تھے کہ جو وہ اوروں
کو بچایا اپنے تئیں بچا نہیں سکتا اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اسوقت صلیب پر سے اُتر آوے

تب ہم اُسپر ایمان لاوینگے وے خدا پر توکل کیا اگر وہ اُسکا پیارا ہی تو اب اُسکو خلاصی دے کیونکہ وہ کہتا تھا خدا کا بیٹا ہوں ثالثاً پیشگوئی کی ۸ آیت مسیح کے صلیب پر کھینچنے والے سپاہیاں صلیب کے نیچے کئے سو حرکتیں اور باتیں صاف صاف بتلاتی چنانچہ لکھا ہی وے میرے لباس کو آپس میں بانٹ لیئے اور جُبے کے واسطے بھانٹ ڈالے اگر یوحنا کی انجیل میں دیکھیں تو معلوم ہوتا کہ سپاہیاں مسیح کو صلیب پر کھینچے بعد ویسا ہی کئے چنانچہ یوحنا کے ۱۹ باب کی ۲۳ آیت میں لکھا ہی تب سپاہیان عیسے کو صلیب پر کھینچے بعد اُسکے کپڑوں کو لیکر چہار حصے کئے ہر ایک سپاہی کو ایک حصہ اور اُسکے جُبے کو بھی لیئے اور وہ جُبہ ایکہی ٹکڑا بغیر سیون کے اوپر سے تا نیچے بنا ہوا تھا۔ اِسلئے وے آپس میں کہے کہ ہم اُسکو نہ پھاڑیں پر اُسکے واسطے بھانٹ پھینکیں کہ کسکا ہوویگا۔ اِسلئے کہ کتاب کا لکھا جو کہتا ہی کہ وے میرے لباس کو آپس میں بانٹ لیئے اور میرے جُبے کے واسطے بھانٹ ڈالے کامل ہووے۔

کتاب زبور کی پیشگوئی ثانی جو ہیکل میں داخل کرتے ہیں سو یہ ہ قصیدہ کی ۶ آیت سے شروع ہوتی یعنے قربانی اور ہدیہ تو نہیں چاہا تو میرے کانوں کو کھولا ہی قربانی سوختنی و قربانی عصیان تو طلب نہیں کیا تب میں کہا کہ دیکھ میں آیا ہوں کتاب میں میرے باب میں لکھا ہی اے میرا خدا میں خوش ہوں کہ تیرا حکم بجا لاؤں ہاں تیرا شرع میرے دل میں ہی یہ پیشگوئی نیچے آنیوالے چار باتوں کو ثابت کرتی اوّل کتب موسوی میں نظر آتے ہیں سو قربانیاں صرف کفارہ مسیح پر شاہدی بھرنے کے لئے مقرر تھے دوم جسمداری و آمد مسیح سوم اُسکا آپ ہوکر عصیان کی خاطر اپنے تیں قربان کرنا چہارم مسیح پر شہادت دینا کتب عتیق کا مقصد مخصوص ہی اوّل یہ آیت یعنی قربانی اور ہدیہ تو نہیں چاہا

قربانی شوان و قربانی عصیان تو طلب نہیں کیا صاف صاف بتلاتی ہے کہ کتب موسوی میں
مقرر کئے گئے سو قربانیاں صرف عیسیٰ مسیح کے نمونے تھے بلکہ انصاف الٰہی سے کفارہ عصیان
کے سچا مقبول نہ ہو سکتے کیونکہ ظاہر ہے کہ قربانی بہائم کا کفارے کی خاطر کفایت نہ کرتی الغرض
وے صرف عیسیٰ مسیح کے کفارے پر گواہان ہو کر عفو عصیان کے چاہنے والوں کو خدا کی راہ نجات
دکھلانے تاکہ وے وعدہ کئے گئے شافی پر ایمان لانے سے اپنی مراد کو پہنچیں دوم یہہ فقرہ یعنے
تو نے میرے کان کو کھول دیا ہے۔ اور یہہ فقرہ تب میں نے کہا کہ دیکھ میں آتا ہوں مجسم داری فرزند اور اسکا
زمین پر نمود ہونا خوب ثابت کرتا کیونکہ اگر صرف فرزند کی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہے کہ آدمی کے
سے کان نہیں رکھتا۔ علاوہ خدا کے بارے میں نہیں کہا جا سکتا کہ دیکھ میں آتا ہوں کیونکہ خدا ہمیشہ
حاضر و ناظر ہے مگر یہ آیات بتلاتے کہ فرزند الٰہ مجسم دار ہو کر صورت و سیرت انسان میں لازم تھا
سو کفارہ عصیان دینے کے واسطے دنیا میں نمایاں ہووے۔ چہارم یہہ آیت یعنے اے میرے خدا میں
خوش ہوں کہ تیرا حکم بجا لاؤں بتلاتی کہ فرزند الٰہ آپ ہو کر اپنے تئیں کار نجات پر فدا کرتا تھا بغیر
رضامندی فرزند کے اسکو صلیب پر کھینچنا انصاف سے بعید ہوتا اور یاد رکھا چاہئے کہ اسکے
مرنے سے سوا کفارہ عصیان کا سرانجام کرنا غیر ممکن ہوتا پس فرزند یہاں ظاہر کرتا ہے کہ آپ اس کام
عظیم پر جو انعام کو پہنچانیکے لئے قضائے الٰہی سے مقرر تھا سو ازل سے راضی ہوا۔ چہارم یہہ
فقرہ یعنے کتابوں میں میرے بارے میں لکھا ہے ثابت کرتا کہ کتب مقدس صرف قربانی و کفارہ مسیح پر شہادت
بھرنے کی خاطر نزول پائے اگر خدا کا اکلوتا فرزند آپ ہو کر اپنے تئیں کار کفارے پر فدا نہ کرتا تو
نجات انسان غیر ممکن ہونے سے کتب مقدس کا نزول عبث ہوتا۔ مگر فرزند الٰہ آپ ہو کر کار کفارہ

اختیار کرنے سے کتبِ مقدس س خوشخبری کو دنیا میں شہرت دینے بلکہ اولادِ آدم کو راہِ نجات پر
ہدایت کرنے کے لئے نازل ہوے ہیں پس معلوم ہوا کہ خدا کے اکلوتے فرزند کی قربانی پر شہادت بھی بائبل کی پیشگوئیوں
کا جان ہے

کتابِ زبور کی پیشگوئی ثانی جو ہم یہاں حوالہ کرتے ہیں پیشگوئی عمدہ ہے چنانچہ یہہ قصیدے
کی آیت سے یوں لکھا ہے یعنے میرے دل میں اچھا مضمون جوش مارتا ہے میں بادشاہ کے حق میں
کیا ہوں سو باتوں کو کہہ سناتا میری جیبھ جلد نویس کے قلم کی سی چلتی ہے تو اولادِ انسان سے حسین تر
ہی تیرے لبوں میں فضل بھرا ہوا ہی لہذا خدا نے تجھے ابد تک مبارک ٹھہرایا ہی اے قادرِ مطلق تیرے
جلال و بزرگی سے تیری تلوار تیری کمر پر باندھ بلکہ تیری بزرگی میں کامیابی سے سواری کر
بسبب حقیقت و حلم و راستی کے اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے کارہائے مہیب سکھلاویگا تیرے تیر ان
بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں میں چبھتے جنسے لوگ تیرے زیرِ دست ہو جاتے ہیں اے خدا تیرا تخت
ابد الآباد ہے تیری بادشاہت کا عصا عصا راست ہی تو نیکی سے محبت اور بدی سے عداوت
رکھتا اسلئے خدا جو تیرا خدا ہی روغنِ خرمی سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا ہی یہہ
پیشگوئی ہدایتِ انسان کی خاطر نیچے آنیوالے چار باتیں بتلاتی اول ان میں مسیح بنی آدم کی
ناپاکی اصلی سے پاک تھی دوم الوہیتِ مسیح سوم اسکی فرزندیتِ ابدی چہارم اسکا مذہب
دنیا پر غلبہ پانا۔ اول یہہ فقرہ یعنے تو اولادِ انسان سے حسین تر ہے جمالِ جسمانی سے نسبت نہ رکھ
سکتا کیونکہ اشعیا نبی مسیح کے بابمیں پیشگوئی کر کے کہتا ہی کہ اسکو شکل و جمال نہیں اور جب ہم اسپر
نگاہ کرینگے خوبصورتی نہیں کہ ہم اسکے مشتاق ہوویں پس یہاں جو کہا ہی سو جمال سے مراد کیا ہے

بے شک اُسکی معنی جمالِ روحانی ہی یعنی انسانیتِ مسیح بنی آدم کی ناپاکی ٭ سے پاک تھی وہ
انسانیت مقدس گو کہ زنِ ناپاک سے ولادت پائی تاہم خدا کی قدرتِ کامل سے پیدا ہونے
کے باعث انسان کی نفسانیت سے محفوظ تھی جیسا کہ انجیل میں لکھا ہی یعنے گناہ کے سوا وہ
ہر ایک بابت میں اپنے بھائیوں کے سے بنایا گیا تھا۔ ازین باعث وہ روئے زمین پر ایسے ہمتا تھا
بلکہ خدا کی نظر میں دوسرا کوئی جمیل اور پاک و رخوشنما نہ تھہرا۔ دوم یہہ فقرہ یعنے اے قادرِ مطلق
تیرے جلال و بزرگی سے تیری شمشیر تیری کمر پر باندھ ایسا عزت بخشتی ہی کہ کبھی مخلوق سے مربوط نہ ہو
سکتا کیونکہ یہہ خطاب یعنے قادرِ مطلق ایزد تعالیٰ کے خطاب ان بزرگ سے ہی امّا روح القدس مبادا
کسی صورت سے اپنے کلام میں شک ہو سو دوسرے الفاظ لیکر اِس خطاب کو بارِ ثانی مشہور کرتا اور کہتا
اے خدا تیرا تخت ابد الاباد ہی تیری بادشاہت کا عصا عصاے راست ہی پس یے دو فقرے
بغیر تکرار کے الوہیتِ مسیح کو علانیہ ثابت کرتے ہیں سوم یہہ آیت یعنی خدا جو تیرا خدا ہی روغنِ خرمی
سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا بتلاتی کہ مسیح خدا سے نسبتِ فرزندی رکھتا ہی کیونکہ
اگلے کی آیت میں مسیح کے حق میں کہا گیا اے خدا تیرا تخت ابد الاباد ہی جب کہ دوسرے فقرے میں اُس ذاتِ
الٰہی کے بابت لکھا گیا کہ خدا جو تیرا خدا ہی روغنِ خرمی سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا ظاہر ہی
کہ یہ الفاظ یعنے خدا جو تیرا خدا ہی بجز اِس معنی کی دوسری نہیں ہو سکتے یعنے عیسےٰ مسیح جو اِس
پیشگوئی کا مدعا ہی سو خدا کا فرزندِ ابدی ہی چہارم یہہ فقرہ یعنے تیری بزرگی میں کامیابی سے سواری
کر اور یہہ فقرہ یعنے تیرا دہنا ہاتھ تجھے کارہائے مہیب سکھلاویگا اور یہہ فقرہ یعنے تیرے تیر ان شاہ

٭ یعنی وہ سیرتِ نفسی جو کلِ اولادِ آدم اپنے جدِ اعلیٰ سے اٹھائے ہیں

کے دشمنوں کے دلمیں چھبتے جن سے لوگ تیرے زیر دست ہو جاتے ہیں یہ سب بتلاتے کہ فرزند الہٰ تمام
دنیا پر غالب آکر کل اقوام کو انجیل کے تابعدار کریگا کیونکہ یہہ باپ سے مقدر ہونیکے باعث کوئی اسکو
روک نسکیگا پس ثبوت مقرری فرزند اپنی قدرت الہٰی سے سارے دشمنوں کو تسخیر کر کے پدر کے اس فرمان
کو کامل کریگا ازین باعث ۱۱۰ قصیدہ میں لکھا ہے خداوند میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف
بیٹھ جبتک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤنگا ۔

کتاب زبور سے دوسری پیشگوئی بزرگ جو یہاں ہم داخل کرتے ہیں

۱۱۰ قصیدہ میں ہے یعنے خداوند میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف بیٹھ جبتک کہ میں تیرے
دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناونگا خداوند تیری قدرت کا عصا صیہون میں سے بھیجیگا تو
اپنے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کر تیرے لوگ تیرے روز قدرت رضی ہونگے حسن تقدس میں رحم صبح
صادق سے تو تیرے جوانوں کی شبنم رکھتا خداوند قسم کھایا ہے اور وہ نہین پچتاویگا کہ تو ملک
صدق کے مرتبے کے موافق ابد تک امام ہے خداوند جو تیرے دہنے بازو ہے سو اپنے قہر کے روز بادشاہوں
کو مار مار ریگا وہ بت پرستوں میں عدالت کریگا وہ مقاموں کو لاشوں سے بھر دیگا وہ اکثر
ملکوں کے سروں کو گھایل کریگا وہ راہ میں نالے کا پانی پیگا اسلیئے وہ سر بلند کریگا یہہ پیشگوئی
نیچے آنیوالے چار باتیں دکھلاتی اول الوہیت و فرزندیت مسیح دوم اسکا سردار ہونا اور کفارہ دینا
سوم اسکا اپنے لوگ کو مقدس کرنا چہارم اسکا یقیناً دنیا پر غالب آنا اول یہہ فقرہ یعنی خداوند میرے
خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف بیٹھ ایسی کہی گئی ہے کہ ممکن نہیں کہ مخلوق سے مربوط ہووے
لہذا فقط اسکی ایک تاویل ہو سکتی یعنے پدر یہاں اپنے فرزند ہمسر سے جو ہمیشہ اپنے دہنے ہاتھ طرف

تخت پر بیٹھیگا سو متکلم ہوکر اسکے حق میں فرمان ٹھہراتا ہے معلوم ہے یہہ فقرہ یعنی خداوند نے قسم کھایا ہے اور
وہ نہیں پچھتاویگا کہ تو ملک صدق کے مرتبے کے موافق ابد تک امام ہے قربانی و کفارہ مسیح پر شہادت
معقول دیتا کیونکہ موسےٰ سے بنا سردار امام یعنے ہارون بلکہ ہارون کے بعد بنا ہر ایک
سردار امام بنی اسرائیل کے عصیان کی خاطر قربانیان خون آلودہ کو گذارنے کے لئے مقرر تھا
اس انتظام سے اللہ تعالے ہر ایک سردار امام کو پیچھے دنیا کے آنیوالے حقیقی سردار امام یعنے
عیسے مسیح کا نمونہ بنایا پس ناظر ہوشیار ہے تمام لحاظ کیا چاہئے کہ روح القدس اس پیشگوئی میں
نبی کے وسیلے سے کہتا کہ خداوند نے قسم کھایا ہے کہ فرزند ابد الاباد امام ہے اس سے مراد یہی کہ
پدر نے قسم کھایا تھا کہ فرزند اپنے تئیں قربان کرنے سے ایک کفارہ جو ہمیشہ بخشایش عصیان کی
خاطر کفایت کریگا پورا کرے جسکے باعث آئندہ دوسرے کوئی امام کو یقین کرنا ضرور نہ
ایسا ہوا کہ فرزند کی امامت امامت ابدی مقرر ہوئی ہے اب دیکھا چاہئے کہ اللہ تعالے کی
یہہ قسم سنجیدہ نہ محض دعوی محمد کو باطل و عاطل ٹھہراتی بلکہ اسکو قصد و قضاے الٰہ کے خلاف
فتور دلیر بھی ثابت کرتی۔ کیونکہ مسیح خدا ہی کے فرمان غیر متغیر سے نجات دنیا کی خاطر امام یعنے
کفارہ دینیوالا تعین ہونے سے روح القدس پیشگوئی میں مشہور کیا ہے کہ وہ ملک صدق کے مرتبے
کے موافق ابد تک امام ہے اگر ناظر محمدی تصدیع اٹھا کر کتاب پیدایش کے ۱۴ باب کو پڑھے تو معلوم
کریگا اولاً یہہ ملک صدق سلیم کا بادشاہ تھا ثانیاً وہ اللہ تعالے کا امام بھی تھا ثالثاً
کہ روح القدس اسکے ذکر کرنے میں عمداً و قصداً اسکی پیدایش و باپ دادے و موت کے بابت
کچھ مذکور نہ کیا ہے۔ حواری پالس عبرانیوں کے مکتوب کے ۷ باب میں الہام الٰہی سے نیچے لکھے

سریکھا اِسباتکا بیان تفصیلوار کیا ہی یعنی یہہ ملکِ صدق بادشاہِ سلیم اور خدا تعالے کا امام
جو ابراہیم سے جب وہ بادشاہونکو مارکے پھر آیا ملا اور اسکو دعائے نیک دیا جسکو ابراہیم سب
غنیمتوں سے دسواں حصہ دیا اسکا اوّل نام ترجمہ ہوکر بادشاہِ نیکی ہوتا ہے بعد اسکے بادشاہِ سلیم
جسکی مراد بادشاہِ صلح ہی بن باپ بن ماں بن نسب آغازِ روز و نہ انجامِ حیات لکھنے سے مگر فرزند
الٰہ کے سریکھا بنکر ہمیشہ امام رہتا ہی ۔ ملکِ صدق کا قصہ وہ تشبیہ ہی پیش گوئی کرتی کہ
اللہ تعالے قسم کھاکر اپنے فرزند کو ملکِ صدق کے مرتبے کے موافق ابد تک امام تعین کیا مراد یہی ہی کہ
مسیح امامِ بادشاہی الٰہی ہونے اور اسکی قربانی واحد ہمیشہ بخشایشِ عصیان کی خاطر قبول
کیا جانے سے غیر ممکن تھا کہ اللہ تعالے نجاتِ انسان میں دوسرے کسی امام کو دخل دینے دیوے کیونکہ
دنیا آخر ہونے تک مسیح ہی بنی آدم کا شافی واجبی ہی اُن تمام تعبیروں سے سب پر ظاہر ہوگا کہ محمد مصطفے
امامتِ مسیح میں خلل ڈالا چاہنے سے اپنے تیئں قصد و قضاے الٰہ کے خلاف قصورِ دلیر ثابت کیا ہی ۔
سیوم یہہ آیت یعنی تیرے لوگ تیرے روزِ قدرت راضی ہونگے جمالِ مقدس میں رحمِ صبح صادق
سے تو تیرے جوانوں کی شبنم رکھتا ہی بتلاتی کہ مسیح اپنی قدرتِ الٰہی سے اپنے لوگ کے دلوں کو مائیل
کرکر نہ محض نجاتِ انجیل کو قبول لینے اور اپنے پر ایمان لانے راضی کریگا بلکہ سب ایمانداروں کو روح القدس
کے فضل سے پاک کریگا تاکہ وے مرنے تک جمالِ مقدس کے موافق وفا سے کریں چہارم یہہ فقرہ یعنی میں
تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بنادیگا اور یہہ فقرہ یعنی تو تیرے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کر
اور یہہ فقرہ یعنی خداوند جو تیرے دہنے بازو پر ہی سو اپنے قہر کے روز بادشاہوں کو مار ماریگا اور
یہہ فقرہ یعنی وہ بت پرستوں میں عدالت کریگا اور یہہ فقرہ یعنی وہ اکثر ملکوں کے رئیسوں کو گھایل کریگا ئے

سب ثابت کرتے ہیں کہ باوجود عداوت شریران خصوصاً شیاطین کے مسیح دنیا کے سارے بادشاہتوں
کی ریاست روحانی حاصل کریگا۔ غرض وہ اپنی انجیل کی کامیابی کو دیکھیگا جبتک کہ اسکے وسیلے
سے وہ شمال و جنوب و مشرق و مغرب سے اپنے مقبول ہوئے سو لوگ کے منفرد و اخیر کو تابعدار کرکے
نہ محض اسکو بچائیگا بلکہ مقدس کریگا۔

زبور داؤد کو بند کرنے کے آگے شاید ناظر محمدی روح القدس مسیح

موت سے جی اٹھکر آسمان پر جانیکے بابت کیا کہتا سو سنا جائیگا۔ اگر ہم اس بات سے درگذریں تو بہ
انصاف تمام کہا جا سکتا کہ اس کتاب سے ہمارے دلایل کامل نہیں ہیں از بابت اسی نیچے آنیوالے
پیشگوئی کو یہاں داخل کرنا مناسب جانتے چنانچہ ۲۴ قصیدے کی ۷ آیت میں لکھا ہے اے پھاٹکو
اپنے سر اونچے کرو اور اے دروازہ ہائے ابدی اونچے ہو کہ بادشاہِ جلال داخل ہووے بادشاہِ جلال
کون ہے خداوند جو قوی و قادر ہے بلکہ خداوند جو جنگ میں قادر ہے اے پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو
اور اے دروازہ ہائے ابدی تم اونچے ہو کہ بادشاہِ جلال داخل ہووے یہہ بادشاہِ جلال کون ہے
خداوند افواج وہ بادشاہِ جلال ہے یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالے تین باتوں کو بتلاتی اول مسیح کے
آسمان پر جانے سے فرشتگوں کا خوشی و خرمی کرنا دوم اسکا مرتبہ الوہیت اور ہمسری پدر سوم کارِ
نجات کے باعث اسکا ابدالاباد بادشاہت سماوی میں حمد و ثنا کیا جانا اول پیشگوئی کے بیچ
دو فقرے یعنے اے پھاٹکو تم اپنے سر اونچے کرو اور اے دروازہ ہائے ابدی تم اونچے ہو کہ بادشاہِ جلال
داخل ہووے گروہِ ملایک مسیح آسمان پر جانے کے باعث کیسے خوشی اور رشک سے مبارکبادی کو بعوض
تمام بتلاتے ہیں دوم بادشاہِ جلال کون ہے سوال کے دو جواب یعنے خداوند جو قوی و قادر ہے

اور خداوندِ افواج مسیح کے مرتبۂ الوہیت و ہمسری پدر کے بابمیں روح القدس کے اظہاراتِ معتبر ہیں سوم یہہ فقرہ یعنے خداوند جو قوی و قادر ہی اور یہہ بھی یعنے خداوند جو جنگ میں قادر ہی وہ بغیر بے انتہا بتلاتا جس سے گروہ ملایک مسیح اپنی قدرتِ الہی سے گناہ اور ابلیس اور موت اور دوزخ پر پایا سو فتح کی تعظیم کیا کرتے ہیں چنانچہ کتابِ مکاشفات میں لکھا گیا وے نیا راگ گاکر کہتے کہ تو ہی کتاب کو اُٹھاکر مُہر توڑنے کے لایق ہی کیونکہ تو قتل ہوا اور تیرے لہو سے ہمکو ہر ایک قبیلہ و زبان و ملک و قوم سے خدا کے واسطے مول لیا اور ہمکو ہمارے خدا کے بادشاہ اور امامان بنایا اور ہم روئے زمین پر بادشاہت کرینگے۔

ہم انبیاؤں کی موافقت کی ثبوت میں زبور ملقب کئے گئے سو کتب کی شہادت کو ختم کرنے کے آگے ایک لحظہ کتابِ امثالِ سلیمان کی طرف رجوع ہوتے ہیں چنانچہ اسکے ۸ باب کی ۲۲ آیت سے مسیح کے بابمیں نیچے آنیوالی پیشگوئی شروع ہوتی یعنے خداوند مجھے اپنی راہ کی ابتدا میں بلکہ اپنے افعالِ عتیق کے آگے تصرف کیا میں ازل بلکہ ابتدا سے دُنیا پیدا ہونے کے آگے وجود پایا جب سمندر نتھے جب چشمے پانی سے بھرے ہوئے نتھے میں پیدا ہوا پہاڑ ثابت ہونیکے آگے بلکہ ٹیلوں کے پیشتر میں پیدا ہوا جب وہ نہ زمین میدان نہ خاکِ دُنیا کا حصہ بلند ترین کو بنایا تھا جب وہ فلک کو تیار کیا جب سطحِ سمندر کو احاطہ کیا میں حاضر تھا جب وہ ابروں کو بلندی پر ٹھہرایا جب وہ سمندر کے چشموں کو مضبوط کیا جب وہ دریا کو اپنا فرمان دیا کہ پانی حدِ مقرری سے تجاوز نہ کرے جب وہ زمین کے بنیادوات ڈالا تب میں پالے ہوے سریکھا اسکے پاس تھا اور روز بروز اسکا دلدار ہوکر اسکے حضو میں ہمیشہ شادی کرتا تھا۔ اسکی زمین کی آبادی پر شادی کرتا تھا اور میرے خوشیاں بنی آدم کے

ساتھ تھے پر اس لئے کو میری بات سنو کیونکہ وے مبارک ہیں جو میرا حکم بجا لاتے۔ تربیت سنو اور دانا ہو
اور اُس سے کنارہ مت کرو مبارک ہی وہ جو میرا کلام سنتا اور روز بروز میرے آستانوں پر راہ دیکھتا
ہی اور ہر روز میرے دروازونکے چوکٹ کے پاس انتظاری کرتا کیونکہ وہ جو مجھے پاتا حیات پاتا بلکہ خدا
کی مہربانی سے سرفراز ہوویگا لیکن وہ جو میرا گناہ کرتا سو اپنے روح خاص کا نقصان کرتا۔ وے سب
جو مجھ سے کینہ رکھتے سو موت کو عزیز جانتے ہیں۔ یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالی پانچ باتونکو بتلاتی اوّل
الوہیت و ابدیت مسیح دوم خلقی میں اسکا طور وجود یعنے پیدایش ابدی کے موافق سوم
نجات کا مقدمہ اسم میں اسکا کلام ہادی واحد ہی چہارم وہ جو نجات کے واسطے مسیح پر
توکل کرتا سو بچا جائیگا۔ پنجم وہ جو اس سے برگشتہ ہوتا یقیناً دوزخی ہو جائیگا۔ اوّلاً یہہ فقرہ یعنے
خداوند مجھے اپنی راہ کی ابتدا میں تصرف کیا اور یہہ فقرہ یعنے میں ازل بلکہ ابتدا سے وجود پایا اور یہہ
فقرہ یعنے جب سمندان نتھے میں پیدا ہوا اور یہہ فقرہ یعنے جب وہ فلک کو تیار کیا میں حاضر تھا سو یہ
سب مسیح کی الوہیت و ابدیت پر شہادت معتبر ٹھہر کر بتلاتے کہ وہ ازل سے ابد تک موجود ہی
جیسا کہ ذات پدر پہلا آغاز ہی بلکہ انجام کو نہ قبولتی ہی پدر سو ذات فرزند بھی آغاز نہ رکھکر انجام
کو نہ پہنچتی۔ جیسے خطاب پدر میں ہوں ٹھہرا ویسا ہی فرزند ابدی کا خطاب ہی۔ اسلیے یوحنا کے باب
کی ۵۸ آیت میں وہ خود کہتا ہی مسیح میں تم سے کہتا پیشتر اس سے کہ ابراہیم تھا میں ہوں دوم
یہہ فقرہ یعنے خداوند مجھے تصرف کیا اور یہہ الفاظ یعنے میں وجود پایا اور یہہ بھی یعنے میں پیدا ہوا اور
یہہ فقرہ یعنے میں پالے ہوے سر یکھا اسکے پاس تھا سب بالاتفاق ثانی الہی خلقی میں رکھتا ہی سو
طور وجود پر یہہ گواہی دیتے کہ پدر سے ازازل پیدا ہوکر پیدایش ابدی کے راز کے موافق موجود ہی

لہذا وہ ازل سے پدر کے ساتھ رہا کرتا بولنا کافی نہیں ہی مگر راز مذکور کے موافق وہ ازل کہتہ پدر
سے پیدا ہوکر ابد تک پدر کے سینے پر رہتا ہی سوم یہہ فقرہ یعنے تربیت ہوا اور دانا ہوا اور اُس سے کنارہ
مت کرو اور یہہ فقرہ یعنے مُبارک ہی وہ جو میرا کلام سنتا بتلاتا کہ پدر کا فرزند ابدی کے سوا دوسرا
کوئی نہیں جو اولادِ آدم کی ہدایت کے لئے کلامِ نجات رکھتا جیسا لوقا کے ۹ باب کی ۳۵ آیت میں
لکھا گیا ہہ میرا پیارا بیٹا ہی اُسکو سنو۔ پس ظاہر ہی کہ وہ تعلیم جو اُسکے کلام کے خلاف ہی سو صرف
ارواح کی ہلاکی کے لئے ابلیس کا جال اور پھندا ہی چہارم یہہ فقرہ یعنے وہ جو مجھے پاتا حیات پاتا بلکہ خدا کی
مہربانی سے سرفراز ہوگا ثابت کرتا کہ مسیح کی قربانی و خون بہنے سے ہی سو کفارہ عصیان کے سوا گنہگاروں
کی نجات کے لئے دوسری کوئی راہ نہیں بتلائی گئی ازینجا عیسیٰ مسیح یوحنا کے ۱۴ باب کی ۶ آیت میں کہتا ہی
میں راہ اور حقیقت اور حیات ہوں سوائے میرے وسیلے کے کوئی پدر کے پاس نہیں آسکتا۔ پنجم یہہ فقرہ یعنے
وہ جو میرا گناہ کرتا سو اپنی روحِ خاص کا نقصان کرتا وے سب جو مجھ سے کینہ رکھتے سو موت کو عزیز جانتے
ہیں صاف تمام بے ایمانوں کی تباہی لا علاج و گرفتاری دوزخ کو مشہور کرتا جیسا کہ مارکس کے ۱۶
باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی وہ جو ایمان لاتا اور اصطباغ لیتا بچا جائیگا اور وہ جو ایمان نہیں لاتا
دوزخی ہو جائیگا۔ کتابِ امثال کی اِس پیشگوئی خوشنما و پُرمغز کو تمام کر کے ہم اُن کتب سے جو محمدیوں
میں بلقبِ زبور مشہور ہوتے سو اپنے دلایل کو ختم کرتے ہیں کیونکہ کتبِ سابق موسوی سے رکھتے ہیں سو
موافقت کو ثابت کرنے کے لئے یہاں گذارے گئے سو دلایل کو خوب ازبر کرنے سے ہر ایک متلاشی
فہیم قایل ہوگا کہ محمدیوں کی یہہ روایتِ عام کہ زبور کتبِ موسوی کو منسوخ کرنے نازل ہوئی سو
عبث ہی پس ہمارے برادرانِ محمدی ایسی جھوٹھی روایت کو یاد کرنے سے خوب ثابت ہوتا کہ وے

کتبِ مقدس کی حقیقتوں سے تمام و کمال نادان ہیں بلکہ اس نادانی میں بلا عذر ہیں

اب ہم کتبِ مقدس کے اس حصے کی طرف جو کتبِ انبیا کے لقب سے ملقب کیا گیا ہی سو رجوع ہوتے ہیں یہ کتب کتاب الشعیہ سے جو پیدایش مسیح کے آگے ۷۵۸ سال ہی سو شروع ہو کر انبیائے متواتر کے وسیلے سے کتابِ ملاکی تک جو عہدِ مسیح کے قبل ۳۹۷ برس ہی سو جاری رہتے ہیں کتابِ الشعیہ ریاستِ سلیمان سے ۲۵۸ سال پیچھے شروع ہوتی اور شہادتِ مسیح سے ایسی معمور ہی بلکہ اُسکے پیشگوئیاں شافی کی حسب و نسب و پیدایش و الوہیت و موت و کفارے کے باب میں ایسا صاف صاف بیان کرتے ہیں کہ اکثر لوگ اُسکے مصنفِ الہامی کو انجیل کے لکھنے والوں کے ساتھ گنکر اُسکو پانچواں مصنفِ انجیل خطاب کیے ہیں ✣ اُسکے نسخے کے آغاز میں وہ پیشگوئی بزرگ جو مسیح کے فوق العادت حمل و پیدایش کے باب میں ہی اور جو ساڑھے سات صدیوں کے بعد مریم باکرہ کی معرفت سے انصرام کو پہنچی سو نظر آتی چنانچہ الشعیہ کے ۷ باب کی آیت میں لکھا ہی اور خداوند آخذ سے کہا کہ تو اپنے خداوند خدا سے نشان مانگ اُسکو خواہ نیچے زمین یا اوپر آسمان میں مانگ لیکن آخذ کہا میں نہیں مانگونگا اور میں خداوند کو نہیں آزماونگا تب وہ کہا ای خاندانِ داود اب سنو آدمیوں کو تھکانا کیا تمھارے آگے ادنی بات ہی کیا تم میرے خدا کو بھی تھکاوگے سو اسواسطے خداوند آپ تمکو نشان دیگا کہ دیکھو ایک باکرہ حاملہ ہوگی اور فرزند جنیگی اور اُسکا نام عمانوایل رکھیگی اس پیشگوئی کو اُسکے جُدے جُدے بابوں میں تقسیم کرینگے آگے ہم ناظر کے فایدے کی خاطر اسمیں مذکور ہی سو مقدمہ عجیب کے باب میں تھوڑا سا بیان کرینگے باکرہ حاملہ ہوگی

✣ یعنی متّی و مارکس و لوقا و یوحنا۔

فرزند جنے اُس نادر ہی کہ اگر وہ فی الحقیقت در پیش نہ ہوتا تو باور نہ کیا جا سکتا۔ کیونکہ صرف ہمارے سارے تجربے کے خلاف نہیں بلکہ قواعدِ کائنات میں غیر ممکن ہے۔ اُمّا گو کہ قواعدِ کائنات میں غیر ممکن ہے تاہم خدا سے بعید نہیں جس کی قدرتِ کاملہ سے کُل قواعدِ کائنات اصل پاتے ہیں لہٰذا اُس ازل سے اپنے نام کی بزرگی کی خاطر اس مقدمۂ فوق العادت کو تعین کر کے ۵۰ سال کے قبل مشہور کرنے سے دلِ انسان کو اُسکے واسطے تیار کیا۔ پیدایشِ دُنیا سے باکرہ حاملہ ہوی سو نہیں سنا گیا تھا بلکہ روزِ قیامت تک پھر کبھی نہیں سنا جاویگا باکرہ کی سیرت نہیں کہ حاملہ ہو کر جنے نہ انسانیت کا قاعدہ کہ بجز باپ کے وجود پاوے لہٰذا اگر ہم کائنات کے قواعد کے موافق اِس مقدمے پر نظر کریں تو بے شک معجزات میں معجزۂ بزرگ تر بلکہ مقامِ حیرت ہی پس ہم سوال کرتے ہیں کہ یہہ مقدمہ کس سبب سے کائنات کے قواعدِ قایم و دایم کے خلاف وقوع میں آیا۔ ظاہر ہی کہ اُسکے واسطے کوئی وجہ معقول ہووے کیونکہ اگر خدا انسانیتِ مسیح کو پیدا کرنے میں صرف پیغمبر چاہتا ہوتا تو معمول کے موافق پیدا کر سکتا۔ پس خداوند کس سبب سے فقط پیدایشِ مسیح میں کائنات کے قواعدِ قایم و دایم کے خلاف کرنا لازم جانا۔ اِس سوال کا جواب خود پیشگوئی میں موجود ہی چنانچہ لکھا ہی وہ اُسکا نام عمانوایل رکھیگی۔ لفظِ عمانوایل ترجمہ ہو کر یہہ معنی دیتا یعنے خدا ہمارے ساتھ اور اِس سے مسیح کی فوق العادت پیدایش کا بھید کھل جاتا ہی اُسکا بیان نیچے لکھے سے رکھا ہی یعنے نجاتِ انسان کی خاطر لازم تھا کہ فرزندِ خدا خود جسمدار ہو کر سیرتِ انسان میں اور عاصیوں کے عوض اپنے تئیں قربان کرے تاکہ اُسکی قربانی سے شریعت کو کفارۂ عزت بخشِ عصیان پہنچنے سے خدا انصاف کے موافق عاصیوں کو بخشا سکے پس پدرِ ابدی اپنے فرزند کو اُس کارِ عظیم پر مقرر کرنے سے لازم

وملزوم تھا کہ فرزند جسمانی ہونے میں انسانیت مشابہ آدم یعنے داغِ عصیان کے سوا رکھے اگر
انسانیتِ مسیح داغِ عصیان رکھتی تو شریعت جیسا ہر ایک عاصی کے حق میں اسکی عادت ہے اسکو
ناپاک ٹھہرا کر بے تکلف رد کرتی دریں صورت عیسے ابنِ مریم شافی دنیا بننا غیر ممکن ہوتا۔ پس
فرزندِ خدا اسیرانِ انسان کو قبول لیتے بلکہ زنِ ناپاک سے جنا جانے میں لازم تھا کہ اسکی انسانیت قدرت
الٰہ سے پیدا ہو کر بنی آدم کی ناپاکی اصلی سے محفوظ رہجاوے۔ ایسا ہوا کہ کائنات کے قواعدِ قایم
میں وہ اختلاف جو مسیح کے حمل و پیدایش میں پیش ہوا اسو قوع میں آیا۔ اب اس بیانِ مختصر کو تمام کر کے
ہم پیشگوئی کو اسکے جدے جدے باتوں میں تقسیم کرینگے وہ نیچے آنیوالی تین باتونکو بتلاتی اول
انسانیتِ مسیح کی تقدسِ کامل دوم اسکی فرزندیت اور الوہیت سوم اسکا عصیان کے لئے
کفارہ دینا۔ اول یہہ فقرہ یعنے ایک باکرہ حاملہ ہوگی اوپر بتلائے گئے سیر کھا انسانیتِ مسیح کی
پاکیٔ کامل کو خوب ثابت کرتا۔ کیونکہ وہ انسانیت روح القدس کی قدرتِ مخصوص سے پیدا ہوئی
کے باعث ممکن نہ تھا کہ اسکی ماکی ناپاکیٔ اصلی اُس سے لاحق ہووے۔ دوم یہہ لفظ یعنے عمانوایل جسکے
معنی خدا ہمارے ساتھ ہے سو مسیح کی فرزندیت و الوہیت پر علانیہ گواہی دیتا۔ سوم اس پیشگوئی
میں مشہور ہوی ہے سو مقدمہ عجیب کہ فرزندِ خدا جسمانی ہووے ایسا ہی کہ وجہِ معقول کے سوا
کبھی وقوع میں آیا ہوتا اور کتبِ مقدس صاف صاف بتلاتے ہیں کہ اسکا سبب یہی تھا کہ نجاتِ
انسان کفارہ عوض بخششِ عصیان کے وسیلے سے انصرام کو پہنچے۔

مسیح کے باب میں کتاب الشعیہ کی پیشگوئی ثانی آگے کی پیشگوئی کے

برابر مضمونِ عظیم رکھکر اسمیں موجود ہیں سو سارے حقیقتوں کو تقویت دیتی چنانچہ ۹ باب کی ۱۔۷ آیتیں

میں یوں لکھا ہے یعنے بہادر کی ہر ایک لڑائی زور شور اور جامہ خون آلودہ سے ہے مگر یہہ سوزان
اور ہیزم آتش سے ہوگا کیونکہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا اور ہمکو ایک فرزند بخشا گیا اور سلطنت اُسکے
کاندھے پر ہووے گی اور اُسکا نام عجوبہ مشیر قادر مطلق پدر ابدی شہزادہ صلح کہلائیگا تخت و بادشاہت
داؤد پر اُسکی حکومت و صلح کی زیادتی کا کچھہ انتہا نہ ہوگا تاکہ وہ عدالت و انصاف سے اُسکو تمکنت
و ہمیشہ قایم کرے خداوند افواج کی غیوری اسباتکو بجا لاویگی اس پیشگوئی کو اُسکے جدے جدے
باتوں میں تقسیم کرنیکے آگے لازم ہے کہ ہم اسباتکو یعنے روح القدس کی بڑی ہشیاری سے مسیح کی
الوہیت و انسانیت کے درمیان امتیاز کرتا سو اپنے ناظرین محمدی کو دکھلا دیں کہ دیکھو جس وقت کہ
مسیح کی انسانیت کے بابمیں ذکر کرتا تو کہتا کہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا مگر اُسکی الوہیت کا
ذکر کرتے وقت کہتا کہ ہمکو ایک فرزند بخشا گیا۔ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا بولنا انسانیت
مسیح دنیا میں آنیکے واسطے گویا ہی سزاوار ہے مگر اُسکی الوہیت کے بابمیں اسطور کی بات کرنا بالکل
غیر مناسب ہووے کیونکہ کنہ الہی تولد نہ ہوسکتا نہ ظہور انسان میں آسکتا از ین باعث روح القدس
اُن چیزونکا ذکر کرنے میں کلام الہامی میں ہر ایک سے بدرستی تمام ربط دیکر عیسی مسیح کے علیحدہ علیحدہ
سبیر تو نہیں کچھہ انتشار نہ ہونے دیتا الغرض لحم و خون تولد ہوتا بلکہ بچے بھی جنے جاتے ہیں اسلئے
بیشبہ انسانیت مسیح کے بابمیں ذکر کرتے وقت کہتا کہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا مگر کنہہ الہی نہیں جنا
جاتا بلکہ فرزند خدا جو ازل پدر سے پیدا کیا جا کر کنہہ الہی سے ہے سو تولد نہیں ہوسکتا ازین باعث
روح القدس الوہیت مسیح کے بابمیں ذکر کرتا سو وقت کہتا کہ ہمکو ایک فرزند دیا گیا۔ پس ہم اپنے
ناظرین محمدی سے خصوصاً ایسے اشخاص جو اپنی ارواح کی نجات کے لئے متلاشی حقیقت ہیں

یہہ نصیحت دیتے کہ وے عقل کو کام فرما کر اور کچھ باتوں پر ہشیاری تمام لحاظ کریں اب اُن الفاظِ تمہید کو تفسیر
تمام کرکے ہم پیشگوئی کو اُسکے جُدے جُدے باتوں میں تقسیم کرینگے وہ نیچے آنیوالے پانچ باتوں کو بتلاتی اول جسمانیہ
مسیح دوم اُسکی اُلوہیت سوم اُسکا عذاب و عقاب چہارم دُنیائے پرمعاصی سے اُسکی نسبت۔
پنجم اُسکا ضلالت پر فتح پانا اور بادشاہی و حاکمی کرنا اول یہہ فقرہ یعنے ہمکو ایک بچہ تولد ہوا [illegible]
سے شہادت دیتا کہ فرزندِ خدا اپنی مہربانی و محبت سے نجاتِ دُنیا کے لئے جسمدار ہونا قبول کرے۔
دوم یہہ فقرہ یعنی ہمکو ایک فرزند بخشا گیا اور یہہ فقرہ یعنی اُسکا نام عجوبہ مشیر قادرِ مطلق پدرِ ابدی شہزادۂ
صُلح کہلائیگا روح القدس کی گواہی معتبر ہے کہ انسانیتِ مسیح صرف بشر نہ ہووے بلکہ انسانیتِ پاک و کامل جو
نجات کے کارِ فیاض کے لئے فرزندِ خدا سے اُٹھایا جاوے پر اِن لکھے گئے سو بڑے بڑے خطابوں سے
اُلوہیتِ مسیح علانیہ ثابت ہوتی۔ سوم یہہ فقرہ یعنے بہادر کی ہر ایک لڑائی زور شور اور جامۂ خون
آلودہ سے ہے مگر یہہ سوزاں و ہیزمِ آتش سے ہوگا بتلاتا کہ مسیح بیشمار عذاب و عقاب اُٹھانے سے
ابلیس پر غالب آوے چنانچہ جسمانی زخموں کے عذاب کے سوائے اُسکی رُوح گناہ کے خلاف بھڑکتا ہی قہر
الہیٰ گرفتار ہو کر سکوت و صبر تمام جلے نہ اپنے گناہ کے واسطے مگر اِسلئے کہ وہ محبت سے انصافِ الہٰ
اور عاصیوں کے درمیان آنا اور اپنے تئیں دُنیا کی نجات پر فدا کرنا قبول کرے چہارم یہہ خطاب
یعنے شہزادۂ صُلح خوب ثابت کرتا کہ شافی دُنیا اپنے عذاب و موت سے ابلیس پر فتح پاوے۔ اِس سے
مُراد یہی ہے کہ قربانیٔ فرزند پدر سے کفارۂ عوضِ بخشش عصیان کے سر پہچان جا کر نجاتِ انسان کے لئے
مقبول ہووے ازین باعث فرزند کا خطاب شہزادۂ صُلح ٹھہرے جسکی معنی یہی ہے کہ عصیان کو بخشنے
اور عاصیوں اور خدا کے درمیان ملاپ کرانے میں فقط وہی مختار ہووے لہذا دُنیائے پرمعاصی سے نسبت

شافی رکھتا جیسا یوحنا کے ۱۴ باب میں لکھا ہی میں راہ و حقیقت و حیات ہوں سوائے میرے وسیلے کے کوئی پدر کے پاس نہیں آسکتا۔ پنجم یہہ فقرہ یعنی سلطنت اسکے کاندھے پر ہووئیگی اور یہہ فقرہ یعنی اسکی حکومت و صلح کی زیادتی کا کچھ انتہا نہ ہوگا صاف صاف بتلاتا کہ خدا کا فرمان ہی کہ مسیح کی بادشاہت روحانی دنیا کے سارے ملکوں میں پھیلے جیسا کہ دوسرے قصیدے میں لکھا ہی مجھسے مانگ میں تجھے تیری میراث کے لیے بت پرستوں کو دیونگا بلکہ حد و دنیا تیرے قبضے میں رکھونگا۔

کتاب الشعیہ کی پیشگوئی ثانی جو ہم بیان ناظر محمدی کے سامنے رکھتے ہیں سو کھلاتی کہ جسد ارجمند مسیح خداہت روز کے اگلے وعدہ کیے بسبب خاندانِ داؤد میں ہووے چنانچہ کتاب مذکور کے ۱۱ باب کی آیت میں لکھا ہی یسی کے تنے سے ایک چھڑی نکلیگی اور اسکے جڑوں سے ایک شاخ پھوٹیگی اور اسپر خداوند کی روح ٹھہریگی یعنے روحِ حکمت و خرد روحِ مصلحت و مقدور روحِ شناخت و ترس خدا (۴) اور وہ اپنے منھہ کی چھڑی سے زمین کو ماریگا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو ہلاک کریگا ہم اس پیشگوئی سے انتخاب کیے ہیں سو حصے نیچے آنیوالے تین باتوں کو بتلاتا اول مسیح خاندانِ داؤد سے ہونا تھا دوم اسکی انسانیت روح القدس کی قرارگاہ ہووے سوم وہ اپنے کلام کے زور سے کل جہان کو تسخیر کریگا۔ اولاً یہہ آیت یعنے یسی کے تنے سے ایک چھڑی نکلیگی اور اسکے جڑوں سے ایک شاخ پھوٹیگی بتلاتی کہ مسیح خاندانِ داؤد سے ہونا تھا کیونکہ یسی جو یہاں تنہ کہلایا گیا داؤد کا باپ تھا لہذا داؤد اوپر مذکور ہوئی سو چھڑی ٹھہرا سوائے اسکے وقت مقرری خاندانِ داؤد میں مسیح پیدا ہوا اس ظاہر ہی کہ پیشگوئی بتلاتی بسبب کہا وہ شاخ ہی یہہ بولی رنگین ہی اور

اُسکا استعارہ ایک جھاڑ جسکی پیڑ سے شاخ پھوٹتی ہے چنانچہ یسی جھاڑ کی پیڑ کے مانند مشہور ہوا جس یسّی سے داؤد جھڑی کے سر پکھا نکلتا اور آخر شُد اُس جھڑی سے ایک شاخ پھوٹتی یعنے مسیح پیدایش مسیح اِس بیان سے عینِ موافقت رکھتی کیونکہ وہ روح القدس کی قدرت سے مریم باکرہ کے رحم میں پیدا ہوا اور وہ باکرہ داؤد شاہِ اسرائیل کے خاندان سے تھی دوم یہہ فقرہ یعنے اُسپر خداوند کی روح ٹھہریگی صاف صاف بتلاتا کہ فرزندِ الٰہ کی انسانیت روح القدس کی قرارگاہ ہووے جیسا انجیل میں لکھا ہے کہ پدر اُسکو پیمایش سے روح نہیں دیتا سوم یہہ فقرہ یعنے وہ اپنے منہہ کی چھڑی سے زمین کو ماریگا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو ہلاک کریگا خوب ثابت کرتا کہ مسیح اپنے کلام کے زور سے سب مخالفوں پر غالب آکر جہان کے کل بادشاہات میں خوشخبری انجیل کو پھیلایگا

اِس چھوٹے رسالے میں مسیح اور اُسکی بادشاہت کے بابمیں الشعیہ نبی کے سارے پیشگوئیوں کو لکھنا غیر ممکن ہے کیونکہ وے ایسے بیشمار و متعدد ہیں کہ آپ سے آپ ایک بڑے جلد کے مضامین کے لئے کافی ہونگے پس ہم اِس کتاب سے اور ایک پیشگوئی کو چن لیکر اکتفا کرینگے یہہ پیشگوئی ذاتِ مسیح اور اُسکے عذاب و موت کے بابمیں ایسا تفصیلوار بیان کرتی کہ توریت کے سارے پیشگوئیوں میں پیشگوئی بزرگترین کہلا جاتی چنانچہ کتاب الشعیہ کے ۵۳ باب میں یوں لکھا ہے یعنے

(۱) ہماری خبر پر کون ایمان لایا ہے اور خداوند کا ہاتھ کسپر ظاہر ہوا۔ (۲) کیونکہ وہ ✢ اُسکے آگے نہال کے سر پکھا اور خشک زمین کی جڑ کے مانند بڑھیگا۔ اُسکو نہ شکل ہے نہ جمال اور جس وقت ہم اُسپر نگاہ کرینگے کچھ حسن نہیں کہ ہم اُسکے مشتاق ہوویں (۳) وہ محقر ہوا اور انسان سے رد کیا گیا وہ مردِ الم

✢ یعنی پدر ۔ انسانیتِ فرزند پدر کے آگے نہال کے سر پکھا ۔ وغیرہ۔

اور رنجیدہ خاطر بنا اور ہم اُس سے روپوش تھے۔ اسکی تحقیر کی گئی اور ہم اُسے عزیز نہ جانے۔
(۴) البتہ وہ ہمارے غموں کو اُٹھایا اور ہمارے المون کا حامل ہوا اور ہم خیال کئے کہ وہ مارا خدا
کا اور گھایل اور دکھایا ہوا ہی۔ پر وہ ہمارے گناہوں کی خاطر گھایل ہوا اور ہمارے عصیاں
کے واسطے کچلا گیا اور ہماری سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوی اور اسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے
(۶) ہم سب بھیڑوں کی سیر بھٹکے ہیں ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ پر متوجہ ہوا اور خداوند
ہم سبھوں کا گناہ اُسپر لادا ہی۔ (۷) وہ مظلوم تھا اور غمزدہ تو بھی وہ اپنے مُنھ کو نہ کھولا
وہ حلوان کی مانند ذبح ہونے لایا گیا اور جیسا بکرا اپنے بال کترنیوالوں کے سامھنے گنگا ہی ویسا ہی
وہ اپنے مُنھ کو نہ کھولا۔ (۸) وہ زندان و عدالت سے لے لیا گیا اور کون اسکی پیڑہی کو مشہور کریگا
کیونکہ وہ قتل ہوکر آبادی دُنیا سے نکالا گیا میرے لوگ کے گناہ کے باعث ہلاک ہوا۔ (۹) اور
اسکی قبر شریروں کے ساتھ ٹھہرائی گئی اور اسکی موت میں وہ دولتمندوں کے ساتھ ہوا کیونکہ وہ کچھ
ظلم نہ کیا تھا نہ اسکے منھ میں دغابازی تھی۔ (۱۰) لیکن خداوند پسند کیا کہ اُسے کچلے وہ اسکو غم میں
ڈالا ہی جسوقت کہ تو اسکی روح کو گناہ کے واسطے قربان کریگا وہ اپنی نسل کو دیکھیگا۔ اسکی عمر
دراز ہوگی اور خداوند کی مرضی اسکے ہاتھ میں ترقی پاویگی (۱۱) وہ اپنی روح کے عذاب کا ثمرہ دیکھیگا
اور تشفی پاویگا اپنی شناخت سے میرا بندہ نیک بہتوں کو راستباز ٹھہرایگا کیونکہ وہ انکے گناہوں کا
حامل ہوگا (۱۲) اسلئے میں اسکو بزرگوں سے حصہ تقسیم کرونگا اور وہ زور آوروں کے ساتھ غنیمت
بانٹ لیگا کیونکہ وہ اپنی روح موت کے لئے سپرد کیا اور گنہگاروں کے ساتھ شمار کیا گیا اور وہ
بہتوں کے گناہ کا حامل ہوا اور گنہگاروں کی خاطر شفاعت کیا۔

اِس پیشگوئی کا بیان شروع کرنے کے آگے ہم راست جانتے کہ محمدؐ مصطفےٰ کی
گستاخی کو علانیہ سو کریں اسلئے کہ وہ اوپر لکھی گئی پیشگوئی اپنے عہد کے ۱۳۵۰ سال آگے مشہور ہونے
کے باوجود فرقان میں دروغ مشہور کر کے کہا ہی کہ مسیح صلیب پر نہیں کھینچا گیا نہ ہوا اُسکو قتل کیے۔
اُس شخص کا گناہ کیسا بڑا ہی جو اُس پیشگوئی کے مضمون کو بگستاخی تمام انکار کر کر کلام الہامی کو
جھوٹھ ٹھہرایا چاہا ہی چنانچہ فرقان کے ۴ سورۃ میں یہود کے حقمیں یوں لکھا ہی یعنے وُے کہتے ہیں یقیناً
ہم عیسے مسیح فرزندِ مریم حواری خدا کو قتل کیئے ہیں مگر وُے اُسکو قتل نہیں کیئے نہ صلیب پر کھینچے لیکن
اُسکی شکل لیکر دوسرا ایک شخص تھا اور یقیناً وُے جو اُسکے بابمیں جھگڑا کرتے تھے سو اُس مقدمے میں شک
رکھتے تھے بلکہ اُسکے حقمیں آگہی معتبر نہ رکھکر فقط وہم متّکی احتیار کیئے۔ فی الحقیقت وُے اُسکو قتل نہ کیئے مگر
خدا اُسکو اپنے پاس بلا لیا اور خدا قادر و دانا ہی۔ اب ہم اپنے ناظرینِ محمدّی سے یہہ سوال کرتے یعنے
روح القدس الشعیبی کے وسیلے سے اوپر لکھی گئی پیشگوئی ہر خالی جھوٹھ ہوا ہی سبب جسکے یہہ محمدؐ
بے تکلف اُسکے کلام کو انکار کرنا مناسب جانا۔ کیا مصنفِ فرقان اپنے تئیں خدا سے بزرگ سمجھتا تھا
کہ وہ کلامِ الہام کو دریافت میں لاکر اُسکو جھوٹھ موٹھ سا ٹھہراوے۔ ایسا کرنے میں یقین ہی کہ محمدؐ مصطفےٰ
نہ آدمیوں کے بلکہ خدا کے خلاف دروغ کو مشہور کیا ہی اگر اُسکی اِس حرکتِ ناشایستہ پر طرفداری تمام
لحاظ کریں تو یوں ٹھہرانا ضرور پڑتا کہ وہ کُتبِ مقدس کے مضامین سے چند پیچوتیوں کے سوا جو اپنے ایام
سیر و سفر میں یہود و عیسویوں سے سیکھکر بغلطی تمام فرقان میں داخل کیا ہی سو بالکل نادانستہ تھا پس
پیغمبروں پر نازل ہوا اُس کلام سے انجان ہو کر بلکہ عیسے مسیح کی الوہیت و موت و جی اُٹھنے کے بابمیں
عیسویوں کی شاہدی کو باور نہ کر کے مقدمہ مذکور پر اپنی خوشی کے موافق بکنا مناسب جانا۔ ازین

باعثِ فرقان کے ہم سوریہین با جود قربانیانِ خون آلودہ موسے کے اور انبیاے عبرانی کے پیشگوئیون کے اور حواریون کی دیکھی ہوئی گواہی کے اور فرزندِ خدا کے اقرارات خاص کے شافی دُنیا کی موت کے بابمیں انکار صاف نظر آتا ہی۔ روزِ قیامت جب خدا تعالے ہر ایک مقدمے کا انفصال کرنیکے واسطے بیٹھیگا تو اُس شخص پر جو ایسا گناہ کیا ہی کیسا فتوے خوفناک ہووےگا کون بیان کر سکتا۔

اب ہم اِس پیشگوئی لاثانی کو اُسکے جُدے جُدے باتون مین تقسیم کر ناظرِ محمّدی کے روبرو رکھینگے پر اختصار کی خاطر دستور کے موافق فقرہ بفقرہ حوالہ نہ کر آیات پیشگوئی کے عدد پر رجوع کرینگے۔ پہلی آیت یہود کی بے ایمانی اور اُنکا دعوئ مسیح کو انکار کرنا بدرفتی تمام بتلاتی ہی اور لایق لحاظ ہی کہ وے آجکے روز تک اُسی حالت مین مبتلا ہین آیت دوسری و تیسری اُنکے مسیح سے برگشتہ ہونیکا سبب بیان کرتی چنانچہ اُسکا وجہ یہی تھا کہ وے گمان کیئے تھے کہ وہ شہزادہ بنکر اُنکو شہنشاہِ روم کی محکومی سے مخلصی دینے نہ آیا مگر خدا کا بندہ حلیم و عاجز کے مانند تاکہ اپنے تئین عصیانِ دُنیا کی خاطر قربان کرے پس ظاہر اُن کو مایل کرنیکے واسطے نہ جمالِ ظاہری نہ جلالِ بادشاہی رکھنے سے یہود اُسکو محقر جانکر بالکل برگشتہ ہوتے تھے۔ آیت چوتھی اُس خیالِ باطل کو جو یہود عداوت کے سبب سے مسیح کے عذابِ موت کے بابمین رکھتے تھے سو ظاہر کرتی۔ چنانچہ وے مشہور کیئے کہ وہ خدا کے غضب مین مبتلا ہوا گنہگار ہوکر اپنے خاص گناہ کے واسطے بلیاتِ الٰہی سہتا تھا آیت پانچوین و چھٹوین نہایت جد و کد سے یہود کے اُس زعمِ فاسد کو انکار کرکے بتلاتی کہ مسیح اِسطرحکے عذابِ موت مین گرفتار ہونیکا باعث یہی تھا کہ عصیانِ دُنیا اُسپر لادے گئے تھے الغرض وہ آپ ہوکر انصافِ الٰہ و ارواحِ انسان کے درمیان آنے سے وہی وجہ واحد تھا جس سے

اُسکو سُم و غم و عذاب و موت اُٹھانا ضرور پڑا۔ فی الواقع وہ ہمارے گناہوں کی خاطر گھایل ہوا
اور ہمارے عصیاں کے واسطے کچلا گیا۔ آیت نویں اور آٹھویں مسیح اپنے عذابِ الیم موت سے پورا
نہ ہوئے تک کیسی بڑی صبوری و فروتنی سے سہے سو بتلائی و پیغمبر پیشگوئی کے اس مقام میں مکرر
کہتا کہ یہ بڑے بڑے عذابات نہ اُسکے گناہ کے واسطے بلکہ عصیان خلق اللہ کی خاطر تھے۔ آیت
نویں پیشینی مسیح کے دفن ہونے میں ایک کیفیتِ عجیب کو مشہور کرتی چنانچہ اُسکی لاش
صلیب پر کھینچے گئے سو مجرموں کے ساتھ بے تکلف گور میں رکھی گئی مگر قوم یہود کے دو
مالدار اور معزز عیسویوں ✠ کے ہاتھ سے بعزتِ تمام دفن ہوئی۔ اگر ناظر اس کیفیت کا باعث
تحقیق کیا چاہے تو نیچے لکھے سبب تھا ہی یعنے مسیح آپ ہو کر اپنے تیں عصیانِ دنیا کی خاطر قربان
کرنے سے لازم تھا کہ وہ جیتے تک مجرموں کے ساتھ شمار کیا جاوے بلکہ عصیاں کے باعث
خدا کی لعنتِ مہیب میں گرفتار ہو کر آنے کے سبب کھپایا جاوے مگر مرتے ہی کفارہ عزت
بخشِ عصیان پورا ہونے سے ممکن نہ تھا کہ آئندہ مجرموں کے ساتھ شمار کیا جاوے بعوض اُسکا کا
کفارہ بہ عزتِ تمام انصرام کو پہنچنے سے لازم و ملزوم تھا کہ اُسکی نیکی علانیہ ثابت کی جاوے اسلئے خداوند
اُسکو مجرم کے سبب کھا گور میں رکھنے نہ دیا لیکن اُسکی نیکی کو ٹھہرانے کے لئے دفنِ عزت بخش دلوایا۔
آیت دسویں خدا اپنے فرزندِ معصوم کو ایسے عذاباتِ شدید میں گرفتار کرنے سے کیا ارادہ رکھتا
تھا سو دکھلاتی وجہ اسکا یہی تھا کہ شریعت کو کفارہ عزت بخش پہنچانے سے وہ بانصافِ تمام
اولادِ پر معاصی آدم کو اپنے فضل و کرم سے سرفراز کرے۔ الغرض خدا اپنے نام کی بزرگی کی خاطر

✠ یعنی یوسف رماتیا کا جو بڑا مالدار اور نیقودیموس جو حاکم یہود تھا

اختیار کیا ہی کہ آپ بہ وسیلۂ مسیح ایک گروہ کو فتوے شریعت سے ازاد کر کر آسمان میں اپنے لے
پالکوں کے سریکھا ابدالاباد سربلند کرے۔ آیت اگیارویں و بارویں وہ قضائے الہی جسکے مطابق
مسیح البتہ خدا کے سارے مقبول لوگ کا منصرف ہوگا سو بتلاتی۔ چنانچہ انمیں سے ایک بھی
گنوائے نہ جاینگا نہ اسکے ہاتھہ سے چھینا جاینگا کیونکہ ازل سے خدا مقدر کیا تھا کہ وہ اپنی روح
کے عذابات کا ثمرہ دیکھکر تشفی پاوے۔ ازین باعث وہ خود صاحب پر یوحنا کے دسواں
باب کی ۲۷ آیت میں کہا ہی میری بکرے میری آواز سنتے ہیں اور میں انکو جانتا ہوں اور وے میرے
پیچھے چلتے ہیں اور میں انکو ہمیشہ کی حیات بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہیں ہوینگے نہ کوئی
انکو میرے ہاتھہ سے چھین لیگا۔ میرا باپ جو انکو مجھے دیا سب سے بڑا ہی اور کوئی میرے باپ کے
ہاتھہ سے چھین لینے کی قدرت نہیں رکھتا۔ پس وے سب بہ قدرت المسیح کو بنی آدم کا نجات
دینیوالا جانکر اسپر ایمان لانے سے راستباز ٹھہر کر خدا کے لے پالکوں کے سریکھا قبول کئے جاوینگے
ایسا ہوا کہ پیشگوئی مشہور کرتی کہ خدا اسکو بزرگوں سے حصہ تقسیم کریگا اور وہ زور آوروں
کے ساتھہ غنیمت بانٹ لیگا جس سے مراد یہی ہی کہ اگرچہ انسان گناہ و موت و دوزخ کے بلا
میں گرفتار ہونے سے ابلیس اور شیاطین کا اسیر ہو گیا ہی تاہم مسیح بے شمار گنہگاروں کو ان
دشمنوں کے پنجے سے چھٹکارا دیکر بحفظ و امان حضور ئی خدا انہیں پہنچانے سے ان زور آوروں کے
ساتھہ غنیمت بانٹ لیگا۔

مسیح کے بابمیں کتب موسوی و زبور و کتاب الشعیہ کے پیشگوئیوں کا بیان اتنا
طول طویل کرکے توریت کے اکثر پیشگوئیاں دلکش سے درگذرنا ضرور ہوگا۔ پس باقی رہ گئے سو

انبیاؤں کی پیشگوئیاں اہم ترین ہیں سے چند امثال کو گذار کر ہم کتاب توریت سے اپنے دلایل ختم
کرینگے۔ کتاب یرمیاہ کے ۲۳ باب کی ۵ آیت میں یوں لکھا ہے یعنے دیکھو وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے
کہ میں داؤد کے لئے ایک شاخ نیک پیدا کرونگا اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور
زمین پر انصاف و عدالت کریگا۔ اسکے ایام میں یہوداہ نجات پاویگا و اسرائیل سلامتی میں سکونت کریگا اور
اسکا نام یہہ کہا جائیگا خداوند ہماری نیکی۔ یہہ پیشگوئی عمدہ نیچے آنیوالے پانچ باتوں کو بتلاتی ہے اول
الوہیت مسیح دوم اسکی جسمداری سوم وہ خود اپنے لوگ کی نیکی کی خاطر ہے چہارم اسکی نیکی سے
وے نجات پاتے ہیں پنجم وہ تمام دنیا پر غالب آویگا۔ اول یہہ فقرہ یعنے اسکا نام یہہ کہا جائیگا یعنے
خداوند ہماری نیکی الوہیت مسیح کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ لفظ جو یہاں ترجمہ ہوکر خداوند لکھا گیا ہے سو
اصلی زبان عبرانی میں اللہ تعالے ہے۔ دوم یہہ فقرہ یعنے میں داؤد کے لئے ایک شاخ نیک پیدا کرونگا مسیح
کی جسمداری پر صاف صاف گواہی دیتا کیونکہ خدا داؤد پر مہربان ہوکر وعدہ کیا تھا کہ اسکے نسل میں
مسیح نمایاں ہووے پس داؤد وفات پانے بعد کئی سال کے یرمیاہ نبی اپنی پیشگوئی میں وعدہ الہی کو
تازہ کرکے کہتا کہ دیکھو وے دن آتے ہیں خداوند فرماتا کہ میں داؤد کے لئے شاخ نیک یعنے ایک بادشاہ پیدا
کرونگا۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ صرف ہمارے مسیح کی نسبت کہہ سکتے ہیں سوم یہہ خطاب
یعنے خداوند ہماری نیکی ناظر محمدی کو مذہب مسیحی کا مسئلہ بزرگ بتلاتا چنانچہ فرزند خدا خود شریعت
کا مطیع ہوکر عصیان کے واسطے لازم تھا کفارہ عزت بخش دینے سے براستی تمام خدا کے شرط انصاف کو
کامل کر چکا ہے پس اولاد انسان فقط اسکی نیکی کے وسیلے سے رحم حاصل کرکے حقدار بہشت ہو جاتے
ہیں تا انہیں باعث عیسویان اپنے خاص نیکی پر بھروسا نہ کرکے بدل و جان نیکی مسیح پر ایمان لانے سے نجات

عصیان و مہربانی اُلہ و حیاتِ ابدی کو پہنچتے ہیں پس اگر ہم استعارہ کی طور سے بات کریں تو وے نیکی
مسیح سے آراستہ کئے گئے کہا سو جا سکتا اِس حقیقت کے مطابق روح القدس میاہ نبی کے وسیلے
سے مسیح کے حق میں یہہ خطاب سزاوار ٹھہراتا یعنے اللہ تعالیٰ ہماری نیکی چہارم یہہ فقرہ یعنے اسکے
ایام میں یہوداہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی میں سکونت کریگا بتلاتا کہ مسیح اپنی نیکی سے شریعت
کو کفارہ عزت بخشن پہنچاکر ہر ایک شخص کو جو بدل و جان اسپر ایمان لاویگا راستباز ٹھہراکر نجات و
سلامتی بخشیگا جیسا انجیل میں لکھا ہے جو کوئی اسپر ایمان لاویگا سو ہلاک نہ ہوگا مگر حیاتِ ابدی پاویگا
پنجم یہہ فقرہ یعنے ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور زمین پر انصاف و عدالت
کریگا خوب ثابت کرتا کہ اللہ تعالیٰ مسیح کی ریاستِ روحانی کے سارے مخالفوں پر غالب آکر اسکی
حقیقت و بادشاہت کو حدودِ دنیا تک پھیلائیگا۔

کتبِ انبیا کی پیشگوئی ثانی جو ہم یہاں داخل کرتے ہیں

سو نہایت لائق لحاظ ہی کیونکہ اگرچہ اگلی پیشگوئیوں کے سارے حقیقتوں سے عین متفق ہی تاہم
اُن سے یہہ بابت مخصوص زیادہ رکھتی کہ مسیح کو صلیب تک کھینچنے کی خاطر وقتِ مقرری بتلاتی چنانچہ
کتابِ دانیال کے ۹ باب کی ۲۴ آیت میں لکھا ہی تیری قوم اور تیرے شہرِ مقدس پر گناہ معدوم
کرنے اور عصیان ختم کرنے اور گناہ کا کفارہ دینے اور نیکی ابدی پہنچانے اور رویات و انبیا کا
ختم کرنے اور قدوس القدوسین✣ کا معطر کرنے کے لئے ستر ہفتے معین کئے گئے ہیں پس تو بوجہ و
سمجھہ کہ یروشلم کو مرمت و تعمیر کرنے کا فرمان نکلنے سے مسیح الملک تک سات ہفتے اور تین

✣ یعنی مسیح کیونکہ لفظِ مسیح بمعنی معطر ہوا ہی

ہیں اور دو ہفتے ہونگے۔ بزار اور شہر پناہ اوقات تصدیع میں پھر تعمیر کیئے جاینگے۔ اور تین ہیں

اور دو ہفتے کے بعد مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا۔ اور لوگ اس بادشاہ کے جو آویگا شہر اور
بیت المقدس کو غارت کرینگے۔ یہہ پیشگوئی عمدہ نیچے آنیوالے چھ باتوں کو بتلاتی اول مسیح
کا وقت ہلاکی دوم اسکی الوہیت۔ سوم کفارہ عصیاں کی خاطر اسکی جسمداری شموت
چہارم نعمت نجات از راہ کفارہ۔ پنجم کفارہ مسیح انصرام کو پہنچے بعد نعمت نبوت موقوف
ہو جاوے۔ ششم یہود مسیح سے برگشتہ ہونے کے باعث بلائے شدید میں گرفتار ہونا۔ اول پیشگوئی
میں مدکور ہی سو وقت ہے بابمیں ناظر محمدی لحاظ کیا چاہیے کہ یہاں تین جدے جدے عرصے یعنے سات
ہفتے اور ساٹھہ پر نو ہفتے اور ساٹھہ پر دو ہفتے موجود ہیں۔ اگر ان اوقات کو عادت انبیا کے
موافق جو بڑے بڑے عرصوں کتیں اتنے مہینے یا اتنے ہفتے یا اتنے دن کے ذکر کرنے سے مشہور کیا کرتے سو
گن لیویں تو ستر ہفتے ۴۹۰ سال ہوتے ہیں اور ساٹھہ پر نو ہفتے ۴۸۳ سال اور ساٹھہ پر دو
ہفتے ۴۳۴۔ پس یہہ فقرہ یعنے تو بوجھہ و سمجھہ کہ یروشلم کو پھر مرمت و تعمیر کرنیکا فرمان نکلنے
سے مسیح الملک تک سات ہفتے اور تین بیسی اور دو ہفتے ہونگے بتلاتا کہ شہر یروشلم پھر تعمیر
کرنے کے واسطے شاہ ایران کا فرمان مسیح صلیب پر کھینچا جانے کے ۴۸۳ سال پیشتر شہرت پاوے
یہہ فرمان ارتکسرکسیس شاہ کے فرمان کے سوا جو قریب اسوقت کے شہرت پایا سو دوسرا نہیں
ہو سکتا۔ اسی سے نہمیاہ نام ایک یہودی حاکم بنکر ملک یہودیہ کو واپس جانے اور شہر یروشلم کو پھر تعمیر
کرنے کی خاطر قدرت کاملہ پایا۔ اور یہہ فقرہ یعنے بزار و شہر پناہ اوقات تصدیع میں پھر تعمیر
ہو گی بتلاتا کہ نئے ساٹھہ پر نو ہفتے کے سب سے سات ہفتے اور تین بیسی اور دو ہفتوں میں تقسیم

کئے گئے تھے چنانچہ اسکا وجہ یہی تھا کہ کارِ تعمیر کے شروع سے لیکر ۷ ہفتے یعنے ۴۹ برس تعین ہوے جو
باشندگانِ یروشلم کے لئے اوقاتِ تصدیع ہوویں اگر ان ۴۹ سال کو ۴۸۳ سال سے وضع کریں تو
مسیح صلیب پر کھینچا جانے کے آگے ۴۳۴ سال باقی رہینگے۔ اور یہہ فقرہ یعنے بعد ۶۲ ہفتے
کے مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا بتلاتا کہ اوپر ذکر کئے گئے سو ۴۹ برس کے آخر سے مسیح کی قربانی و
کفارے تک ۴۳۴ سال ہونگے یہہ پیشگوئی مسیح زمین پر نمود ہوا اسوقت قومِ یہود کی حالتِ انتظاری
کا وجہ صاف صاف ظاہر کرتی چنانچہ انکی اِس حالت کی ثبوت میں یوحنا کے ۱ باب کی ۱۹ آیت میں لکھا
ہی یہودی یروشلم سے اماموں اور لیویوں کو بھیجے کہ یحییٰ سے پوچھیں تو کون ہے تو وہ اقرار کیا اور مکھر
نہ گیا مگر صاف کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں اور یوحنا کے ۴ باب کی ۲۵ آیت میں لکھا ہی عورت اُسسے کہی
کہ میں جانتی ہوں کہ مسیح جسکا ترجمہ کرستس ہی سو آتا ہی جب وہ آویگا تو سب چیزوں کی خبر ہمکو دیگا۔
اور ۱۰ باب کی ۲۴ آیت میں بھی لکھا ہی اُسوقت یہودیاں اُسکے پاس آکر کہے کہ تو کب تلک ہمارے
دلوں کو شک میں رکھیگا اگر تو مسیح ہی تو ہمارے تیں صاف بول۔ اُن سارے آیات سے سب پر ظاہر ہوگا
کہ دانیال نبی کی اِس پیشگوئی سے یہود عیسے ابن مریم زمین پر نمود ہوا اُسوقت المسیح کی بڑی انتظاری
کرتے تھے دوم یہہ خطاب یعنے مسیح الملک جسکی معنی مطہر ہوا شہزادہ ہی اور یہہ بھی یعنے قدوس
القدوسین جو خدا تعالیٰ کے بڑے خطابوں میں سے ایک ہی سو الوہیت مسیح کو علانیہ مشہور کرتا۔
سوم یہہ فقرہ یعنے مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا فرزندِ خدا کی جسمداری کے بابمیں صاف گواہی دیتا
کیونکہ اگر صرف اسکی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہی کہ اسکا ہلاک ہونا ممکن نہ تھا پس ایسے الفاظ صاف
صاف بتلاتے کہ فرزندِ خدا کارِ نجات کے لئے جسمدار ہوکر اسکی انسانیت مقدس وقتِ مقرری میں

عصیانِ دنیا کے واسطے ہلاک ہوجاوے چہارم یہہ فقرہ یعنے گُناہ معدوم کرنے اور عصیان ختم کرنے
اور گُناہ کا کفارہ دینے اور نیکئی ابدی پہنچانے سو کفارہ مسیح کے نتیجے کے باب میں یہہ شاہدی دیتا یعنے
بمعرفت اسکے نجاتِ انسان فی الحقیقت انصرام کو پہنچی۔ اُس سے مراد یہی ہی کہ فرزندِ خدا اپنے تین
عصیانِ دنیا کی خاطر قربان کرنے سے شریعت کو اِسقدر عزت بخشا ہی کہ اگر وہ دنیا کے سب لوگ کو
ہلاک کرے تو بھی اتنی نہ حاصل ہووے لہذا دعوئی شریعت منقطع ہونے سے فرزندِ الہٰ اسکے
فتوے سے ازاد کرنے میں مختار ہو گیا ہی ایسا ہوا کہ اوپر کے فقرے میں اسکی قربانی کے مقصد کے
باب میں کہا گیا کہ گُناہ معدوم کرنے اور عصیان ختم کرنے اور گُناہ کا کفارہ دینے اور نیکئی ابدی کو پہنچانے
کی خاطر ہی پنجم یہہ فقرہ یعنے رویات و انبیا کا ختم کرنا اور قدوس القدوسین کا معطر کرنا
بتاتا کہ قربانی و کفارہ مسیح آغاز دنیا سے نازل ہوئے سو سارے پیشگوئیوں کو پورا کرنے سے آیندہ نعمتِ نبوت
کی کچھ حاجت نہ ہووے ازیں باعث وہ نعمت موقوف ہوجاوے پس ظاہر ہی کہ انجیل خدا کے
سارے نبوت کے کتابوں میں انصرام کرنے والی کتاب ہی کیونکہ وہ بدرستی تمام دکھلاتی کہ عیسے
مسیح اوپر ذکر کیا گیا قدوس القدوسین ہی جو پدر سے بادشاہِ کلیسا اور شافئی دنیا بنایا
گیا ہی ششم یہہ آیت یعنے اور لوگ اُس بادشاہ کے جو آویگا شہر اور بیت المقدس کو غارت
کرینگے ظاہر کرتی کہ خدا ہو کر مسیح سے برگشتہ ہونے کے لئے کُتبِ موسوی میں دھمکایا تھا سو
سارے بلیات کو نازل کرے اور دلالت لحاظ ہی کہ مسیح آسمان پر گئے سو چند سال کے بعد یہہ پیشگوئی
انصرام کو پہنچی کیونکہ شہنشاہِ روم کی فوج آکر شہر یروشلم اور بیت المقدس کو نیست و نابود کی۔
باقی رہے گئے سو یہودیاں غلاموں کی طرح پکڑے گئے زمین پر کی سو وہ ایک قوم ہر ملک میں پراگندہ ہو گئے

پیشگوئی ثانی جو ہیبلم ناظر محمدی کے روبرو رکھتے ہیں

شافیِ دنیا کے مقامِ پیدایش کو بتلانے سے آگے کی پیشگوئی کے سبب لکھا ہے جیسا معلوم ہوتی ہے
چنانچہ کتاب میکہ کے ۵ باب کی ۲ آیت میں یوں لکھا ہے مگر تو بیت الحم افراتا گو کہ تو یہودا کے ہزاروں
میں چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے میرے لئے وہ نکلیگا جو اسرائیل میں حکومت کریگا جسکا نکلنا قدیم سے
بلکہ ازل سے ہے یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالے تین باتوں کو بتلاتی ہے اول جسمانی مقامِ پیدایش
مسیح دوم اسکی الوہیت سوم ازراہِ کفارہ اسکا سردارِ کلیسیا ہونا اول یہہ آیت یعنے بیت الحم میں
سے میرے لئے وہ نکلیگا بصافی تمام مسیح کے مقامِ پیدایش کو مشہور کرتی بلکہ ... برس کے بعد اسکی
ولادت سے پوری ہوگئی کیونکہ اگرچہ اسوقت اسکی ماں صوبہ جلیل کے شہرِ ناصرہ میں رہتی تھی تاہم
شہنشاہِ روم ساری دنیا پر محصول دینے کا فرمان ٹھہرانے سے ہر ایک آدمی کو اپنے شہرِ خاص میں
نام لکھنا ضرور پڑا ازیں باعث یوسف اور مریم بیت الحم شہرِ داؤد کو روانہ ہوئے کیونکہ وے ہر دو
خاندانِ داؤد سے تھے اور جسوقت کہ وہاں رہتے تھے مریم کے تولد کے دن پورے ہوکر وہ اپنے پہلن
بچے کو جنی اس مقدمہ عجیب سے شافیِ دنیا شہرِ بیت الحم میں ولادت پایا اور اسکے مقامِ پیدایش کے
بابمیں پیشگوئی میکہ نبی پوری ہوگئی دوم یہہ فقرہ یعنے وہ جسکا نکلنا قدیم سے بلکہ ازل سے ہے ابدیتِ
مسیح پر صاف صاف شاہدی دیتے سے اسکی الوہیت کو خوب ثابت کرتا کیونکہ خدا ہی کے سوا دوسرا کوئی
نہیں جسکے بابمیں کہا جا سکتا کہ ازل سے وجود رکھتا سوم یہہ فقرہ یعنے تجھ میں سے وہ نکلیگا جو اسرائیل میں
حکومت کریگا مسیح کو اپنے کفارہ عزت بخش کے وسیلے سے پہنچا ہی سو مرتبے کو بتلاتا کیونکہ لفظ اسرائیل
ترجمہ ہوکر شہزادہ خدا کی معنی بتاتی اور مسیح یہہ نعمت بزرگ اپنے لوگ کو عطا کر سکنے لئے قدرت کامل

رکھتا۔ چنانچہ ساتویں یوحنا کے ۱ باب کی ۱۲ آیت میں لکھا ہی لیکن جتنوں نے اسکو قبول کیئے وہ انکو خدا کے فرزندان ہونیکا مقدور بخشا اور وے وہی ہیں جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہیں او رنہ لہو سے اور جسم کی خواہش سے اور نہ آدمی کی خواہش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوے پس مسیح اپنے ایماندار لوگوں کو پدر کے شہزادوں والے پالکوں کے مرتبے سے سرفراز کرکے اس گروہ کے درمیان جو اسرائیل اللہ کہلاتا ہی خود بادشاہ بنکر ابدالآباد ریاست کریگا۔

پیشگوئی ثانی جو ہم یہاں داخل کرتے ہیں سو نہایت اہم ہی کیونکہ خوب ثابت کرتی کہ اگرچہ موت مسیح آدمیوں کی عداوت سے انصرام کو پہنچی تاہم قضائے الہی کے سوا قاتلوں کو غیر ممکن ہوتی چنانچہ کتاب زکریا کے ۱۳ باب کی ۶ آیت میں لکھا ہی اور کوئی اس سے (یعنے مسیح سے) پوچھیگا کہ تیرے ہاتھوں میں یہہ کیا زخم ہیں تب وہ جواب دیگا وے زخم جن سے میں اپنے دوستوں کے گھر میں گھایل ہوا ای تلوار میرے چرواہے پر اور اس آدمی پر جو میرا ہمتا ہی بیدار ہو خداوند افواج فرماتا ہی چرواہے کو مار اور بھیڑیں پراگندہ ہو جاینگی اور میں اپنا ہاتھ چھوٹوں پر پھیرونگا یہہ پیشگوئی عظیم عہد مسیح کے ۵۰۰ برس آگے مشہور ہوئی اور نیچے آنیوالی پانچ باتوں کو بتلاتی ہی اول الوہیت مسیح دوم اسکی جسمداری سوم اسکی موت گو کہ آدمیوں کی شرارت سے وقوع میں آئی تاہم خدا سے مقدر تھی چہارم اسکی موت محمدؐ کہے سو کہ صرف ظاہری نہیں بلکہ فی الحقیقت تھی پنجم اسکی قربانی کے وسیلے سے اسکے ایماندار لوگ نجات پاوینگے اول یہہ آیت یعنے وہ آدمی جو میرا ہمتا ہی خداوند افواج فرماتا ہے الوہیت مسیح بلکہ پدر سے اسکی ہمتائی کے باب میں روح القدس کی شہادت معتبر ہی چنانچہ اس میں پدر خود ہمتائی مذکور کو قبول کر اقرار کرتا کہ اگرچہ نظر انسان میں

وہ صورت و شکل بشر رکھتا تھا ہمارا ہمسر حقیقی ہے دوم یہ الفاظ یعنے میرا چرواہا اور یہ بھی
یعنے وہ آدمی جسمدار جو فرزند کے بابمیں دلیل معتبر گذار کر بصاف تمام عیسے مسیح کی طرف اشارہ کرتے
کیونکہ مسیح یوحنا کے ۱۰ باب کی ۱۱ آیت میں اپنے حق میں کہتا ہے اچھا چرواہا میں ہوں اچھا چرواہا اپنے بکریوں
کی خاطر جان دیتا اور دوسری ایک جگہ اپنے بابمیں یوں کہتا ہے آدم کا بیٹا سردار امام اور کاتبوں کے
ہاتھ میں سونپا جائیگا اور اسکے قتل کا فتوے دینگے اور ٹھٹھا کرنے اور چپیاں مارنے اور صلیب پر کھینچنے
کے واسطے اسکو غیر قوم والوں کے حوالے کرینگے اور تیسرے دن پھر جی اٹھیگا سوم یہہ فقرہ یعنے اے
تلوار میرے چرواہے پر اور اس آدمی پر جو میرا ہمتا ہے بیدار ہو خداوند افواج فرماتا چرواہے کو مار
اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائینگے خوب ثابت کرتا اگرچہ مسیح کی موت آدمیوں کی عداوت سے عمل
میں آئی تاہم صرف بسبب قضائے الہی ہونے سے عداوت مذکور جاگیر ہوی جیسا کہ کتاب اعمال
کے ۲ باب کی ۲۳ آیت میں لکھا ہے اسے جو خدا کی قضا و علم قدیم سے حوالہ کیا گیا تم پکڑ کے اور بیدینوں کے
ہاتھوں سے صلیب پر کھینچکے قتل کئے لیکن خدا موت کے بندھنوں کو کھولکر اسے اٹھایا کیونکہ یہہ ممکن
نہ تھا کہ وہ موت میں گرفتار رہے چہارم یہہ فقرہ یعنے اے تلوار اس آدمی پر جو میرا ہمتا ہے بیدار ہو اور
یہ الفاظ یعنے چرواہے کو مار اور یہہ سوال و جواب یعنے تیرے ہاتھوں میں یہ کیا زخم ہیں وے زخم
جن سے میں اپنے دوستوں کے گھر میں گھایل ہوا یہ سب بتلاتے کہ اظہار محمد کہ مسیح موت کے سوائے آسمان
پر اٹھایا گیا سو سچ نہیں لیکن قضا و قدر الہ کے مطابق قربان عصیان بشر فی الحقیقت ہلاک ہوا اور
موت سے جی اٹھے بعد توما نام اپنے مرید متشکی کو قایل کرنے کے واسطے ان گھاؤں کی طرف رجوع
کر کر کہا تیری انگلی ادھر لیکر کے میرے ہاتھ کو دیکھ اور تیرا ہاتھ لیکر کے میرے پہلو پر ڈال اور بے ایمان

مت ہو بلکہ ایمان لاؤ۔ پنجم یہہ فقرہ یعنے میں اپنے ہاتھہ کو چھوتوں پر پھیرونگا پدر کا قول معتمد ہے کہ آپ ازراہِ کفارہ امتِ مسیح کے بابمیں وعدہ کیا تھا سو مہربانی ورحم کو پورا کرے کیونکہ یہہ لفظ یعنے چھوتوں پر صرف اِسی جاے میں نہیں بلکہ کتابِ انجیل میں بھی خدا کے لے پالکوں کی معنی پر لکھا گیا ہے۔ پس یہ یہاں ظاہر کرتا کہ آپ قربانی مسیح کے وسیلے سے مقرر کیا تھا سو مہربانی ورحم کلِ مقبول لوگ کے لیئے قایم کیا جاویگا۔

فرزندِ خدا کی قربانی کے ثبوت میں ہم کتابِ تورِیت کی باقی رہگئی سو شہادت کو گذارنے سے اپنے ناظرین کو زیادہ تصدیع نہ دیا چاہتے۔ لہذا انبیاؤں کے نبی آخیر سے اور ایک پیشگوئی کا حوالہ کرکے ہم کتابِ مذکور سے اپنے دلایل کو موقوف کرینگے۔ اِس پیشگوئی کی صفتِ مخصوص یہی ہے کہ صرف بشارتِ یحییٰ کو نہیں کھلاتی بلکہ تفصیلوار بیان کرتی کہ وہ مسیح کا پیشرو تعین ہو کر اُسکی راہ آراستہ کرنے بھیجا جاوے چنانچہ کتابِ ملاکی کے ۳ باب کی آیت میں لکھا ہے دیکھو میں اپنا پیغمبر بھیجونگا اور وہ میرے سامھنے راہ آراستہ کریگا اور خداوند جسکے تم منتظر ہو ہاں پیغمبرِ عہد جسکے تم مشتاق ہو ناگہاں اپنے بارگاہ کو آویگا دیکھو وہ البتہ آویگا خداوندِ افواج کہتا ہے یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالے چار باتوں کو بتلاتی اول یحییٰ کی آمد وخدمت دوم الوہیتِ مسیح سوم اُسکی جسمداری چہارم اُسکا کفارہ عصیان دینا۔ اول یہہ فقرہ یعنے دیکھو میں اپنا پیغمبر بھیجونگا اور وہ میرے سامھنے راہ آراستہ کریگا۔ یحییٰ کی آمد کے بابمیں صاف صاف اطلاع دیکر اُسکی خدمت کو بھی ظاہر کرتا چنانچہ وہ خداوند کا پیشرو ہو کر صرف توبہ کے وعظ کرنے نہ بھیجا گیا بلکہ اسلئے کہ وہ توبہ کرنیوالوں کو خبر دیوے کہ وے نجات کے واسطے

مسیح کی طرف جو معاً اُسکے پیچھے آنیوالا تھا سو رجوع ہوویں جیسا وہ خود متّی کے ۳ باب کی
۱۱ آیت میں کہا ہے مسیح ہی کہ میں تمہارے تئیں توبہ کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن
وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے سو مجھ سے بزرگتر ہے کہ میں اُسکے جوتیوں کو اُٹھانیکے لایق نہیں ہوں
وہ تمہارے تئیں روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا۔ دوم یہہ فقرہ یعنی خداوند جسکے تم منتظر
ہو ناگہاں اُسکے بارگاہ کو آویگا اور یہہ فقرہ یعنی وہ میرے سامھنے راہ آراستہ کریگا اُلوہیت
مسیح کو علانیہ ثابت کر کے بتلاتا کہ فرزند خداہی تھا جسکی راہ آراستہ کرنے یحیی مقرر ہوئے تھے
سوم یہ الفاظ یعنی وہ ناگہاں آویگا اور یہ بھی یعنی دیکھو وہ البتہ آویگا سوا اِس معنی کے
یعنی فرزندِ اِلٰہ نجاتِ انسان کے ارادے سے جسمدار ہو کر ناگہان بنی آدم میں دکھائی دیوے سو
دوسرے تاویل کے لایق نہیں ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ کنہہ الٰہی سے مربوط نہ ہو سکتے بلکہ
بضرور انسانیت مسیح کے باب میں مفہوم ہوویں چہارم یہہ خطاب یعنی نبیا مبرِ عہد مسئلہ کفارے
کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ عہد جسکا مسیح پیغمبر بنا سو عہدِ جدید ہے جسکے سارے وعدے نعمات
روحانی صرف اُسکے خون کے وسیلے سے قایم کئے گئے ہیں اسلئے وہ خود انجیل میں کہتا ہے

"عہدِ جدید کا یہہ میرا خون ہے جو نجاتِ عصیاں کی خاطر بہتوں کے لئے بہایا گیا۔"

کفارہ مسیح سے ٹھہرائی گئی ہے سو نجات کے باب میں ہم کتب عتیق
کی شہادت کو خوب دریافت کر کے ثابت کر چکے کہ کتاب پیدایش سے شروع ہو کر توریت کے
نبی آخر تک جاری رہتی ہے سوائے اِسکے بتلایا گیا کہ عیسی مسیح کے حق میں جو سارے پیشگوئیوں کا مدعا
ہے سو کُل انبیائے عبرانی میں کچھ فرق نہ پایا جاتا۔ عورت کی نسل اُن بزرگ کے باب میں جو ابلیس کے

سر کا کچلنے والا بنا خدا باغ بہشت میں کیا سو وعدہ اصلی انبیائے متواتر کے وسیلے سے کتب عتیق کے
آخر تک زیادہ صفائی سے نمایاں ہوتی ہے پس محمدیوں میں مروج ہے سو تصور کہ زبور کتب موسوی
کو منسوخ کرنے نازل ہوئی اور انجیل زبور کو ثابت نہ ہو سکتا مگر حقیقت یہی ہے کہ کتب موسوی
زبور سے قایم ہو جاتے ہیں اور زبور کتب انبیا سے علاوہ کتاب انبیاں خوب ظاہر کرتی کہ انجیل خدا
کی اس نجات اصلی پر جو قربانی و خون بہنے سے ہے سو شہادت کامل بھرنے سے آیندہ رویات انبیا
کی کچھ حاجت نہ ہووے از بن باعث نعمت نبوت منقطع ہو جاوے۔

اب پیشگوئیاں تعینیت کو بخوبی دریافت کرکے لازم ہے کہ
ہم انکے اور پیشگوئیاں انجیل کے درمیان ہے سو موافقت کو بتلایں مین بعد اِس مقدمہ ہم پہلے
دلایل پورے ہو کر فرزند الٰہ کی نجات کے ثبوت میں ۱۴۰۰ سال سے جاری ہوئی تھی سو شہادت
الہامی ناظر کے روبرو موجود ہو گی یعنے خدا سے باغ بہشت میں کیا گیا سو وعدہ اصلی سے
کتاب مکاشفات تک جس سے نعمت نبوت ختم ہو کر انجام کو پہنچی اس شہادت وافر سے مقابلہ
کرنے کے لئے معتقدان فرقان محمدؐ کی گواہی خاص کے سوا اور کچھ نہیں رکھتے ہیں مگر انکے لئے مقام
تاسف یہی ہے کہ محمدؐ گو کہ اللہ تعالے کا نبی ہونے کا دعویٰ کیا کرتا تاہم نجات انسان کے بابمیں خدا کے
کل انبیا کی شہادت کو انکار کرنے سے خوب ثابت کیا ہے کہ بجز نبی ناحق کے اور کچھ نہ تھا۔

انجیل کی پیشگوئی اول فرشتہ جبرایل کے وسیلے سے نازل
ہوئی جو بحکم الٰہ ذکریا امام کو خبر پہنچایا کہ اسکو یحییٰ نام ایک بیٹا پیدا ہووے اور وہ ملاکی
اور الشعیہ نبی اگلے پیشگوئی کے سر پیچھا خداوند کا پیشرو تعین ہو کر اسکی راہ آراستہ کرنے بھیجا

جاوے چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہی کہ خداوند کا ایک فرشتہ خوشبوئی جلنی ہو
جاے کی سیدھی طرف کھڑا ہوکر اسکو دکھائی دیا۔ تو ذکریا ہ اسکو دیکھکر گھبرایا اور ڈر گیا پس وہ
فرشتہ اس سے کہا کہ ای ذکریا تو مت ڈر کہ تیری دعا قبول ہوی اور تیری جورو الیسبا تجھ سے
ایک بیٹا جنیگی اور تو اسکا نام یحیی رکھنا۔ اور تیرے تیں خوشی اور خرمی ہونگی اور بہت سے لوگ
اسکے تولد سے خوش حال ہوینگے۔ کیونکہ وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہوویگا اور نہ انگور کا شیرہ
اور نہ کوئی نشہ کی شراب پیگا اور وہ اپنی ماکے پیٹ سے بھی روح القدس سے بھرپور ہوگا اور بنی
اسرائیل میں سے بہتوں کو خداوند انکے خدا کی طرف پھراویگا۔ اور وہ اسکے آگے الیاس کی روح و
قدرت سے جاویگا کہ باپ کے دلونکو بیٹوں کی طرف بلکہ نافرمانبرداروں کو راست لوگ کے عقل کو
رغبت دلاوے تا کہ خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے۔ اس پیشگوئی میں جب فرشتہ جبرائیل
یحیی کے باب میں کہتا کہ ایک مستعد گروہ تیار کرنیکے واسطے بنی اسرائیل کے خداوند خدا کے سامھنے
بھیجا جاوے ظاہر ہی کہ یہاں مسیح کی الوہیت جسمداری کے باب میں توریت کے کل انبیا کی شہادت
کو قایم کرتی ہی۔

مسیح کے باب میں انجیل کی پیشگوئی ثانی بھی فرشتہ جبرئیل کی معرفت سے ہی جو خدا کے حکم
سے مریم باکرہ کو مسیح کے حمل و پیدایش کے باب میں خبر پہنچایا۔ چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۳۰ آیت
میں لکھا ہی تب فرشتہ اس سے کہا کہ ای مریم مت ڈر کہ تو خدا کے نزدیک مقبول ہوگئی اور دیکھ
تو پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عیسے رکھیگی۔ اور وہ بزرگ ہوویگا بلکہ اللہ تعالی کا
فرزند کہلاویگا اور خداوند خدا اسے اسکے باپ داؤد کا تخت دیگا اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے

پر بادشاہی کریگا اور اسکی سلطنت کا کچھہ انتہا نہ ہوگا۔ تب مریم فرشتے سے کہی کہ یہہ کسطرح ہوگا کیونکہ میں مرد کو نہیں جانتی ہوں فرشتہ اسکو جواب دیا کہ روح القدس تجھپر اتریگا اور اللہ تعالے کی قدرت کا سایہ تجھپر پڑیگا اسلئے وہ قدوس جو تجھہ سے پیدا ہوگا سو خدا کا بیٹا کہلاویگا یہہ پیشگوئی عمدہ پیشگوئیان توریت قدیم سے ظاہر کئے تھے سو سارے حقیقتوں کو اچھی صفائی سے قایم کرتی کہ اسکے بابمیں تھوڑا سا بیان کرنا کفایت کریگا چنانچہ جب فرشتہ یہاں کہتا کہ مسیح کا نام یسوعی عیسے ہوگا اور وہ نام والا اللہ تعالی کا فرزند کہلاویگا بلکہ وہ قدوس جو باکرہ سے پیدا ہووے سو فرزند خدا مشہور ہوگا ظاہر ہے کہ توریت کے سارے پیشگوئیوں کو نام عیسے منسوب کرتا ہے۔

انجیل کی پیشگوئی ثانی فی زکریا امام کی بی بی الیسبا کی معرفت سے ہے جو وقتکہ وہ یحیی سے حاملہ ہوکر مریم کا سلام سنی اور بچہ اسکے شکم میں اچھلا چنانچہ لوقا کے ا باب کی ۴۱ آیت میں لکھا ہے اور ایسا ہوا کہ جب الیسبا مریم کا سلام سنی لڑکا اسکے پیٹ میں اچھلا اور الیسبا روح القدس سے معمور ہوگئی اور بلند آواز سے پکار کر کہی عورتوں میں تو مبارک ہے اور مبارک ہے تیرے پیٹ کا میوہ۔ اور میرے لئیے یہہ کیونکر ہوا کہ میرے خداوند کی ماں میرے پاس آئی ہے کہ دیکھہ جب تیرے سلام کی آواز میرے کان میں پہنچی لڑکا خوشی سے میرے پیٹ میں اچھلا۔ یہہ پیشگوئی روح القدس کے سارے پیشگوئیوں کے سر کہا بصاف تمام الوہیت مسیح کو ظاہر کرتی ہے چنانچہ الیسبا یہاں مریم کو اپنے خداوند کی ماں کہلاتی ہے اور یہہ خطاب یعنی خداوند کتاب اشعیا کے پیشگوئیوں میں مشہور ہوے ہیں سو دیگرے ستر خطابوں سے عین موافقت رکھتا جیسا کہ لکھا گیا

دیکھو ایک باکرہ حاملہ ہوکر بچہ جنیگی اور اسکا نام عمانوایل رکھیگی یعنے خدا ہمارے ساتھہ۔ اور دوسری ایک جگہہ میں ہمکو ایک بچہ تولد ہوا اور ہمیں ایک فرزند بخشا گیا اور اسکا نام عجوبہ مشیر قادر مطلق پدر ابدی شہزادہ صلح کہلایگا۔

انجیل کی پیشگوئی ثانی الیسبا کی پیشگوئی کے جواب میں خود مریم مادر خداوند سے ہی چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۴۶ آیت میں لکھا ہی اسوقت مریم کہنے لگی کہ میری جان خداوند کی تعریف کرتی ہی اور میری روح میرے نجات دینیوالے خدا سے خوشنود ہی۔ کیونکہ اپنی باندی کی عاجزی پر رحم کی نظر کیا ہی کہ دیکھو اسوقت سے تمام پشتیں مجھے مبارک کہینگے۔ اس پیشگوئی میں مادر مسیح روح القدس کی الہام سے اپنے خداوند و نجات دینے والیکی انکساری کی صفت کرتی کیونکہ اسکے شکم میں اور اسکے بدن کے جوہر سے جسد انسانی نے قبول کیا۔ اسکی اسی مہربانی کے باعث وہ کہتی کہ میرا خداوند وثنا فی ابد الاباد مجھہ پر عزت رکھنے سے میری جان اسکی حمد و ثنا کریگی اور میری روح اسکی نجات پر شادی کریگی پس معلوم ہوا کہ روح القدس مریم دوشیزہ کے منھہ سے بھی الوہیت مسیح کو ثابت کیا ہی۔

انجیل کی پیشگوئی ثانی وہی ہی جو یحیے پیدا ہوا اسوقت ذکریا امام کی معرفت سے نازل ہوی چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۶۷ آیت میں یوں لکھا ہی اور اسکا باپ ذکریا روح القدس سے معمور ہوکے از روے نبوت کہنے لگا مبارک ہووے خداوند اسرائیل کا خدا کیونکہ وہ اپنی قوم پر رحم کی نظر کرکے خلاصی بخشا ہی اور ہمارے لئے نجات کا سنگ اپنے بندے داود کے گھرانے میں کھڑا کیا جیسا کہ وہ اپنے انبیائے مقدس کی معرفت سے کہا جو عالم کی پیدایش

رہے ہوتے ہوئے چلے آئے ہیں کہ ہمکو ہمارے دشمنوں سے اور اُن سب کے ہاتھ سے جو ہمارے ساتھ کینہ
رکھتے ہیں خلاصی بخشے تاکہ وہ ہمارے باپ دادے سے وعدہ کیا تھا سو رحم کو کامل کرے اور
اپنی عہدِ مقدس کو یاد دلاوے یعنے وہی قسم کہ وہ ہمارے باپ ابراہیم سے کیا کہ ہمارے تئیں یہہ
نعمت بخشے کہ ہم اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے چھٹکارا پا کر عمر بھر پاکی و نیکی میں بیخوف اسکی بندگی
کریں اور تو لڑکا اللہ تعالیٰ کا نبی کہلائیگا اسلئے کہ تو خداوند کے آگے اُسکی راہ تہیہ کرنے چلیگا کہ
اُسکے لوگ کو اُنکے گناہوں کی بخشایش سے نجات کی خبر دیوے یہہ ہمارے خدا کی نہایت رحمدلی
سے جسکے سبب صبح کی روشنی بلندی پر سے ہمتک پہنچی ہے تاکہ اُنکو جو اندھیرے میں اور موت
کے سایہ میں بیٹھتے ہیں روشن کرے اور ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ پر لاوے۔ یہہ پیشگوئی
پُر معنی گواہی تھی کہ اللہ تعالیٰ ۱۸۰۰ سال پیشتر ابراہیم سے قسم کیا سو وعدے کیتیں خاندانِ
داؤد میں انصرام کو پہنچایا تھا وہ وعدہ یہہ تھا کہ خدا بنی آدم کے لئے ایک شافی الٰہی بھیجیگا جو
شریعت کو کفارہ عزت بخش پہنچانے سے بہ انصافِ تمام گنہگاروں کو نعمتِ بخشایش و مقدس
قلب عطا کر سکے اور پیچھے اُسکی نموداری کے بابمیں خبر دینے کے لئے پیشرو تعین ہوکر اوپر کی پیشگوئی
میں کہا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کہلائیگا اسلئے کہ وہ خداوند کے سامھنے جا کر اُسکی راہ تہیہ
کریگا۔ پس غور کرنا کی اِس پیشگوئی سے اُلوہیت مسیح صاف صاف ثابت ہوتی ہے

انجیل کی وحی ثانی وہی ہے جو فرشتہ خداوند مسیح پیدا
ہوا سو شبِ مبارک بیت اللحم کے چرواہوں کو پہنچایا چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۸ آیت میں
لکھا ہے اُور اُس ملک میں چرواہے میدان میں رہتے تھے اور رات کو اپنے منڈیکی نگہبانی کرتے

تھے کہ دیکھو خداوند کا فرشتہ اترا اور خدا کا نور انکے آس پاس چمکا اور وے نہایت ڈر گئے۔ اور وہ
فرشتہ اُن سے کہا کہ ہراسان مت ہو کہ دیکھو میں خوشخبری نہایت فرحت کی جو تمام عالم پر ہوگی
سو تمھاری خاطر لے آتا ہوں کیونکہ آجکے روز داود کے شہر میں تمھارے لئے ایک نجات دینے ہارا
جو مسیح خداوند ہی سو پیدا ہوا۔ یہہ پیشگوئی صاف تمام اطلاع دیتی کہ وہ جو سُراپ بیت اللحم
کے چھوٹے شہر میں تولد پایا سو قدیم سے وعدہ کیا گیا مسیح تھا یعنے وہ شافی جسکے اُسکے باب میں انبیا
ابتداے دنیا سے پیشگوئی کئے تھے مگر سنا دینی کرنیوالا فرشتہ اُس نو پیدا بچے کی مسیحائی کے باب میں جس
دنیا سو وقت ہوشیاری تمام اُسکو مرتبہ مخلوق سے جدا کرکے خدا اُسے نسبت دیتا اور کہتا کہ وہ جسکے
باب میں میں خبر دیتا ہوں سو مسیح خداوند ہی
انجیل کی وحی ثانی وہی ہی کہ جسوقت والدہ مسیح شریعت سے بنی اسرائیل
کے پہلے بچوں کے واسطے مقرر تھا سو رسم کو ادا کرنے کی خاطر بارگاہ میں آئی سو شمعون نام خدا کے بندہ
دینے کے وسیلے سے نازل ہوئی چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۲۵ آیت میں یوں لکھا ہی اور دیکھو کہ
یروشلم میں شمعون نام ایک شخص تھا جو عادل اور خدا ترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور روح
القدس اُس پر تھا اور روح القدس اُسکو خبر پہنچایا کہ جبتک تو خداوند کے مسیح کو نگاہ نکرے تب تک
موت کو نہ دیکھیگا۔ اور وہ روح کی ہدایت سے خدا کے بارگاہ میں آیا اور جسوقت کہ والدہ اُس
بچے عیسے کو اندر لائی تاکہ اُسکے لئے شریعت کے معمول کے موافق عمل کرے تب وہ اُسکو اپنے
ہاتھوں پر اُٹھالیا اور خدا کی ستایش کرکے کہا کہ ای خداوند تو اپنے بندے کو اپنے قول کے موافق
آرامیت کے ساتھہ رخصت دیتا کیونکہ میرے آنکھیں تیری نجات کو دیکھے ہیں جو تو تمام خلقت کے روبرو

تیار کیا ہی یعنے غیر ملکوں کی روشنی کے لئے نور اور تیری قوم اسرائیل کا جلال اِس وحی میں صرف
خداوند کی نجات کہلاتا ہی مگر اِس سخن سے اسکے بابمیں لکھے گئے سو سارے مسایل خوب مفہوم
ہوتے ہیں کیونکہ منصفی الہٰ شریعت کو کفارہ عزت بخش پہنچنے کے سوا نعمتِ نجات سبکو عطا نکر سکتی اور
اِس سالیکے جو تھے بابمیں بتلایا گیا کہ اگر حاملِ عصیان مرتبہ الہٰ نہ رکھتا تو شریعت کو کفارہ عزت بخش پہنچانا
غیر ممکن ہوتا۔ پس ظاہر ہی کہ اوپر لکھی گئی سو وحی سے بھی الوہیت و کفارہ مسیح ثابت ہو جاتی ہی۔

انجیل کی وحی ثانی وہی ہی جو حنّا نام پیغمبری دیرینہ بارگاہ مر
بھی والدہ مسیح کو پہنچائی۔ چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۳۶ آیت میں لکھا ہی اور حنّا نام ایک عورت
تھی پیغمبرنی فانوئیل کی بیٹی عشیر کے فرقہ سے اور بری عمر والی جو اپنے انبیا ہی پنے سے سات برس تک ایک
شوہر کے ساتھ گذران کی تھی اور کم و زیاد چوراسی برس سے بیوہ تھی اور خدا کے بارگاہ سے جدا
نہو کے رات دن روزہ اور نماز سے خدا کی بندگی کرتی تھی وہ اُسیوقت اندر آکر خداوند کا شکر
کی و اُن سبکو جو یروشلم میں نجات کے منتظر تھے عیسے کی کیفیت بولی۔ حنّا پیغمبرنی پہنچائی سو
بات نہیں لکھی گئی ہی مگر اِس فقرے سے یعنے اُن سبکو جو یروشلم میں نجات کے منتظر تھے عیسے کی
کیفیت بولی صاف صاف مفہوم ہوتی چنانچہ یہ الفاظ یعنے نجات کے منتظر تھے بضرور الوہیت
و کفارہ مسیح کی طرف اِشارہ کرتے ہیں کیونکہ اُن ضروری باتونکے سوائے جیسا اِس سالیکے چار وان بابمیں
بیان کیا گیا ہی نجاتِ انسان ممکن نہ ہو سکتی۔

انجیل کی وحی ثانی یحییٰ کے وسیلے سے ہی جسکے بابمیں مسیح خود کہا
کہ عورتوں سے تولد ہوئے سو آدمیوں میں اُس سے کوئی پیغمبر بڑھکر نہیں ہی۔ یہہ وحی مسیح پر دن کی

ندی میں اصطباغ لیا اُسوقت اُسکی مسیحائی کو مشہور کرنے کے لئے مقرر ہائی۔ چنانچہ یوحنا کے ۱ باب
کی ۳۲ آیت میں لکھا ہی اور یحییٰ نے گواہی دیا کہ میں روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان پر سے اُترکر
اُسپر ثابت رہی اور میں اُسکو نہ جانتا تھا لیکن وہ جو مجھے پانی سے اصطباغ دینے بھیجا سو مجھے کہا کہ
جسپر کہ تو دیکھیگا کہ روح نازل ہوکر اُسپر ثابت رہے وہی شخص ہی جو روح القدس سے اصطباغ
دیتا ہی سو میں دیکھا اور گواہی دیا کہ یہہ خدا کا فرزند ہی۔ اِس شہادت الہامی میں یحییٰ خدا سے مقرر
کیا گیا تھا اُس اشارہ جسکے دیکھنے سے وہ البتہ مسیح کو پہچان سکے سو بتلاتا ہے جب یحییٰ اوپر لکھے گئے
اظہار میں اقرار کرتا کہ میں روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان پر سے اُترکر اُسپر ثابت رہی ظاہر کرتے
ہم آگے ہی کتاب اشعیہ کے ۱۱ باب سے حوالہ کئے پیشگوئی یعنے خداوند کی روح اُسپر ٹھہریگی سو انصرام کو
پہنچی تھی اِس اشارے سے یحییٰ بہ یقینی تمام شہرت دے سکتا کہ عیسے صرف فرزند خدا نہ تھا بلکہ حلوانِ
خدا جو عصیانِ دنیا کو اُٹھا لیجاتا ہی۔

انجیل کے وحیانِ ثانی ہیں آوازِ بلند کی معرفت سے ہیں جو آسمان سے
اطراف کھڑے ہے تھے لوگوں کے کانوں میں تکرار کو مسیح کے بابمیں گواہی دی اِس مقدمے پر تین جدے جدے
امثال یعنے متّی کے ۳ باب کی ۱۷ آیت میں اور لوقا کے ۹ باب کی ۳۵ آیت میں اور یوحنا کے ۱۲ باب
کی ۲۸ آیت میں موجود ہیں اُن امثال میں سے پہلا یہی تھا یعنے جبوقت مسیح یردن کی ندی میں اصطباغ
لیا تھا تو آسمان سے ایک آواز نکلکر مشہور کی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں بہت راضی ہوں
دوسرا یہہ یعنی جبوقت وہ پہاڑ پر اپنے تین ‡ حواری کے سامھنے صورت بدلا کر آفتاب کی مانند

‡ یعنی پطرس و یوحنا و یعقوب۔

حمکن تھا تب اُنگے اوپر تھا سو بر سے ایک آواز آکر کہی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی اُسکو سنو تیسرا یہہ یعنے
جب صلیب پر کھینچنے کا وقت نزدیک ہونے کے باعث مسیح نہایت مکدر ہوکر تبریٰ کسوی سے
دعا کرکے کہا کہ اَی باپ تیرے نام کو بزرگی دے تب ایک آواز آسمان سے آکر بولی کہ مَین اگے ہی اُسکو
بزرگی دیا ہون بلکہ پھر دیونگا۔

انجیل کے وحیانِ ثانی اُس اظہاراتِ الہی کے وسیلے سے ہین جو آپ اپنے پیشگوئیون
کا مدّعا بزرگ ہی یعنے مسیح۔ مگر اُسکے اظہارات بےشمار ہونے سے یہان ہم فقط چار امثال
گذار کر اکتفا کرینگے۔ اُنمین سے پہلا یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۰ آیت مین ہی یعنے مَین اور باپ ایک ہین
دوسرا یوحنا کے ۳ باب کی ۱۶ آیت مین ہی یعنے کیونکہ خدا دنیا کو ایسا دوست رکھا کہ اپنا
اِکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے سو ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی حیات پاوے۔
تیسرا یوحنا کے ۱۴ باب کی ۶ آیت مین ہی یعنے عیسےٰ اُسکو کہا کہ راہ اور حق اور حیات مین ہون
کوئی شخص بغیر میرے وسیلے کے باپ کے پاس نہین آسکتا ہی۔ چارہوان متی کے ۲۶ باب کی ۶۳۔۶۴ آیت
مین ہی یعنے سردارِ امام اُس سے کہا کہ مَین تجھکو جیتے خدا کی قسم دیتا ہون اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہی تو ہم
سے بول۔ تب عیسےٰ اُسکو کہا کہ تو کہا ہی لیکن مَین تم سے کہتا ہون کہ بعد اسکے تم آدم کے بیٹے کو
قدرت کے سیدھے ہاتھ طرف بیٹھا ہوا بلکہ آسمان کے بادلون پر آتا ہوا دیکھینگے یہ اقراراتِ
مسیح جو اپنے کلام کے زور سے شیاطین کو بھگایا اور بحنا سر کے جذبے کو دبایا اور مرضون سے مرضون کو دفع کیا
بلکہ مردون کو موت سے جِلایا سو انبیاے توریت ابتدا سے اُسکے حقمین پہنچائے پیشگوئیون کو
بدرستی تمام تقویت دیتے ہین کیونکہ اُن اظہارات سے مسیح صاف صاف شاہد ہی کہ آپ فرزندِ خدا ہی

اور آپ ابن آدم ہی اور آپ کفارۂ عصیان ہی اور آپ ثانی انسان ہی اور آپ حاکم دنیا ہی بلکہ بجز آپکے دنیا کے لئے دوسرا نجات دینے والا بالکل نہیں ہی۔

انجیل کے وحیان ثانی نے ہین جو دنیا کی اطلاع کے لئے حواریوں سے دئے گئے تھے اور لائق لحاظ ہی کہ مسیح ان مشہور و مقبول کو نعمت الہام عطا کرکے ان کی خدمت کے واسطے لیاقت کامل بخشا جیسا یوحنا کے ۲۰ باب کی ۲۱ آیت میں لکھا ہی تب عیسے ان سے پھر کہا کہ تم سلامت رہو جیسا کہ باپ نے مجھے بھیجا ہی ویسا ہی مین بھی تمکو بھیجتا ہوں اور یہہ کہکر وہ ان پر پھونکا اور کہا کہ تم روح القدس کو پاؤ۔ اما شہادت حواریان بہت طول طویل ہونے سے ہم اسکو یہاں داخل نہ کر سکتے اگر انہیں سے ایک دوسرے کے واسطے گواہی دیوے تو کفایت کریگا چنانچہ یوحنا کے ۱ باب کی آیت سے ۱۰ آیت تک یوں لکھا ہی یعنے ابتدا مین کلام† تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا وہی ابتدا مین خدا کے ساتھ تھا سب چیزاں اس سے پیدا ہوین بلکہ بغیر اسکے پیدا ہوین سو چیزو مین کوئی چیز پیدا نہ ہوی حیات اسمین تھی اور وہ حیات خلق کا نور تھی اور وہ نور اندھیرے مین چمکتا اور اندھیرا اسکو نہین پہچانتا تھا خدا کی طرف سے یحیے نام ایک مرد بھیجا گیا اور وہ شہادت دینے آیا کہ اس نور کے بابمین گواہی دیوے تا کہ تمام لوگ بسبب اسکے ایمان لاوین آپ وہ نور نہ تھا بلکہ اس نور کی گواہی دینے آیا سچا نور وہی تھا کہ ہر ایک آدمیکو جو دنیا مین آتا ہی روشن کرتا ہی اور وہ جہان مین تھا اور جہان اس سے پیدا ہوا اور جہان اسکو نہین پہچانتا تھا وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور اپنی قوم اسکو

† یاد رکھنا چاہئے کہ لفظ کلام فرزند خدا کا خطاب اصلی ہی۔

قبول نہ کیا لیکن جتنوں نے اسکو قبول کیا وہ انکو خدا کے فرزند ہونیکا مقدور بخشا اور وے وہی ہیں
جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہیں اور نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے اور نہ آدمی کی خواہش سے بلکہ
خدا سے پیدا ہوئے۔ اور کلام جسم ہوا اور رحمتی اور مہربانی سے بھرا ہوکر ہمارے بیچ میں سکونت کیا
اور ہم نے اسکی تجلی کو دیکھے اور باپ کے اکلوتے کی تجلی کی مانند تھی۔ اور یحییٰ اسکے بابمیں گواہی دیا اور
پکار کر کہا کہ یہہ وہی ہی جسکا میں ذکر کرتا تھا کہ وہ جو میرے پیچھے آتا ہی سو مجھ سے آگے ہی کیونکہ وہ
مجھ سے پہلا تھا۔ اور اسکی بھرپوری سے ہم سب نے پائے ہیں نعمت پر نعمت کیونکہ شریعت
موسیٰ کی معرفت سے دی گئی تھی لیکن نعمت و راستی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے پہنچی کوئی بھی
کسی وقت خدا کو نہیں دیکھا مگر اکلوتا بیٹا جو باپ کے سینے پر رہتا ہی سو اسکو دکھلایا ہی یحییٰ اور یوحنا
کی شہادت کا یہہ مثال بتلاتا کہ ابدیت و الوہیت و جسمیت و کفارہ مسیح بلکہ بخشائش فقط اسی
سے ہی سو وے مسایل عمدہ تھے جو حواریاں کلیسیوں میں مشہور کیا کرتے پس ثابت ہو چکا کہ حواریاں
بھی توریت و انجیل کے دوسرے سب گواہوں سے متفق ہوکر مسیح کے باب میں یہہ شاہدی دیتے کہ
وہ صرف فرزند الٰہ نہیں بلکہ حلوانِ خدا جو عصیانِ دنیا کو اٹھا لیجاتا ہی۔

انجیل کی وحی ثانی اس زور آور فرشتے کے وسیلے سے ہی جو
مسیح کے مریدوں کو اسکے جی اٹھنے کی خبر پہنچانے کے لئے اس غار کے منھ پر جسمیں وہ دفن ہوا تھا
بیٹھتا تھا۔ چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی آیت میں یوں لکھا ہی جب سبت کا روز آخر ہوا
اور یکشنبہ کے علی الصباح پہنچا تو مریم مجدلیہ اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئی اور دیکھو زمین
کی بڑی تھرتھراہٹ ہوئی اسواسطے کہ خداوند کا فرشتہ آسمان پر سے اترا اور آکے اس

پھر کو قبر کے دروازے سے ڈھلکا کر اسپر بیٹھا۔ اسکا چہرہ بجلی کی مانند اور اسکا لباس برف کے برابر سفید تھا اور نگہبان اسکی ہیبت سے لرزکے مُردوں کے سے ہوگئے۔ تب وہ فرشتہ ان عورتوں کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم ڈرو مت میں جانتا ہوں کہ تم عیسے کو جو صلیب پر کھینچا گیا ڈھونڈھتے ہو لیکن وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا وہ کہا تھا ویسا ہی اٹھا ہے ادھر آؤ اور اس جگہہ کو جہاں خداوند پڑا تھا سو دیکھو۔ یہہ دو اور فرشتے کا کلام توریت و انجیل کے دوسرے سب گواہوں سے متفق ہوکر مسیح کے بابت یہہ شہادت دیتا کہ وہ فرزندِ خدا و خالقِ انسان فی دنیا ہے کہ دیکھو جب فرشتہ عورتوں سے کہتا کہ میں جانتا کہ تم صلیب پر کھینچا گیا سو عیسے کو ڈھونڈھتے ہو وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا وہ کہا ویسا ہی اٹھا ہے آؤ اور اس جگہہ کو جہاں خداوند پڑا تھا سو دیکھو یہہ الفاظ اگرچہ مختصر ہیں تاہم فرزندِ خدا کی الوہیت و کفارہ و جی اٹھنا وغیرہ خوب ثابت کرتے ہیں

انجیل کی وحی ثانی جو یہاں ناظر کے روبرو رکھنا ضرور ہے یہ ہے کہ قبر سے اٹھا ہوا سو فرزندِ خدا کے وسیلے سے ہی صلیب پر کھینچا جانیکے آگے اسکی شاہدی کیا تھی سو ہم دیکھ چکے الحمد للہ وہی فرزندِ بزرگ موت سے جی اٹھکر قبر سے نکلے بعد پہنچائی سو شہادت بھی موجود ہے چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہے تب وے گیارہ مرید جلیل کو اس پہاڑ کی طرف جہاں عیسے انکو اشارہ کیا تھا گئے اور اسکو دیکھکر سجدہ کئے لیکن بعضے شک لائے تب عیسے آیا اور ان سے بات کرکے کہا کہ آسمان میں اور زمین پر تمام حکومت مجھے بخشی گئی ہے اسلئے تم جاکر سب قوموں کو مرید کرکے باپ و بیٹے و روح القدس کے نام سے اصطباغ دیو اور

جو کچھ کہ میں تمھارے تئیں فرمایا ہوں سو اُنکو حفظ کرنے سکھلاؤ اور دیکھو جہان آخر ہونے تک میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں۔ ثانی اُن دنیائے پُرمعاصی کو بچانے کی خاطر اگر اُس سے سدھارنے کے آگے اپنے حواریوں کو پہنچایا سو شہادت اخیر وہی ہی جیسا وہ ابتدا میں بولا تھا ویساہی آخر تک کہہ سنایا یعنے میں وہی ہوں جس کو پدر سارے باتیں سونپ دیا ہی بلکہ میں فرزند خدا ہوں جو تثلیث مبارک میں پدر اور روح القدس سے ہمتائی کامل رکھتا ہوں۔ الغرض یہہ بیان سنجیدہ تمام کرکے وہ اُن سب کے سامنے بلند ہو کر پدر کی سیدھی طرف پھر اپنے جلال اصلی میں داخل ہوا۔

انجیل کی وحیٔ ثانی اُن دو فرشتے کے وسیلے سے ہی جو تکلم خداوند آسمان پر بلند ہو کر ابر میں پوشیدہ ہوا حواریوں سے بات کرکے اسکے پھر آنے کے بابمیں خبر پہنچایے چنانچہ اعمال کے اباب کی آیت میں لکھا ہی اور وہ بلند ہوتے وقت جب وے آسمان کی طرف تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ہوئے اُن کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے ای جلیلی مردو کیوں کھڑے ہوکے آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہہ عیسٰے جو تمھارے پاس سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا ہی ویساہی پھر آویگا جیسا کہ تم اُسے آسمان پر جاتے ہوئے دیکھے ہو۔ مسیح کی مراجعت کے بابمیں فرشتوں کی اِس شہادت پر فقط اتنا ہی بولینگے کہ کتاب مکاشفات سے بدرستی تمام تقویت پاتی جسمیں مسیح کی آمد و جلال و رعب دار کا بیان بہ اختصار تمام کیا گیا ہی چنانچہ اباب کی آیت میں یوں لکھا ہی دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہی اور ہر آنکھ اسکو دیکھیگی اور وے بھی جو اُسے چھید ڈالے دیکھینگے اور زمین کے سارے اقوام بسبب اسکے چھاتی پیٹینگے ہاں آمین۔

انجیل کی وحیٔ آخر یوحنا نام حواری برنیہ کے وسیلے سے ہی جو مسیح

آسمان پر گئے سو کئی سال کے بعد پاتمس کے جزیرے میں جلا وطن ہو کر مہربانی خدا سے مسیح کو اُسکے جلال میں دیکھا اور اُس سے کتاب مکاشفات لکھنے کا حکم پایا چنانچہ مکاشفات کے اباب کی ۱۲ آیت میں لکھا ہے اور میں اُس آواز کو دیکھنے کے لئے جو مجھ سے بولتی تھی پھرا اور پھر کر سونے کے سات شمعدان دیکھا اور اُن سات شمعدانوں کے بیچ میں ایک شخص انسان کے بیٹے سا دیکھا جو جامہ پاؤں تک پہنے ہوئے اور سونے کا سینہ بند سینے پر باندھا ہوا تھا اُسکا سر اور بال سفید اون کے موافق بلکہ برف کی مانند سفید اور اُسکی آنکھیں جیسا آگ کا شعلہ اور اُسکے پاؤں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دھکایا ہوا ہو اور اُسکی آواز بڑے پانی کی سی تھی اور اُسکے دہنے ہاتھ میں سات تارے تھے اور اُسکے منہہ سے ایک دو دھاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اُسکا چہرہ ایسا تھا جیسا سورج اپنی تیزی میں چمکتا ہے اور جب میں اُسے دیکھا تب اُسکے پاؤں پر مُردے سا گر پڑا اور وہ اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھ سے کہا مت ڈر میں اول و آخر اور زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھ میں ابد الاباد زندہ ہوں آمین اور عالم ارواح اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں۔ کتاب انجیل کے اِس حصہ مخصوص سے ہم اپنے ناظرین محمدی کی منفعت کے لئے تھوڑا سا بیان کرینگے۔ اولاً لحاظ کیا چاہئے کہ یہہ فقرہ یعنے میں اول و آخر ہوں مسیح کی اُلوہیت کے ثبوت میں دلیل قطعی گذرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کُل موجودات کا اول و آخر ہو کر ازل سے ابد تک قایم رہتا جسکی قدرت الٰہی کے بغیر سارے خلایق فہیم معاً اپنی نیستی اصلی کو پہنچینگے۔ دوم یہہ فقرہ یعنے میں زندہ ہوں اور موا تھا اور دیکھ میں ابد الاباد زندہ ہوں صرف انسانیت مسیح سے نسبت رکھکر اُس انسانیت کے باب میں گواہی دیتا کہ نجات دُنیا کی خاطر قربان ہو کر مر گئی اور موت سے جی اُٹھی سوم یہہ فقرہ یعنے عالم ارواح اور موت کی کنجیاں میرے پاس ہیں

مسیح اپنی موت کے وسیلے سے رکھتا ہی سو قدرت کو خوب ظاہر کرتا چنانچہ وہ اپنی قربانی سے بعوض
کو کفارہ عزت بخشش پہنچا کر عالم غیب کے کنجیاں حاصل کیا ہی جس سے مراد یہی ہی کہ آپ عالم بقا کا
مختار بنکر ارواح انسان کو خواہ دوزخ میں قید کرے یا بہشت کو پہنچانیکے لئے قدرت کامل رکھتا
اور یہہ فقرہ یعنے اسکے سیدھے ہاتھ میں سات ستارے تھے مسیح اپنے کلیسیا پر رکھتا ہی سو
بادشاہی و حکومت کو صاف صاف بتلاتا کیونکہ اس آیت کے متن میں بیان کیا گیا کہ یہ سات ستارے
آشیا کے سات کلیسیوں کے فرشتے یعنے نگہبانان ہیں پس مسیح روح القدس کی قدرت سے ان نگہبانوں
پر ابھی کامل حکومت کرنا تھا کہ براستی تمام کہا جا سکا کہ وہ انکو اپنے دست ہاتھ میں رکھتا تھا
آخر یہہ فقرہ یعنے اسکے منہہ سے ایک دو دھاری تیز تلوار نکلتی ہی کل پیشگوئیان عتیق کو جو مسیح کا
دنیا پر غالب آنا بتلاتے ہیں سو تقویت دیتا کہ دیکھو مسیح کے منہہ سے نکلتا ہی سو کلام کے بابت
لکھا گیا ہی کہ کلام زندہ و موثر بلکہ دو دھاری تلوار سے تیز تر ہی پس مسیح اس کلام کے زور سے
بت پرستی و ضلالت پر غالب آکر سلطنت ہائے جہان حقیقت انجیل کے تابعدار بنیے تک انکو
تسخیر کریگا۔

کتاب مکاشفات کے باب آخر میں حواری یوحنا بسعید کی تمام بتلاتا کہ فرزند الہ دنیا کی عدالت
کرنے کی خاطر بار ثانی نمایاں ہوگا۔ اس بیان مخصوص سے درگذرنا ہم اپنے ناظرین محمدی کی منفعت
سے بعید جانتے ہیں چنانچہ مکاشفات کے ۲۰ باب کی ۱۱ آیت میں یوں لکھا ہی تب میں نے ایک بڑا سفید
تخت عظیم دیکھا اور وہ جو اس پر بیٹھا تھا سو اسکے چہرے سے زمین و آسمان اڑ گئے بلکہ انکے واسطے
کچھ جگہہ پائی گئی تھی اور میں نے مردے چھوٹے بڑے خدا کے حضور میں کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھلے

ہوئے بلکہ اور ایک کتاب کھلی ہوئی جو کتابِ حیات ہی اور مُردے اُن کتابوں میں لکھے موافق اپنے اپنے
کاموں کے فیصلے پائے۔ اور دریا اُسمیں تھے سو مُردگوں کو دیدالی بلکہ موت و دوزخ اُن میں تھے سو
مُردگوں کو حوالے کئے اور ہر ایک شخص اپنے کاموں کے موافق فیصلہ پایا۔ اور موت و دوزخ بحیرۂ
نُوار میں پھینکے گئے یہہ موتِ ثانی ہی۔ اور جو کوئی کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ پایا گیا بحیرۂ نُوار
میں پھینکا گیا۔" روزِ قیامت کی عدالت کے بابمیں اِس آیتِ عجیب پر فقط اتناہی بولینگے کہ
تختِ سفید کے بیٹھنے والے کا ذکر مسیح دُنیا میں بکر پہنچایا سو خبر سے کہ دُنیا کا فیصلہ کرنا اپنا حق
ہی سو عینِ موافقت رکھتا۔ کیونکہ اگر ہم اِس حقیقت پر کہ خدا کی کُنہہ روحانی و غیبی ہی سو
لحاظ کریں تو معلوم ہوگا کہ ممکن نہیں کہ خلائقِ فہیم کے سامنے تخت پر بیٹھا ہووے۔ اِس طرح کی بات
خدا کی کُنہہ غیب سے ربط دینا صرف گویائی باطل نہیں بلکہ کلمۂ کفر ہی۔ بس ظاہر ہی کہ گویا
مذکور صرف جسمدار ہوا سو فرزندِ خدا سے مربوط ہوسکتی جیسا وہ خود یوحنا کے ۵ باب کی
۲۲ آیت میں کہتا ہی باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ تمام عدالت بیٹے کو سونپ دیا ہی
تاکہ سب جیسا کہ باپ کو عزت دیتے ہیں ویسا ہی بیٹے کو بھی عزت دیویں"

اختتام میں ناظرِ محمدی ہوشیاری تمام دیکھا چاہیے
کہ کتابِ مکاشفات نے میں پر واقع ہونا حوادثِ مخصوص بتلاکر بلکہ دُنیا کے فیصلہ کرنے کے لئے
آمدِ مسیح کے باب میں بیانِ سنجیدہ کرکے اپنے آیاتِ آخر میں دکھلاتی کہ شہادت اُسکا کامل ہونے
کے باعث نعمتِ نبوت منقطع ہوگئی تھی اگر ناظر اِس باب کے صفحوں میں لکھی گئی ہی سو
پیشگوئی دانیال کی طرف بارِ ثانی متوجہ ہو تو دیکھیگا کہ دانیال نبی مسیح صلیب پر کھینچے جانے

کے لئے وقتِ مُقرری بتلا کر کہنا کہ اُس وقت سے نعمتِ نبوت منقطع ہو کر ابد الآباد موقوف ہو جاوے۔ اُس سے مُراد یہی ہے کہ نجاتِ انسان فرزندِ خدا کے کفارے سے انصرام کو پہنچنے کے باعث آئندہ اِس مُقدمے کے باب میں پیشگوئی کرنا ممکن نہ ہووے۔ پس چونکہ کتابِ انجیل حقانی تمام عیسٰے فرزندِ مریم کے حق میں یہہ گواہی دیتی ہے کہ قدیم سے وعدہ کیا گیا تھا مسیح و شافی دنیا وہی ہے جس پہ بدل و جان ایمان لانے سے ہر ایک گنہگار نعمتِ نجات و پاکیٔ قلب پاویگا ظاہر ہی کہ خدا کی طرف سے اولادِ انسان کو فاش کر دی کے لئے اور کچھ باقی نہ رہا۔ ازیں باعث نعمتِ نبوت منقطع ہو گئی اب روح القدس ختمِ مقدمے میں کیا کہتا ہے سو سنیں۔ چنانچہ کتابِ مکاشفات کے بابِ آخر کی ۱۳ آیت میں یوں لکھا ہے میں الفا☩ اور اومیگا ابتدا و انتہا اور اول و آخر ہوں مبارک وے ہیں جو اُسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں تا کہ درختِ حیات کے حقدار ہو کر دروازوں سے شہر میں داخل ہو ویں کیونکہ باہر ہیں کُتے اور جادوگر اور زانی اور خونی اور بُت پرست اور جو کوئی جھوٹھ کو پیار و پیدا کرے۔ میں عیسٰے اپنا فرشتہ بھیجا ہوں کہ اُن باتوں پر کلیسیوں میں شاہدی دیوے میں داؤد کا اصل و نسل اور صبح کا نورانی ستارا ہوں اور روح و دلہن کہتی ہیں آ اور وہ جو سنتا ہے کہے آ اور وہ جو پیاسا ہے آوے اور جو کوئی چاہے سو آبِ حیات مُفت لیوے۔ کیونکہ میں ہر ایک کو جو اِس کتاب کی نبوت کے باتوں کو سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اِن باتوں میں کچھ زیادہ کرے تو خدا اُن بلاؤں کو جو اِس کتاب میں لکھتے ہیں اُسکے لئے زیادہ کریگا۔ اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے کچھ

☩ یونانی الفبے کا حرفِ اول و آخر

نکال ڈالے تو خدا اُسے کتابِ حیات اور شہرِ مقدس اور اِس کتاب میں لکھے ہیں سو باتوں کی شرکت سے نکال ڈالیگا وہ جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے سو کہتا ہے کہ یقیناً میں جلد آتا ہوں آمین ہاں اے خداوند عیسیٰ آ ۔۔

اب ہم پیشگوئیانِ توریت و انجیل کی موافقت کے ثبوت میں شہادات کامل گذار چکے ہیں چنانچہ نسلِ زن کی آمد کے باب میں خدا کیا تھا سو وعدہ اصلی سے شروع کر کے روح القدس جو دنیا میں بھیجا یا پیشگوئی آخر تک جاری کر دیئے ہیں رسالۂ ثلثۃ الکتب سی چھوٹی کتاب میں ہم اِس مقدمے پر موجود ہیں سوالیں کا ایک آدھ حصہ بھی داخل نکر سکتے تھے ازین باعث مسیح کی الوہیت و جسمیت و موت و کفارے و جی اُٹھنے کے باب میں پیشگوئیاں مخصوص چن لیکر اکتفا کئے ہیں اب ناظرِ محمدی معلوم کریگا کہ مسایلِ عیسیوں صرف ساختۂ انسان نہیں ہیں بلکہ حقایقِ لایزالِ الٰہی ہیں جو پیدایشِ عالم سے روح القدس وسیلۂ انبیا افشا کیا کرتا تھا امید کہ یہاں لکھی گئی ہے شہادات غیب ہر ایک اِستبازِ محمدی قایل ہوگا کہ نجاتِ انسان کے مقدمہ میں کتبِ مقدسہ آپس میں موافقتِ کامل رکھتے ہیں اور موسیٰ کے پیچھے آئے سو سارے انبیا موسیٰ سے جو نبوت کا اصل بزرگ ہے سو کچھ اختلاف نہ رکھتے ہیں محمدیاں اگر پیشتر کبھی نہ دیکھے ہوتے تو اب دیکھ سکینگے کہ کتبِ مقدسہ جو عہدِ موسیٰ کے پیچھے نازل ہوئے سو کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی الٰہ سے عین موافقت رکھتے ہیں زبور و کتبِ انبیا و انجیل ہر ایک زیادہ صفائی سے کتبِ موسوی کی شہادت کو قایم کر کے شروع سے آخر تک ایک لفظ بھی نہیں رکھتی جسکے باب میں کہا جاوے کہ پیغمبرِ اصلی کے خلاف ہے پس یہاں گذار چکے

سو کثرتِ دلایل کے باعث ہم دھرا کر کہتے ہیں کہ محمدیوں میں جاری ہی سو روایت کہ یہود و عیسائیوں
کے کتب مقدس منسوخ ہوگئے ہیں سو صرف دروغ عظیم ہی بمعرفت جسکے ابلیس انکو اور انکے باپ
دادوں کو انکے ارواح کی ہلاکی ابدی کے لئے فریب دیا ہی کیونکہ اس باب میں صاف تمام بتلایا گیا
کہ خدا دنیا میں نبی پر نبی بھیجنے سے یہہ ارادہ رکھتا تھا کہ آپ نجاتِ فرزند کے باب میں پہنچایا تھا
سو شہادتِ اصلی کو ہر زمانے میں قایم کرے ازین باعث کتابِ مکاشفات میں لکھا ہی کہ شہادتِ
عیسے پیشگوئیوں کی جان ہی

اوپر لکھے گئے سو کثرت پیشگوئیوں کے خلاف فرقان کے نیچے آنیوالے آیات

جو بجز ان تمام عیسے مسیح کی الوہیت و موت و کفارے کو انکار کرتے ہیں سو ناظرے کے روبرو رکھنا
ضرور پڑتا اگر توریت و انجیل کے پیشگوئیاں راست ہوں تو مقامِ تاسف یہی ہی کہ فرقان کی
تعلیم سالِ ہجری سے فرقۂ محمدی کو فریب دیکر دوزخ کی راہ پر لائی ہی بلکہ اب تک وے ہی حالت
جاری ہی لہذا ان محمدیوں کو جو اپنے ارواح کی نجات عزیز رکھتے ہیں سو یہہ بات نہایت اہم
ہی کہ وے اوپر لکھے گئے پیشگوئیوں کو فرقان کے نیچے آنیوالے آیات سے مقابلہ کرکے انکے
درمیان انفصال کریں کیونکہ ممکن نہیں کہ دونو حقیقی ہوں اور ظاہر ہی کہ سب لوگ جو حقیقت
الدیر ایمان نہ لاتے سو جھوٹھہ موٹھہ پر بھروسا کرکے دوزخی ہو جاتے ہیں پس دیکھا چاہئے کہ اولاً
مسیح کی الوہیت کے خلاف فرقان کے ۵ سورہ میں لکھا ہی وے کافر ہیں جو کہتے یقیناً خدا فرزند
مریم ہی انسے کہہ کون خدا سے اور کچھہ حاصل کر سکتا اگر وہ مسیح فرزند مریم اور اسکی ما اور سب
جو زمین میں ہی سو ہلاک کیا چاہے اسی سورہ میں دوسری ایک آیت یہہ ہی مسیح فرزند مریم سوا

رسول کے تہے کر نہیں دوسرے حواریاں اُسکے آگے ہوئے ہیں اور اُسکی ما عورت راست گو تھی وے
ہر دو کھانا کھاتے تھے۔ اُن سے کہہ تم سوائے خدا کے وہ جو تمکو نہ نقصان نہ فایدہ پہنچا سکتا پرستش
کروگے کیا۔ اور ۹ سوے میں بھی یوں لکھا ہی یہود کہتے کہ عذرا فرزند خدا ہی اور عیسائیان کہتے کہ مسیح
فرزند خدا ہی یہہ انکے منہہ میں انکی کہاوت ہی وے اگلے زمانے کے بےایمانوں کی بات کو اختیار کرتے
ہیں خدا انکو رد کرے۔ وے کیسا فریفتہ ہیں خدا کے سوائے اپنے اماموں و راہبوں کو۔ اور مسیح فرزند مریم کو
اپنے خداوندان سمجھے گو کہ انکو خدائے واحد کی بندگی کرنے کا حکم پہنچا ہی سوا اُسکے دوسرا
کوئی خدا نہیں وہ جو وے اُسسے نسبت کرتے ہیں سو اُس سے دور ہووے۔ اور ۱۲ سوے میں بھی لکھا
ہی اللہ خدائے واحد ہی اُس سے دور ہو کہ وہ فرزند رکھے۔ فرقان کے اِن آیات کے باب میں
ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ پہلے میں کہا گیا کہ مسیح صرف مخلوق ہی جو دوسروں کے سریکھا ہلاک
ہو سکتا ہے دوسرے میں کہا گیا کہ مسیح انسان کو نہ فایدہ نہ نقصان پہنچا سکتا تیسرے میں در باب
مسیح لکھا گیا کہ خدا اُسسے دور رہو وہ جو عیسویان اُسسے نسبت دیتے ہیں اور چوتھے میں صاف
تمام کہا گیا کہ نہ سمجھا جاوے کہ خدا کو فرزند ہو پس مسیح کی الوہیت کا اِس سے زیادہ انکار نہ
ہو سکتا۔ اما اگر محمد مسیح کی الوہیت کا صاف انکار کرتا ہی تو بھی بدستور اُسکی موت کا منکر بھی
ہے ہم نیچے آنیوالی آیت کو آگے ہی لکھ چکے ہیں لیکن اور ایک بار ناظر کے سامنے رکھنا ضرور پڑا
چنانچہ فرقان کے ۴ سوے میں یوں لکھا ہی وے (یعنے یہود) کہتے ہیں یقیناً ہم عیسی مسیح فرزند مریم
حواری خدا کو قتل کئے ہیں مگر وے اُسکو قتل نہ کئے نہ صلیب پر کھینچے لیکن اُسکی شکل لیکر دوسرا
ایک شخص تھا اور یقیناً وے جو اُسکے باہمیں جھگڑا کرتے تھے سو اِس مقدمے میں شک رکھتے بلکہ

اُسکے بابمیں کچھہ اگاہی معتبر نہ رکھکر فقط وہم منتشکی اختیار کئے۔ فی الواقع وے اُسکو قتل نکئے
مگر خدا اُسکو اپنے پاس اٹھالیا اور خدا قادر و دانا ہی۔ یہاں موت مسیح کے بابمیں محمدؐ کا انکار صاف
ہی پس بغور لحاظ کیا چاہئے کہ اگر فرقان بتلاتا ہی سیرکھا مسیح الوہیت نہ رکھتا اور صلیب
پر نہ کھینچا جاتا تو عصیان دنیا کے واسطے کفارہ عذر بخشش نہ ہوتا۔ اگر ناظر بار اٹھاکر انصاف اللہ
کو ثابت کرنے کے لئے اس رسالہ کے چوتھے بابمیں لکھی گئی ہی سو حقیقت کو خوب از بال اثر
کرے تو جلد قایل ہوگا کہ اگر حامل عصیان مرتبہ الوہیت نہ رکھتا اور فتوے شرع کے موافق
نہ مرجاتا تو عصیان دنیا کے واسطے کفارہ عذر بخشش غیر ممکن ہوتا۔ پس ثابت ہو چکا کہ فرقان
کہلاتا سو نسخہ توریت و انجیل کے پیشگوئیوں کتیں انکار کرکے خدا کی نجات اصلی کو جو ازراہ
کفارہ و خون بہنے کے ہی سو بالکل رد کرتا۔ ازینباعث محمدیوں کو چاہئے کہ اس کتاب اور کتب
مقدس کے درمیان بر استی تمام انفصال کریں۔ اگر وے بے پروا یا متعصب ہو کر اس مقدمے
کی دریافت انصاف کے موافق نہ کریں تو کتاب تثلیثہ الکتب کا کار ضروری ہی کہ انکو اطلاع
کرے کہ خدا یقیناً انکے اور صلیب پر کھینچا گیا سو مسیح کے درمیان انفصال کریگا۔

اب الوہیت و کفارہ مسیح کے مقدمہ اہم ہیں سو ہم توریت و انجیل
فرقان سے رکھتے ہیں سو تفاوت کو بخوبی تمام ظاہر کر چکے ہیں لہذا اسباب کو فایدہ بخشش طور
پر اختتام کرنے کے لئے ہم مناسب جانتے کہ فرزند خدا کے چند احکام احکام محمد مصطفیٰ سے مقابلہ
کرکے ان کے درمیان کیا فرق ہی سو دکھلاویں مگر اس مقدمے کو ناظر کی تامل کے لئے گذارنے
کے آگے چاہئے کہ وہ بار ثانی محمدؐ مسیح کے بابمیں کیا ہی سو اقرارات پر متوجہ ہووے چنانچہ فرقان

کے ۲ سورہ میں لکھا ہی فرشتگان کہا ای مریم یقیناً اللہ تعالےٰ تمکو خوشخبری بھیجتا ہی کہ تو کلام
جو خدا سے ہی جنیگی اسکا نام عیسے مسیح فرزند مریم ہوگا وہ اس دنیا میں بلکہ عالم بقا میں بھی
معززہی اور اُنمیں سے ایک جو اللہ تعالےٰ کے حضور کے نزدیک پہنچتا ہی۔ اُسی جا بے میں لکھا ہی
خدا اسکو کتاب اور علم اور توریت و انجیل سکھلاویگا اور اسکو بنی اسرائیل پر اپنا رسول
مقرر کریگا ۴ سورہ میں بھی لکھا ہی یقیناً عیسے مسیح فرزند مریم پیغمبر خدا ہی اور اسکا کلام جو وہ
شکم مریم میں پہنچایا اور ایک روح جو اس سے نکلتا ہی۔ ایسے اقرارات عظیم کے بعد چاہیئے
کہ تعلیم محمدؐ تعلیم مسیح کے ساتھ عین موافقت رکھے مگر اس موافقت کے عوض ہر ایک بات اہم
میں اختلاف کامل پایا جاتا۔ اس بات کو صاف ثابت کرنے کے لئے ہم نیچے آنیوالے مقدموں میں تعلیم
مسیح کو تعلیم محمدؐ سے مقابلہ کرینگے۔

اول دیکھا چاہیئے کہ عقد شادی کے باب میں انجیل منع کرتی کہ کوئی
شخص ایک بی بی پر دوسری بی بی نہ کرے چنانچہ متی کے ۱۹ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہی
فریسیاں ازمایش کے لئے اسکے نزدیک آکر پوچھے کیا روا ہی کہ آدمی ہر ایک سبب سے اپنی جورو
کو طلاق دیوے وہ (مسیح) جواب دیا کیا تم نہ پڑھے ہو کہ وہ جو ابتدا میں انکو پیدا کیا اسکو نر اور
مادہ بنایا اور کہا کہ اس سبب سے مرد اپنے ماباپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے
دونو ایک تن ہونگے سو اسطے اب وے دو نہیں بلکہ ایکہی تن ہیں اور جو کچھ کہ خدا جوڑا ہی سو
آدمی اسکو جدا نکرے۔ اور طیمطیوس کے اکتوب کے ۳ باب کی ۲ آیت میں لکھا ہی پس چاہیئے کہ
کلیسے کا نگہبان بے عیب اور ایک جورو کا شوہر ہووے۔ اُسی باب کے ۱۲ آیت میں لکھا ہی خادمان

کلیہ ایک ایک جورو کا شوہر ہوویں۔ فرزند خدا کی اس تعلیم کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ فرقان چار عورت کو شادی کرنیکی اجازت دیتا ہی چنانچہ ۴ سورہ میں یوں لکھا ہی اگر تم اندیشہ کرتے ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف کے موافق عمل نہ کرو تو ان عورتوں میں سے کہ جن پر تم راضی ہو سو دو یا تین یا چار کو شادی کرو۔

دوم۔ عورتوں کو طلاق دینے کے باب میں انجیل سوای زناکاری کے اس عادت کو بالکل منع کرتی ہی چنانچہ متی کے ۵ باب کی ۳۱ آیت میں لکھا ہی یہہ بات کہی گئی ہی کہ جو کوئی اپنی جورو کو طلاق دیوے تو اسکو طلاق نامہ لکھہ دینا لیکن میں (مسیح) تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوای حرامکاری کے دوسرے کسی سبب سے طلاق دیوے تو اسکو حرام کرواتا اور جو کوئی اس عورت مطلقہ کو نکاح کرے تو حرام کرتا ہی۔ اور ۱۹ باب کی ۷ آیت میں بھی لکھا ہی تب وے اس سے (یعنی مسیح سے) کہے کہ پھر موسے نے کس واسطے طلاق نامہ دینے اور اسکو باہر کرنیکا حکم دیا وہ کہا کہ موسے نے تیری سنگدلی کے سبب اپنے جورو کو چھوڑ دینے کی رخصت دیا لیکن ابتدا سے ایسا نہ تھا۔ اور میں تمکو کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوای حرامکاری کے کسی سبب سے طلاق دیوے اور دوسرے کو نکاح کرے تو زنا کرتا ہی۔ اور جو کوئی اس طلاق دی گئی عورت کو نکاح کرے تو وہ بھی زنا کرتا ہی۔ فرزند خدا کی اس تعلیم کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ فرقان اس عادت کو ایک عورت سے تین بار بھی جائز رکھتا۔ چنانچہ ۲ سورہ میں یوں لکھا ہی تم اپنے عورتوں کو دو بار طلاق دے سکتے بعد اسکے انکو اخلاص سے رکھو یا مروت سے چلا دو۔ اسی جائے میں بھی لکھا ہی اگر وہ اسکو تیسرے بار طلاق دیوے تو جب تک کہ وہ دوسرے مرد کو شادی نہ کرے تب تک پھر اسپر حلال نہ ہوگی۔

اما اگر فرقان کے ئے آیات مسیح کی تعلیم کے مقابل ہوں تو محمدؐ اپنے لے پالک بیٹے زعید کی مطلقہ جورو کو شادی کر کے اُس شادی کو جائز رکھنے کے واسطے لکھا سو ویہیں نیچے آنیوالی آیت بے نہایت مختلف ہی چنانچہ فرقان کے ۳۳ سوی میں لکھا ہی جبکہ زعید ✣ اُسکے بابمیں مقدمیکو ٹھہرا بیٹھا ہم اُسکو تم سے شادی کر دئے مبادا مومنوں پر انکے لے پالک بیٹوں کے جوروں کو جب وے انکے بابمیں مقدمہ ٹھہرائے ہیں شادی کرنیسے خطا نہ گنا جاوے بلکہ حکم خدا بجالایا جاتا ہی خدا پیغمبر کو حلال کیا ہی سو بات سے کوئی اُسکو گنہگار ٹھہرانا روا نہیں ہی۔ اگر اِس معاملے میں حرکت زعید و محمدؐ کو اوپر لکھی گئی سو تعلیم مسیح کے موافق تفصال کریں تو ظاہر ہی کہ زعید اپنی عورت بے خطا کو طلاق دینے سے اُسکو حرام کروایا اور محمدؐ اُس عورت مطلقہ کو شادی کرنے سے حرام کاری بھی کیا۔ اب ہم محمدیوں سے یہہ سوال کرتے ہیں کیا یہاں گذاری گئی سو تعلیم مسیح و محمدؐ ایک اصل سے ہو سکتی ظاہر ہی کہ نہیں پس اُن دونوں میں ایک ضرور جھوٹی ہونے کے باعث محمدیوں کی سعادت ابدی کے لئے نہایت اہم ہی کہ وے کونسی ناحق ہی سو ٹھہراویں

سیوم۔ زناکاری کے گناہ کے بابمیں انجیل کسی حیلے سے ہو اُسکو مطلق منع کرتی ہی چنانچہ افسیوں کے ۵ باب کی ۳ آیت میں یوں لکھا ہی مگر زناکاری اور ہر طرحکی ناپاکی اور لالچ کا ذکر بھی تم میں نہو جیسا پاک لوگوں کو مناسب ہی۔ اور کرنتیوں کے مکتوب اول کے ۶ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہی زناکاری سے بھاگو ہر ایک گناہ جو آدمی کرتا ہی بدن سے باہر ہی پر وہ جو زناکاری کرتا اپنے بدن کا گنہگار ہی۔ روح القدس کی اِس تعلیم پاک کے خلاف

✣ اپنی عورت بے خطا جسے وہ محمدؐ کی خوشنودی کی خاطر ظلم سے طلاق دیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فرقان امتِ محمدؐ کو بھی اپنی ساری لونڈیوں سے اُس فعل کو جائز رکھتا چنانچہ ۲۳
سورہ کے شروع میں یوں لکھا ہے اب مومنوں کی خوش حالی ہو گئی ہے جو نماز میں فروتنی سے دعا کرتے
ہیں اور جو بیہودہ گوئی سے باز رہتے اور جو خیرات کرتے اور جو اپنی جوروؤں کے سوا اور دوسری
عورت سے ہمبستر ہوتے ہیں یا اسیران جو وے اپنے دہنے ہاتھ سے تصرف کئے ہیں کیونکہ انکے
باب میں وے بے خطا ہونگے؛

چہارم بدخصلتِ قصاص کے باب میں انجیل اسکا عمل بالکل منع کر کے مسیح کے ایماندار لوگ
کو حکم پہنچاتی کہ وے مضرت اُٹھا کر صرف صبر نہ کریں بلکہ اپنے ستانیوالوں کے حق میں دعا مانگیں۔ چنانچہ متی
کے ۵ باب کی ۴۳ آیت میں یوں لکھا ہے تم سنے ہو جو کہا گیا ہے کہ اپنے پڑوسی سے دوستی اور اپنے
دشمن سے عداوت رکھ۔ لیکن میں (مسیح) تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم پر لعنت
کرے سو انکے واسطے برکت چاہو اور جو تم سے دشمنی کرے سو اُنسے نیکی کرو اور اُنکے لئے جو تمکو ستاتے
اور دکھ دیتے ہیں دعا کرو۔ اسواسطے کہ تم آسمان پر ہی سو اپنے باپ کے فرزند ہوویں کہ وہ آفتاب کو بدوں
اور نیکوں پر طلوع کرتا ہے اور عادلوں اور ظالموں پر مینھ برساتا ہے؛ اور رومیوں کے ۱۲ باب کی
۱۹ آیت میں لکھا ہے اے عزیزو اپنا انتقام مت لو بلکہ دوسرے کے غصے کو راہ دو کیونکہ یہہ لکھا ہے
انتقام لینا میرا کام ہے میں بدلہ لیونگا خداوند کہتا۔ پس اگر تیرا دشمن بھوکھا ہو اُسے کھلا اگر پیاسا ہو
اُسے پلا کیونکہ یہہ کرنے سے تو اُسکے سر پر آگ کے انگاروں کا تودہ کریگا۔ بدی کا مغلوب مت ہو بلکہ نیکی سے
بدی پر غالب ہو۔ مسیح کے اُن احکامِ بردبار کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ فرقان انتقام لینا جائز رکھتا
چنانچہ ۲۲ سورہ میں یوں لکھا ہے اُن لوگوں کو جو کافروں پر ہتیار باندھتے سو اجازت دی گئی ہے کیونکہ وے

ان سب بے انصافی سے ستائے گئے ہیں اور خدا یقیناً انکی مدد کر سکتا جو انکے مکانوں سے مضرت اٹھا کر نکالے
گئے ہیں صرف اسی سبب سے کہ وے کہتے کہ ہمارا خداوند خدا ہی۔ اُسی سورہ میں لکھا ہی جو کوئی اپنے کو پہنچی
سو مضرت کے واسطے برابر قصاص لیکر بعد ازاں بے انصافی سے سلوک کیا جاوے تو یقیناً خدا اسکو
مدد کریگا کیونکہ خدا رحیم و معاف کرنے تیار ہے۔

نجم۔ خدا کی حقیقت سے برگشتہ ہوتے ہیں سو لوگ کے سلوک کے
بابمیں انجیل انپر زبردستی کرنا بالکل روا نہ رکھکر بحلم و صبر تمام تعلیم دینے کا حکم کرتی۔ چنانچہ متی کے
۱۰ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی دیکھو میں تمکو بکریوں کی مانند لانڈگوں کے بیچ میں بھیجتا ہوں اسلئے تم
سانپ سا ہوشیار اور کبوتر سا غیر مضر ہو۔ اور طیمطیوس کے مکتوب دوم کے ۲ باب کی ۲۴ آیت میں
لکھا ہی مناسب نہیں کہ خدا وند کا بندہ قضیہ کرے مگر سب سے ملنے والا و کھلانے پر مستعد و برداشت
کرنیوالا ہووے اور انہیں جو مقابلہ کرتے ہیں فروتنی سے تعلیم دے کہ شاید خدا انھیں توبہ بخشے تاکہ وے
کلام حق کو قبول کریں اور سے وے جو شیطان کی مرضی کے مطابق گرفتار کئے گئے ہیں اپنے تئیں اسکے پھندے
سے چھڑاویں۔ اُن لوگ کے بابمیں جو انجیل سے برگشتہ ہوتے ہیں مسیح کا حکم سرد بار وہی ہی مگر اُن لوگ
کے حق میں جو فرقان کے دعوے کو حقیر جانتے ہیں محمد جہاد کرنے اور جان سے مار ڈالنے کا حکم کرتا ہی چنانچہ
فرقان کے ۴ سورہ میں یوں لکھا ہی خدا کے مذہب کے واسطے اُن کو جہاد کرنے دو جو اس زندگی کو عزیز نہ جانکے
عالم بقا کی حیات پر اسکو فدا کرتے ہیں کیونکہ جو کوئی مذہب خدا کے واسطے جہاد کرتا خواہ وہ قتل ہو
یا فتحمند ہو ہم یقیناً اسکو بڑا ثواب دینگے اور تمکو کیا ہوا کہ خدا کے مذہب راست کے واسطے بلکہ آدمیوں
و عورتوں و بچوں میں ضعیف ہیں سے لوگ کے بچاؤ کی خاطر جہاد نہیں کرتے ہو۔ جو کہتے ای خداوند اس شہر سے

جسکے باشندے شریر ہیں سو ہمکو مخلصی دے تیرے پاس سے ہمکو ایک محافظ و بچانیوالا عطا کر وے جو
ایمان لاتے مذہب خدا کے واسطے جہاد کرتے لیکن وے جو ایمان نہ لاتے طاغوت کے دین کے واسطے لڑتے ہیں
پس ابلیس کے دوستوں سے جہاد کرو کیونکہ مکر ابلیس کمزور ہے۔ اور ۶۴ سوے میں بھی لکھا ہی اے پیغمبر
ایمان والوں کو جہاد کرنے کی ترغیب دے۔ اور ۹ سوے میں بھی لکھا ہی اے پیغمبر کافروں و بدکاروں سے جہاد
کرو بلکہ انکے ساتھ درشتی سے پیش آوے۔ فرقان کے اور بہت سے مقاموں میں وہی حکم بے رحم شہرت
پاکر خدا کے فرض کے سر رکھا قایم ہوا۔

ششم۔ ان لوگ کے باہمی جو الوہیت مسیح کو قبول کر اسکے کفارے پر ایمان
لانے سے استبار ٹھہرتے ہیں سو انجیل دکھلاتی کہ وے خدا کے لے پالک بچے بنکر عالم بقا میں اسکے حضور
بادشاہوں و اماموں کے مرتبے سے ابد الاباد سرفراز ہوتے ہیں چنانچہ یوحنا کے ۱۶ باب کی ۲۷ آیت
میں یوں لکھا ہی کیونکہ باپ آپ ہی تمکو پیار کرتا ہی اسواسطے کہ تم مجھے پیار کئے اور ایمان لائے ہو کہ میں
خدا سے نکلکر آیا ہوں میں باپ سے نکلکر دنیا میں آیا ہوں پھر دنیا کو چھوڑکر باپ کے پاس جاتا ہوں۔
اور بھی گلاتیوں کے ۳ باب کی ۲۶ آیت میں لکھا ہی تم سب کے سب عیسی مسیح پر ایمان لانے سے خدا
کے فرزند ہو۔ اور کتاب مکاشفات کے ۱ باب کی ۴ آیت میں یوں لکھا ہی اسکی طرف سے جو ہے
اور تھا اور آنیوالا ہی اور سات روحوں کی طرف سے جو اسکے تخت کے سامھنے ہیں اور عیسی
مسیح کی طرف سے جو گواہ وفادار اور پہلا انمیں جو مرکے جی اٹھے اور شاہان زمین کا سلطان ہے فضل
و آرام تمھارے لئے ہی اسکے لئے جو ہمکو پیار کیا اور اپنے لہو سے ہمارے گناہ دھو ڈالا اور ہمکو بادشاہ
اور اپنے باپ خدا کے امام بنایا سو ابد الاباد جلال اور حکومت ہووے۔ آمین روح القدس کی ان کلمات پر

فضل کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ محمد باواز بلند مسیح کے ایماندار لوگوں کو طعن کرکے کافر ٹھہراتا ہے
چنانچہ فرقان کے ۵ سورہ میں یوں لکھا ہے وے یقیناً کافر ہیں جو کہتے کہ خدا مسیح فرزند مریم ہے کیونکہ
مسیح کہا ای بنی اسرائیل خدا کی بندگی کرو کہ وہ میرا اور تیرا خداوند ہے اور اسی سورہ میں لکھا ہے
وے کافر ہیں جو کہتے یقیناً خدا مسیح فرزند مریم ہے ان سے کہہ کہ کون خدا سے اور کچھہ حاصل کر سکتا
اگر وہ مسیح فرزند مریم اور اسکی ماں اور روئے زمین پر ہیں سو سبھوں کو ہلاک کیا چاہے۔

ہفتم گنہگاروں کو راستباز ٹھہرانے کے لئے مقرر کیا

گیا ہے سو واسطے کے باب میں انجیل دکھلاتی کہ فقط وے جو بدل و جان فرزند پر ایمان لاتے ہیں سو
عفو عصیان پاکر پدر کے پاس راستباز ٹھہر سکتے۔ چنانچہ یوحنا کے ۳ باب کی ۳۶ آیت میں لکھا ہے
وہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے سو ہمیشہ کی حیات اسکی ہے اور وہ جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا سو حیات کو
نہیں دیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اسپر رہتا ہے۔ اور مرقس کے ۱۶ باب کی ۱۵ آیت میں لکھا ہے یسوع
انکو کہا کہ تم ساری جہان میں جاکر تمام خلق اللہ کو انجیل کی منادی کرو وہ جو ایمان لاتا اور
اصطباغ لیتا سو نجات پاویگا اور وہ جو ایمان نہیں لاتا سو دوزخی ہو جائیگا۔ اور کتاب
اعمال کے ۴ باب کی ۱۲ آیت میں بھی لکھا ہے کسی دوسرے میں سلامتی نہیں ہے کیونکہ آسمان کے تلے
اور دوسرا نام آدمیوں میں نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں۔ نجات کی راہ مقرری
کے باب میں ان سارے اظہارات سنجیدہ کے خلاف محمد علانیہ مشہور کرتا کہ نجات انسان کفارہ مسیح
سے نسبت نہ رکھکر صرف اپنے پر ایمان لانے سے ہے چنانچہ فرقان کے ۳ سورہ میں یوں لکھا ہے
کہہ اگر تم خدا کو عزیز جانتے ہو تو میری پیروی کرو تب خدا تم سے محبت رکھکر تمہارے گناہوں

کو بخشیگا کیونکہ خدا رحیم و کریم ہی۔ یہہ خدا کی اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کرو اگر تم برگشتہ ہو تو
یقیناً خدا بے ایمانوں کو عزیز نہیں رکھتا ہے۔ اُسی مقصد پر اور بہت سے آیات فرقان میں موجود ہیں

ہشتم نعتِ نبوت کے ختم کے باب میں انجیل صاف صاف

دکھلاتی کہ کتابِ مکاشفات کے وسیلے سے خدا کی وحیاں سب کامل ہونے کے باعث لعنت
مُہیب اُس شخص پر ہووے جو آئندہ گستاخی سے کتبِ مقدسہ میں افزائش کرے۔ چنانچہ کتابِ
مکاشفات کے ۲۲ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہی سب ایک شخص کے لئے جو اِس کتاب کے نبوت کے
باتوں کو سنتا ہی یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اِن باتوں میں کچھہ زیادہ کرے تو خدا اُن بلاؤں کو جو اِس
کتاب میں لکھے ہوے ہیں اُسکے لئے زیادہ کریگا اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے
کچھہ نکال ڈالے تو خدا اُسے کتابِ حیات و شہرِ مقدس اور اِس کتاب میں لکھے ہیں سو باتوں کی شرکت
سے نکال ڈالیگا۔ اِن اظہاروں کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ محمد کتابِ فرقان سے کتبِ مقدسہ
میں افزائش کرنے کی کوشش کرتا بلکہ اُس کتاب کے بابمیں جھوٹھی قسم کھا کر کہتا کہ خدا کی وحی حقیقی ہے
چنانچہ ۵۶ سورہ میں یوں لکھا ہی علاوہ بمغربِ ستاروں سے قسم کھاتا ہوں اور یقیناً اگر تم
اُسکو پہچانے بڑی قسم ہی کہ یہہ فرقان مجید ہی جسکا اصل کتابِ غیب میں موجود ہی۔ سوا
پاک لوگ کے دوسرا کوئی اُسکو نہ چھوئیگا وہ خداوندِ خلایق کی وحی ہے۔ اور ۶۹ سورہ میں بھی لکھا
ہی میں سب پر جو ظاہر و غایب ہی قسم کھاتا ہوں کہ یہہ شاعر کا کلام نہیں بلکہ رسولِ معتبر کا ہی تم کتنا کم یقین
کرتے ہو۔ نہ کلامِ کاہن ہی تم کتنا کم نصیحت لیتے ہو۔ وہ خداوندِ خلایق کی وحی ہی

نہم خدا کے نجات پائے ہوے لوگ بہشت میں حاصل کرتے ہیں

خوش حالی کے بابمین انجیل ظاہر کرتی کہ نفسانی نہین بلکہ روحانی ہی ازین باعث بادشاہت سماوی
مین نہ بیاہ کرتے نہ بیاہ مین دئے جاتے ہین چنانچہ متی کے ۲۲ باب کی ۲۹ آیت مین لکھا ہی عیسی انکو
جواب دیا کہ تم کتاب کی معنی اور خدا کی قدرت کو نہین سمجھکر گمراہ ہوتے ہو کیونکہ قیامت مین
لوگ نہ بیاہ کرتے ہین نہ بیاہ مین دئے جاتے ہین بلکہ آسمان پر ہین فرشتگان الہ کی مانند رہتے ہین اسکی تعلیم
معتبر کے خلاف محمد پیروان قرقان کو آسمان مین نہ اکیہی بیاہ بلکہ کثرت بیاہ کا وعدہ کرتا چنانچہ
فرقان کے ۳ سورہ مین یون لکھا ہی کہہ کیا مین تمکو اُس سے بھی اچھے نعمتین بتاوں انکے واسطے جو خدا سے ڈرتے
ہین انکے خداوند کے ساتھہ باغات جن مین نہرین بہتے تیار ہین وہان وے ابدالاباد رہینگے اور اُنکی بیویان
رہینگی جو پاکی سے پاک ہین عشق کرینگے اور خدا کی مہربانی پاوینگے اور ۴۴ سورہ مین بھی یون لکھا ہی لیکن
وے جو نیک ہین مقام محفوظ مین باغون چشموں کے درمیان رہا کرینگے انکو ریشمی وستینی کپڑے پہناوینگے
اور بایکدیگر روبرو بیٹھینگے ایسا ہوگا بلکہ ہم انکو بڑے سیاہ چشم نازنینوں سے شادی کرینگے اور
۵۶ سورہ مین بھی لکھا ہی یقیناً ہم نازنیان بہشت کو قدرت عجیب سے پیدا کئے ہین اور انکو باکرہ
اپنے مردوں کے پیارے بلکہ اُن کے ہم عمر بنائے ہین تاکہ دہنے ہاتھہ کے مصاحبوں کی خوشنودی ہووین

دہم اُن اشخاص کے بابمین جو عہد مسیح کے بعد نعمت نبوت

کا دعوی کرین سو انجیل دکھلاتی کہ وے سب کے سب نبی ناحق ہین ازین باعث عیسویوں کو حکم ہوا کہ
انکے باتوں کو مان لین نہ اُن کی پیروی کرین چنانچہ متی کے ۲۴ باب کی ۲۳ آیت مین یون لکھا ہی اُس وقت اگر
کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح اِس جائے یا اُس جائے مین ہی تو باور مت کرو کیونکہ بہت سے جھوٹھے مسیحا
اور پیغمبران ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتان بتاوینگے کہ اگر ممکن ہو تو مقبول لوگ کو بھی

گمراہ کرینگے خبردار میں آگے اسکی خبر دیا ہوں اگر لوگ تمکو کہیں کہ دیکھو وہ جنگل میں ہی تو باہر مت جاؤ یا کہ دیکھو خلوت خانہ میں ہی تو باور مت کرو۔ فرزند خدا کی اس تاکید مخصوص کے باوجود محمد گستاخی تمام کہتا کہ مسیح فی الحقیقت میری آمد و نبوت کے بابمیں پیشگوئی کیا تھا چنانچہ فرقان کے ۶۱ سورہ میں یوں لکھا ہی اور جب عیسے فرزند مریم کہا اے بنی اسرائیل یقیناً میں تمکو خدا سے بھیجا ہوا رسول ہوں اور میرے آگے دی گئی کتاب کو قایم کرتا بلکہ احمد نام میرے پیچھے آنیوالے رسول کے بابمیں خوشخبری لاتا ہوں۔

تعلیم محمد تعلیم مسیح سے کسقدر تفاوت رکھتی ہی سو بتلا کر اپنی شہادت کے اِس حصے کو بند کرنے کے آگے فرقان کی اور ایک آیت کو ناظر کے روبرو رکھنا ضرور ہی تا وہ مسیح کے مذہب پاک سے ایسا مختلف ہی کہ خود محمد یاں تاڑ لینگے کہ بالکل غیر ممکن تھا کہ مسیح اسکے مصنف کے بابمیں پیشگوئی کر کر اسکو خدا کا پیغمبر مشہور کرے چنانچہ فرقان کے ۳۳ سورہ میں لکھا ہی اے رسول ہم تیرے جورواں جنکو تو انکا مہر دے چکا تجھپر جائز رکھے اور خدا تجھے عنایت کیا غنیمت سے بھی سارے لونڈیاں جو تیرا سیدھا ہاتھ تصرف کرتا ہی اور تیرے ممیرے اور چچیرے بہناں اور تیرے پھوپھیرے و خلیرے بہناں جو تیرے ساتھ شہر مکہ سے بھاگے بلکہ دوسری کوئی عورت معتقد اگر وہ اپنے تئیں پیغمبر کو دیوے بشرطیکہ پیغمبر اسکو بیاہ کیا چاہے یہہ نعمت مخصوص ہی جو دوسرے مومنوں سے بڑھکر تجھے عطا کی گئی ہی ہم انکو انکے جوروؤں کے حقمیں بلکہ وے اپنے دہنے ہاتھ سے تصرف کئے سو لونڈیوں کے بابمیں کیا مقرر کئے ہیں سو ہم جانتے مبادا کہ تجھے عطا کی گئی سو نعمت پر عمل کرنے سے تجھپر گناہ نہ گنا جاوے کیونکہ خدا رحیم و کریم ہی۔ اگر نبی عرب کے خلاف

اِس آیتِ ناپاک کے سوائے اور کچھ نہ ہوتا تو یہ یقینی تمام ثابت کریگی کہ اُسکے مذہب اور مذہبِ عیسےٰ
مسیح کے درمیان کچھ بھی نسبت نہ ہو سکتی بلکہ فرقان کے ۶۱ سورہ میں ہے سو دعویٰ کہ مسیح احمد نام
سے اُسکے بابمیں پیشگوئی کیا سو سراسر جھوٹھہ ہے۔ کوئی شخص فرزندِ خدا کے مذہبِ پاک سے واقف ہوکر
اوپر لکھی گئی سو آیت کو ملاحظہ کرے دُرستی سے معلوم کریگا کہ اسمیں محمد مصطفےٰ اپنے تئیں صرف نمونۂ
شہوت نہیں ٹھہراتا بلکہ ایزدِ تعالیٰ کی پاکی و راستی کے خلاف بہتانی گستاخ بھی ثابت کرتا ہے

اختتام میں ناظرِ ہوشیار جو بار اُٹھاکر اِس بابمیں لکھے گئے سو
پیشگوئیوں و سچوتیوں کو خوب دریافت کریگا سو البتہ تاڑیگا کہ جیسا دن رات سے فرق رکھتا
ویسا ہی توریت و انجیل کے مسایل فرقان کے آئین سے اختلاف رکھتے ہیں پس واضح ہے کہ ان
دو قسم کے کُتب ایک اصل سے شہرت نہ پائے بلکہ یہ ظاہر و باہر بھی ہے کہ دونوں نجاتِ روح کے
واسطے فایدہ بخش ہو سکتے۔ اگر انصاف الٰہ توریت و انجیل گواہی دیتے موافق نجاتِ انسان
کے لئے شریعت کو کفارہ عزت بخش طلب کرتی ہیں تو یقین ہے کہ محمدیاں سب کے سب وہ زخمی ہوجاتے
کیونکہ وے اسی مقدمے میں خدا سے ٹھہرایا گیا ہے سو کفارہ واحد کی حقارت کرتے ہیں برعکس
اِسکے اگر مسیح کی کفارۂ عصیاں کے بغیر انسان بچا جا سکتے تو اُسکا نتیجہ یہی ہے کہ کُتبِ موسیٰ و زبور
و کُتبِ انبیا و انجیل سب کے سب جھوٹھے ہیں محمدیوں کو جو ابد اروکی سیر کھا جنکو تھوڑے
عرصے میں خدا کے سامھنے جھڑکی دینا پڑیگا سو نہایت اہم ہے کہ وے اِس مقدمے کو خوب دریافت کریں
فیصلۂ راست پر آویں لیکن رسالے کے شروع میں ٹھہرایا گیا ہے سو سوالِ اصلی کی طرف پھر
رجوع ہو کر ہم بحثِ نجات تمام کہتے کہ یہاں موجود ہیں سو دو قسم کے کتب میں کونسی باطل بلکہ نجات کے

مقدمۂ اہم یہ کونسی خدا کا رہبرِ کامل ہے

اس سوال کو بارِ ثانی نظر کر کے روبرو رکھنے میں ہم سب کو مروتِ تمام یاد دلاتے کہ یہاں اسکے غور و تامل
کے لئے گذار گیا سو مقدمہ ملکہ نہیں بلکہ بے نہایت اہم ہے کیونکہ ظاہر و باہر ہے کہ مے کتب جو بائبل کے بغیر مختلف
ہیں سب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے اور یقینی ہے کہ کل خلائق جو خدا کے کلام پر ایمان نہ لاتے سو دوزخی
ہو جاوینگے۔ ازین باعث ہم محمدیوں سے مجوز ہو کر کہتے کہ انکے لئے نہایت اہم ہے کہ وے ان کتب کثیر
جو فرزندِ خدا کے کفارے کو جھٹلاتے ⁂ اس کتاب سے جو اسکو انکار کرتی سو مقابلہ کر کے انکے درمیان
براستی تمام انفصال فرماویں کیونکہ لکھا گیا کہ وہ دن جلد آنیوالا ہے جسمیں اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ الہامی کے
موافق باشندگانِ جہاں کی عدالت کریگا۔

⁜ مقدمہ کفارے کی دریافت کرنے میں ہر ایک متلاشی یاد رکھا چاہئے کہ کفارہ
دینے اور قرض ادا کرنیکے درمیان بہوت سا فرق ہے چنانچہ قرض ادا کرنے میں اس قرض کے اصلی مبلغ
کے برابر پیسا دینا ضرور پڑتا مگر کفارے کا بند و بست کچھ ایک چیز کو جسکا بہا دعویٰ
کی گئی سو چیز کی قیمت سے خواہ برابر یا بڑھکر ہو پہنچانے سے کامل ہو جاتا ہے مثلاً اگر کوئی
شخص دوسرے کی خاطر جو سو روپے کا قرضدار ہو گیا تھی قرضخواہ کو اس شرط کہ وہ راضی ہو قطعۂ زمین
جسکا بہا تین سو روپے ہو سپرد کرے تو وہ اس قرضدار کے واسطے کفارہ کرتا۔ اسیطرح مقدمۂ
نجات میں موتِ مسیح کلِ خلائق کی تباہی کے عوض قبول ہوئی ہے کیونکہ اسی سے شریعت
کی بزرگی شریعت بلا تغیر و لا شکست کے ستر رکھا صرف قایم کی جاتی نہیں بلکہ بے نہایت عزت و شرف پاتی

چھٹواں باب

خدا نجات کے مقدمۂ اہم میں بنی آدم کی ہدایت کے لئے افشا کیا ہے سو مسایل
کے بیان وثبوت میں۔

اب ہم بوفاداری تمام فرزندِ خدا کی نجات کے بابمیں موجود ہیں پیشگوئیاں توریت و انجیل کو اپنے برادرانِ محمدی کے سامنے رکھ چکے ہیں ان پیشگوئیوں کے مضامین کے بابمیں اتنی تمام کہا جاسکتا کہ گروہِ محمدی باہنگ اُن سے بالکل انجان ہو کر اوقات بسری کی ہے۔ علاوہ اُس فرقہ کی انجانیت ایسی عام ہے کہ شاید اُن میں کوئی ایک بھی نہ پایا جاسکتا جو جانتا کہ ایسے حقیقتاں دنیا میں تھے۔ گو کہ یہاں لکھ چکے پیشگوئیاں اور دوسرے بہت سے جو بسبب جگہ نہ ہونے کے ہم یہاں داخل نہ کر سکے سو صدہا بلکہ ہزارہا سال سے کتبِ عتیق میں نظر آئے تھے تو بھی محمدیاں اُنکی طرف کبھی متوجہ نہ ہوئے ہیں بزعمِ فاسد بمعرفت جسکے محمد مصطفٰے اُنکے باپ دادوں کو فریب دیا کہ فقط معتقدانِ فرقانِ خدا کے پاس مقبول ہیں سو کلِ فرقۂ محمدی میں توریت و انجیل کی نسبتی حقارت پیدا کیا ہے کہ اگرچہ وے اُن

کتب کی الہامیت کو اقرار کرتے ہیں تاہم اُنکے مضمون کے بابمیں سمجھتے کہ اپنے غور و تامل کے لائق نہیں ہے
محمدیوں کی یہہ نادانستگی و مغروری سوائے ابلیس کے جو سالِ ہجری سے بمعرفت اُسکے ارواحِ بے
شمار کو راہِ دوزخ پر لایا ہی سو دوسرے کسیکے کام نہیں آئی جیسا کہ عیسے مسیح خود کہا ہی اُسنے
میں نے تم سے کہا کہ تم اپنے گناہوں میں مرجاؤگے کیونکہ اگر تم ایمان نہ لاتے ہو کہ میں وہی ہوں تم اپنے گناہوں
میں مرجاؤگے۔ اب بمعرفتِ رسالہ ثلثۃ الکتب کے محمدیوں کی آنکھوں سے برقعہ اُٹھایا گیا ہی آیندہ
وہ شخص جو اِس رسالے میں خبرداری تمام تحریر کیے گئے ہیں پیشگوئیوں کے برعکس خدا فرزندِ خدا کی
حقارت کریگا سو اپنے بزرگوں سے یہہ گناہ بڑھکر رکھیگا کہ وہ باوجود شہادتِ معتبر و معقول
کے نجاتِ اصلی الٰہی کی بشارت سے برگشتہ ہوکے ضلالت و مکرِ انسان کو اختیار کیا ہی۔

ہم باب سابق میں محمد مصطفیٰ خود قبول تھا اُسکی شہادتِ
معتبر کے موافق فرزندِ خدا کی الوہیت و جسمیت و موت و کفارے کو ثابت کر چکے ہیں اب بنسبت
کفارہ ضروری ہے کہ کلامِ الہامی میں افشا ہوے ہیں مسایلِ نجات کو ہمارے ناظرین محمدی کے روبرو
رکھیں اُن مسایل کے بیان کرنے میں جتنا ہم سے ہو سکے اُتنا ہی اختصار و صافی سے لکھینگے چنانچہ وے
نیچے آنیوالے سات مقالے کے موافق علیٰ حسبِ ترتیب لکھے جاتے ہیں

۱۔ تثلیثِ خدا۔ یعنے ایزدِ تعالیٰ وجودِ ثلثۃ الاحد ہی۔

۲۔ گناہِ اصلی آدم۔ بلکہ ارواحِ بنی آدم پر اُسکے تاثیراتِ نفسی و زبون

۳۔ لاچاری بنی آدم۔ یعنے غیرِ امکان کہ بنی آدم خواہ اپنے گناہ کے واسطے کفارہ دیویں یا اپنے دل کو
گناہ کے شوق و عادت سے پاک کریں

۴۔ کفارہ مسیح تاکہ شریعت بے عزتی سے محفوظ رہنے کے باعث بنی آدم اُسکے فتوے سے مخلصی پا سکیں

۵۔ نیا جنم یعنے روح القدس کی قدرت سے ارواح بنی آدم تازہ کیا جانا کہ وے توبہ کر کے مسیح پر ایمان لاویں

۶۔ نعمات ایمان مسیح یعنے گنہگار کے عوض خدا کے پاس استبازٹہرنا بلکہ بقدرت روح القدس گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیا جانا۔

۷۔ قضائے الٰہی بباب کلیسہ کہ روئے زمین پر مسیح کی فوج روحانی ہووے بلکہ بادشاہت آسمان میں اُسکی دلہن کے مرتبے سے ابدالآباد سرفرازی پاوے۔

۱۔ تثلیث خدا یعنے ایزد تعالیٰ کی وجود ثلثۃ الاحد تھی

توریت و انجیل کا یہہ مسئلہ صاف بتلاتا کہ خدا ایک روح ہے بے حد و ابدی غیر قادر و دانا و بینا حاظر و ناظر پس سوا خدائے واحد ولاشریک کے دوسرا کوئی خدا نہیں ہے مگر کتب مقدس دکھلاتے ہیں کہ الٰہی میں تین ذات بزرگ موجود ہیں یعنے پدر و فرزند و روح القدس اور یے تین اُسی کنہہ سے ہوکر فی الحقیقت ایک ہیں لہذا تین خدا نہیں مگر ایک ہی خدا ہے علاوہ تثلیث در وحدت اور وحدت در تثلیث ازل سے خدا تعالیٰ کی طرح وجود ہے پس ذات الٰہی کبھی وحدت بدون تثلیث یا تثلیث بدون وحدت نہیں مگر ہمیشہ وجود ثلثۃ الاحد تھی ازین باعث عیسوی خدائے لا یزال کو بہ اسم عام ایزد ثلثۃ الاحد کہلاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے اس از وجود کے بابمیں توریت و انجیل کچھہ بیان کی فیصلہ

کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ بھید فہم مخلوق کے باہر ہے بلکہ مخلوق تو ماجیر ایسے مقدمے میں دخل دینا بالکل غیر مناسب
ہی از بس باعث عیسویان اس راز کو کھولنے کی قدرت رکھتے ہیں سو کبھی فخر نہیں کرتے بلکہ اسمیں
گستاخی سے دم بھی نہیں مارتے۔ اس کے باب میں فقط اتنا ہی جانتے اور کہتے کہ خدا اسکو اپنے کلام میں
افشا کر چکا ہے لہذا بضرور حق ہونا اگر کوئی محمدی تصور کرے کہ عیسویان اس راز کو مفصل بیان
کرنے کی قدرت رکھنے سے آپ اپنی فضیلت رکھتا تو اسکو معلوم ہووے کہ اگر وہ خداتعالی کی قیام
بالذات پر لحاظ کرے تو خود بھی حیص بیص میں گرفتار ہوگا۔ اگر عیسوی راز تثلیث کو تفصیلوار
بیان کرنے میں لاچار ہے تو بدستور محمدی بھی راز قیام بالذات کو کھولنے کی خاطر قدرت نہیں رکھتا
الغرض آدمی اپنے وجود ادنی کے راز کے باب میں کچھ نہیں جانتا پس خداتعالی کی ذات بزرگ کا
بھید کیا معلوم کر سکے وہ اپنی ذات میں حیات جسمانی و روح حیوانی و نفس ناطقہ کس طرح
مرکب ہوکر آپسمیں دلسوزی کرتے ہیں سو بیان نہیں کر سکتا پس خداتعالی کی ذات بے حد و د کا راز کیونکر
ظاہر کر سکے۔ لہذا ہر ایک محمدی جانا چاہیے کہ اس مقدمے میں وہ عیسوی پر کچھ بھی فضیلت نہیں رکھتا
کیونکہ جیسا عیسوی راز تثلیث کا بیان نہیں کر سکتا ویسا ہی محمدی بھی راز قیام بالذات کو کھولنے
کی قدرت نہیں رکھتا پس ان ہر دو باتوں میں صرف اتنا ہی کہا جاسکتا کہ خدا کے افشا ہونے کے
باعث بضرور حق ہووے

اما لوگ کہ راز فرزندگی کا بیان آدمی سے نہیں ہو سکتا تاہم اسکی دلیل غیر ممکن
نہیں ہے اگر ناظر محمدی اسکا ثبوت طلب کرے تو ہم بہ یقین تمام جواب دیتے ہیں کہ باب سابق میں لکھی
گئی سو ہر ایک پیشگوئی اسکی دلیل لا رہی کیونکہ یہ پیشگوئیاں بتلاتے کہ خدا اپنے فرزند کو کفارے

پر مقرر کرنے سے اصلِ نجات ٹھہرا اور فرزند جسمدار سمجھنے اور قربانی کیا جانے اور کفارہ دینے سے نجات
کا سر انجام کرنیوالا ہوا ہی سوا اسکے کتبِ مقدس اکثر آیات میں بتلاتے کہ روح القدس صرف کلِ کائنات
کا قایم کرنے والا اور مخلوق کا چلانے والا نہیں بلکہ رازِ خدائی (الوہیت) کا دریافت کرنے والا بھی ہی جسکے
صفات صفاتِ الہی ہیں چنانچہ قرنتیوں کے مکتوبِ اول کے ۲ باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہی کہ روح
سارے چیزوں کو بلکہ بحرِ الوہیت کے عمق کو بھی دریافت کرتا ہی کیونکہ آدمی میں ہی سو روح
کے سوا کون اسکے احوال کو جانتا اسیطرح خدا کی روح کے بجز کوئی بھی خدا کا احوال نہیں جانتا
اگر افزودیِ شہادت مطلوب ہو تو انجیل میں ہر طرح کی گویائی کے موافق موجود ہی لیکن
یہاں ہم تین امثال پر اکتفا کرینگے چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی ۱۸ آیت میں یوں لکھا ہی تب مسیح انکے
پاس آکر انسے باتیں کرکے کہا کہ آسمان اور زمین میں تمام حکومت مجھے بخشی گئی ہی اسلئے تم جاکر
سب قوموں کو مرید کرکے باپ و فرزند و روح القدس کے نام سے اصطباغ دیو۔ اور قرنتیوں
کے دوسرے مکتوب کے ۱۳ باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہی ہمارے خداوند عیسے مسیح کا فضل اور
خدا کی محبت اور روح القدس کی مصاحبت تم سبھوں کے ساتھ ہووے آمین۔ اور یوحنا کے
مکتوبِ اول کے ۵ باب کی ۷ آیت میں بھی لکھا ہی تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں یعنے باپ
و کلام و روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔

۲- گناہِ اصلیِ آدم بلکہ ارواحِ بنی آدم پر اسکے تاثیراتِ نفسی و زہر بون -

توریت و انجیل کا یہہ مسئلہ اہم بتلاتا کہ پہلا آدمی یعنے آدم حکمِ معبود کے برعکس
منع کیا گیا سو پھل کو کھا کے اپنے تیں حالتِ ناپاکی قلب و بلاے موتِ جسمانی و فتوئے شریعت

یعنے عذابِ ابدی یعنی دوزخ میں گرفتار کیا۔ اولاً انسان کے جدِ اعلیٰ کی ناپاکی قلب کے باب میں ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہئے کہ آدم گناہ کرتے ہی صرف مشابہتِ الٰہ یعنے وہ پاکی و راستی اصلی جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا نہیں کھو دیا بلکہ ابلیس کی ترغیب و فریب میں گرفتار ہو کر اپنے دل کے ہر ایک خیال و خواہش میں ناپاک ہو گیا۔ پس اس کی پاکیِ اصلی دور ہونے کے باعث آئندہ وہ خدائے پاک کی قربت سے کچھ خوشی حاصل نہ کر سکتا کیونکہ اسکا دلِ نفسی و ناپاک خدا کی پاکی سے نفرت کر کے بصداقت اسکی پرستش کرنے بلکہ اس سے گرم صحبت رکھنے میں بالکل قاصر ہو گیا تھا۔ اگر صاف پوچھے تو آدم نافرمانی کرنے سے راغبِ عصیان بنکر خدائے پاک کا عدو ہو گیا تھا۔ اس سے مراد یہی ہے کہ اسکا دل نجس خواہشاتِ نفسانی و شوقِ عصیان سے معمور ہو کے فرمانِ معبود کے برعکس ضد گا اپنے شوق و ذوق کے موافق عمل کیا کرتا۔ ایسا ہوا کہ آدمی حلیم و عاجز و پاک و فرمانبردار ہونیکے عوض مغرور و فاجر و ناپاک و مفسد ہو گیا۔ چنانچہ کتابِ پیدایش کے ۶ باب کی ۵ آیت میں یوں لکھا ہے اور خدا نے دیکھا کہ زمین پر آدمیوں کی بدی بہت بڑھ گئی اور انکے دل کا ہر ایک تصور و خیال روز بروز صرف بد تھا۔ اور زبور کے ۵۳ قصیدے کی ۲ آیت میں لکھا ہے خدا آسمان پر سے اولادِ آدم پر نگاہ کیا اسلئے کہ کوئی دانش والا یا کوئی طالبِ خدا ہے سو دیکھے۔ انہیں سے ہر ایک برگشتہ ہوا ہے وے سب کے سب ناپاک ہو گئے ہیں کوئی نہیں جو نیکی کرتا نہ ایک بھی نہیں۔ ثانیاً انسان کا جدِ اعلیٰ موتِ جسمانی کے بلا میں مبتلا ہونیکے باب میں ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ آدم نافرمانی کرنے کے قبل جسمِ لاموت رکھتا تھا۔ علاوہ اگر وہ حالتِ معصومی میں رہتا تو ابد الآباد زندہ رہتا مگر گناہ کرتے ہی اخلاطِ غلیظ اسکے جسمِ لایزال میں داخل ہو کر مرض و دکھ و موت بلکہ گور میں اسیر

جسم کی تباہی بھی لائے۔ چنانچہ کتاب پیدایش کے ۳ باب کی ۱۷ آیت میں یوں لکھا ہی اور خدا
آدم سے کہا اسواسطے کہ تو اپنی جورو کی بات سن لیا اور اس درخت سے کھایا جسکے باب میں
میں حکم کیا کہ تو اُس سے مت کھا زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوگئی تو محنت کے ساتھ اپنی عمر بھر
اُس سے کھایگا اور وہ تیرے واسطے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگادیگی اور تو کھیت کا ساگ
پات کھایگا۔ تو اپنے چہرے کے پسینے کی روٹی کھایگا جبتک کہ تو زمین میں پھر نہ جاوے کہ اُس سے
تو نکالا گیا کیونکہ تو خاک ہی اور پھر خاک میں ملیگا۔ ثالثاً انسان کا جد اعلی شریعت کے موافق
عذاب دوزخ کے فتوے میں گرفتار ہونے کے باب میں ناظر یاد رکھا چاہئے کہ شریعت سے فتوی
اسلئے ملحق کیا گیا ہی کہ شریعت خلقت کی شکست اور بے عزتی سے محفوظ رہے وہ فتوی بھی
ہی کہ شریعت کا ہر ایک شکست کرنے والا ابدالآباد دوزخ میں ہلاک ہوجاوے پس جبتک کہ آدم
فرمانبرداری کرتا اُسکی روح فتوے سے محفوظ رہتی لیکن جبکہ وہ نافرمانبردار ہوکے شریعت
کی شکست کیا تو اپنے تئیں فتوے میں گرفتار کرکے عذاب ابدی کے لائق ٹھہرایا چنانچہ کتاب حزقایل
کے ۱۸ باب کی ۴ آیت میں لکھا ہی دیکھو سارے ارواح ہمارے ہیں جیسا روح پدر ویسا ہی روح
فرزند ہمارے ہی اور وہ روح جو گناہ کرتی سو مرجائیگی۔ رومیوں کے مکتوب کے ۶ باب کی ۲۳
آیت میں بھی لکھا ہی گناہ کا بدلہ موت ہی۔ رابعاً اوپر بیان کئے گئے سو تین بلیات جو آدم بہشت
میں گناہ کرتے ہی اُسپر پہنچے سو سب کتاب پیدایش کے ۲ باب کی ۱۷ آیت میں لکھی گئی ہی سو
عبارت اصلی الہامی سمجھے ہیں یعنے تو نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن کہ تو
کھایگا تو یقیناً مرجائیگا۔

گناہِ اصلیِ آدم ایسا ہی تھا بلکہ اُسکے جسم و قلب پر اُسکے تاثیرات
زبون اور پریشان کئے گئے سو دکھلے تھے۔ اما اِس مقدمے کا اور ایک حصہ باقی رہتا جسپر غور کرنا ناظرِ
محمدی کو نہایت اہم ہی کیونکہ یہہ اُسکے ساتھ نسبتِ مخصوص رکھتا ہی چنانچہ کتبِ مقدس بصاف
تمام دکھلاتے ہیں کہ جیسا بنی آدم کا جدِ اعلیٰ نافرمانی اصلی سے تباہی میں گرفتار ہوا ویسا ہی
وے بھی ایسی مصیبت میں مبتلا ہیں چنانچہ وے عاصیِ اصلی کی اولاد ہونیکے باعث نافرمانی اصلی انپر بھی
گنی گئی ہی علاوہ اُس اصلِ ناپاک سے پیدا ہوکر وے بھی ناپاکئی قلب رکھتے وہی معائبِ جسمانی
اُٹھاتے بلکہ شریعت کے فتوے کے موافق وہی آفتِ دوزخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں چنانچہ گناہِ اصلی
کل اولادِ آدم پر گنا جانیکے بابمیں رومیوں کے ۵ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہی غرض جیسا ایک کے
گناہ سے سارے آدمیوں پر فیصلہ ہوا کہ وے غضب کے لائق ہیں ویسا ہی ایک کی نیکی کے سبب
سے سارے آدمیوں پر کرم ہوا کہ وے نعمتِ حیاتِ ابدی پاویں کیونکہ جیسا ایک آدمیکی نافرمانی
سے بہتیرے لوگ گنہگار ٹھہرائے گئے ویسا ہی ایک کی فرمانبرداری سے بہتیرے لوگ راستباز
ٹھہرائے جاوینگے۔ ثانیاً اولادِ آدم کی حالتِ ناپاکی کے بابمیں ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہیے کہ داؤد زبورکے
اقصیدیکی ۵ آیت میں اپنی خرابی کا حال یوں بیان کرتا دیکھ میں نے برائی میں صورت پکڑا بلکہ گناہ کے ساتھ
میری ماں نے مجھے پیٹ میں لی۔ اور کتابِ اشعیہ کے ۶۴ باب کی ۶ آیت میں لکھا ہی ہم سب کے سب
ناپاک چیز کے سے ہو رہے ہیں اور ہمارے ساری نیکیاں ستھرے چیتھڑوں کے سے ہیں اور ہم سب پتے کی طرح
کملاتے ہیں اور ہمارے گناہاں آندھی کی مانند ہمکو اُڑا لیگئے۔ اور کتابِ یرمیاہ کے ۱۷ باب کی ۹
آیت میں یوں لکھا ہی دل سب چیزوں سے دغاباز اور بے نہایت شریر ہی کون اُسکو پہچان سکتا ہے

اور زبور کے ۵۸ قصیدے کی ۳ آیت میں لکھا ہی شریر اپنے رحم سے برگشتہ ہیں وے پیدا ہوتے ہی
جھوٹھ بولکر گمراہ ہوتے ہیں اُنکا زہر سانپ کا سا زہر ہی وے بوڑے ناگ کے سے ہیں جو
اپنے کان کو بند کرتا ہے تاکہ منتر پڑھنے والوں کی آواز کو کیسا کچھ ہوشیاری سے منتر پڑھیں تو نہیں سنیگا
پس اوپر کی شہادتِ معتبر کے موافق اولادِ آدم کی حالت کے بابمیں نیچے لکھے سے یہ ٹھہرایا ہے
یعنی وے سب گناہِ اصلی میں آدم کے ساتھ گنا جاکر وہی ناپاکی قلب رکھتے وہی مرض
و دُکھ و موت اُٹھاتے بلکہ موت کے بعد شریعت کے فتوے کے موافق وہی عذابِ دوزخ میں
گرفتار ہوتے ہیں آدم کی نافرمانی اصلی کا مسئلہ جیسا دنیا ئے لعنتی کی گمراہی ہدایت کے واسطے
کُتبِ مقدس میں لکھا گیا ویسا ہی ہے

۳- لاچاری بنی آدم- یعنے غیر امکان کہ بنی آدم خواہ اپنے گناہ کے واسطے
کفارہ دیویں یا اپنے دلوں کو گناہ کے شوق و عادت سے پاک کریں-

اِس مسئلہ اہم کے پہلے حصے کے بابمیں یعنے غیر امکان کہ بنی آدم اپنے گناہ کے
واسطے کفارہ دیویں کُتبِ مقدس سکھلاتے ہیں کہ اولادِ آدم صرف اپنے گناہ کے واسطے خدا کو
کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ اُسکی کوشش کرنا بالکل خیالِ باطل ہی کیونکہ بنی آدم تمام و کمال ناپاک
ہونے سے اُنکے افعالِ حسن بھی خدا کے چشمِ پاک کے سامنے کم و بیش ناپاک ٹھہر کر فی الحقیقت
سزا کے لائق ہیں چنانچہ کتابِ ایوب کے ۱۴ باب کی ۴ آیت میں یوں لکھا ہی کون ناپاک
چیز سے پاک چیز لا سکتا کوئی بھی نہیں ہے اور ہم آگے ہی کتابِ اشعیا کے ۶۴ باب سے دیتے سو

✝ کُل خلایق شریعت کے زیر فتوی ہونے سے لعنتی ہو گئے ہیں-

حوالے میں بھی لکھا ہی ہم سب کے سب ناپاک جنکے سیر کھا ہیں اور ہمارے سارے نیکیاں
سترے چیندیوں کی مانند ہیں۔ امّا اگر آدمی خدا کے حضور میں افعال پاک کرنے کی قدرت رکھتا تو
نئے افعال اسکی نافرمانی سے شریعت کو پہنچی تھی سو بے عزتی کے واسطے کفارہ نہ ہوسکتے کیونکہ
لکھا گیا ملعون ہی ہر ایک شخص جو کتاب شریعت میں لکھے ہیں سو سارے چیزوں پر قایم رہکر
عمل نہیں کرتا ہے۔ لہذا جب شریعت کو بے عزت کرنے سے آدمی فتوے کے موافق ملعون ہوجاتا
تو ظاہر ہی کہ اسکے افعال نیک اسکی روح کے گناہ کے واسطے کفارے نہ ہوسکتے کہ خدا کے پاس
راستباز ٹھہرے۔ پس حاکم عادل کا کام یہی ہی نہ کہ وہ اسیر کے نیک افعال کے باعث اسکو معاف
کرے بلکہ شریعت اقدس اپنے شکست کرنے والوں پر ٹھہراتی ہی سو سزا کو عمل میں لاوے چنانچہ
کتاب پیدایش کے ۱۸ باب کی ۲۵ آیت میں لکھا ہی کیا حاکم دنیا انصاف نہ کریگا۔ اور رومیوں کے
۱۲ باب کی ۱۹ آیت میں بھی لکھا ہی انتقام لینا میرا کام ہی میں بدلہ لیونگا خداوند کہتا ہی ثانیاً اگر
مسئلہ اہم کے دوسرے حصے کے بابمیں یعنے غیر امکان کہ بنی آدم اپنے دلوں کو گناہ کے شوق و عادت
سے پاک کریں کتب مقدس صاف صاف دکھلاتے کہ عاصیوں کی باطنی پاکیزگی کے لئے فقط قدرت
الہٰی کفایت کرتی۔ اسبات پر ناظر محمدی تمیز تمام دیکھا چاہئے کہ صرف آدمی کی ظاہری چال نہیں راستی
سے دور ہوکر سدھارا جانا ضرور ہی بلکہ چشمہ جس سے اسکے سارے خیالات و تصورات و خواہشات
پیدا ہوتے ہیں سو بدی العرض روح لاموت خود مغلظ و ناپاک و زبون ہوگئی ہی اور اسکو درست
کرنا قدرت انسان سے بعید ہی کیونکہ آدمی اپنے ظاہری شکل کو تبدیل کرنے کی طاقت نہیں
رکھتا پس اپنی باطنی حالت کو کیونکر تغیر کرسکے وہ اپنے سر کا ایک بال بھی سفید یا کالا نہیں

کر سکتا جسطرح اپنے دلِ ناپاک کو اُسکی نقصانیت اصلی سے جدا کر کے پاک کرے چنانچہ کتابِ یرمیاہ کے ۱۳ باب کی ۲۳ آیت میں یہ لکھا ہی کیا حبشی اپنے چمڑے کو یا چیتا اپنے داغوں کو تبدیل کر سکتا تب تم بھی نیکی کر سکتے جو بدی کر نیکی عادت رکھتے ہو۔ پس اگر یہاں بتلائے گئے بموجب بنی آدم اپنے گناہ کے واسطے کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ اپنے روح کو اُنکی ناپاکی اصلی سے پاک کرنے کی قدرت نہ رکھتے تو ظاہر ہی کہ مقدمہ نجات میں وے بالکل عاجز و لاچار ہیں ازیں باعث کفارۂ عصیان و نعمتِ پاکی قلب ضرور خدا کے کرم و فضل سے ہونا و گرنہ کُل اولادِ آدم ابدالاباد دوزخی ہو جائینگے

۴۔ کفارۂ مسیح تاکہ شریعت بے عزتی سے محفوظ رہنے کے باعث بنی آدم اسکے فتوے سے مخلصی پا سکیں۔

اِس مسئلہ بزرگ کے باب میں کتبِ مقدس ہو کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے رحم و محبت کو نہایت شرف بخشنے کی خاطر نجاتِ انسان کو ازراہِ کفارۂ عزبخش اختیار کیا تھا۔ اِس مقدمے کو یہ خوب سمجھنے کی خاطر یاد رکھا جانا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی پاکی وہی صفتِ مخصوص تھی بسبب جسکے شریعت اور اسکا فتوی مقرر کیا گیا تھا۔ پس اگر نافرمانی بنی آدم سے شریعت بے عزت کی جاوے تو انصافِ الٰہ کو ضرور تھا کہ فتوے شدید کو عمل میں لاوے۔ ازیں باعث کُلِ خلایق خدا کی انصافِ بلا تغیر کے سامھنے مردگوں کے سے رکھا ہو گئے تھے۔ اِس سے مراد یہی ہی کہ اولادِ آدم رحم سے ناپاک ہو کر سب کے سب بچپن سے شریعت کی شکست کیا کرتے ہیں۔ پس فقط نافرمانی اصلی میں مبتلا ہونے سے نہیں بلکہ فی الحقیقت شریعت کی شکست کرنے سے غضب کے لایق ٹھہرتے۔ اگر خدا اِس حالت میں انکی حمایت نہ کرتا تو اُن میں سے ہر ایک شریعت کے فتوے کے موافق بلائی ابدی میں گرفتار ہو جاتا۔ چنانچہ ہم مسئلہ سابق کو بیان کرنے میں بصفائی تمام ثابت کر چکے

کہ اُس آفت میں خلایق کے ہاتھ سے علاج ممکن نہ تھا۔ پھر ایک کم فہم بھی معلوم کریگا کہ اِس امر میں خدا مختار تھا خواہ بالکل باز رہنا یا گنہگاروں کی نجات کے لئے دخل دینا۔ اگر وہ باز رہجاوے تو کل خلایق کو ہلاک ہونا پڑیگا۔ برعکس اسکے اگر وہ دخل دیوے تو لازم تھا کہ صرف مختاری کی راہ سے نہیں بلکہ انصاف کے قواعدِ شدید تریں کے موافق ہووے۔ اِن دو صورتوں میں اختیار خدا پر موقوف تھی اور حمد و شکر ہی کہ وہ اپنی رحم و محبت کو شرف بخشنے کی خاطر اِس قانون کو غنیمت جانکر اسپر عمل کرنیکا قصد کیا۔ اما اِس سوالیکے جوتھے باب میں انصافِ الہٰی دریافت کرنے میں بتلایا گیا کہ اگر خدا فتوے شریعت کو باز رکھنے کے لئے دخل دیوے تو لازم تھا کہ نیچے آنیوالے تین ضروری مقدمات کو قایم رکھے۔ پہلا یہہ کہ شریعت حقارت سے محفوظ رہے۔ دوسرا یہہ کہ خدا جھوٹھا نہ ٹھہرے۔ تیسرا یہہ کہ عاصیاں حمایت نہ پاویں۔ پس اُن تین باتوں کو ٹھہرانا اور گنہگاروں کو شریعت کے فتوے سے تخلصی دینا کسطرح ہو سکتا۔ گو کہ یہہ مقدمہ بالکل مشکل تھا تاہم خدا اپنی دانائی کے زور سے اُسکو حل کرنے کے لئے ایک حکمت راست دکھلایا۔ وہ حکمت کیا تھی۔ سو ہم آگے ہی اپنے چوتھے باب میں بتلا چکے ہیں۔ وہاں ثابت کیا گیا کہ فرزندِ خدا جسمدار ہوکر اپنے تئیں عصیانِ دُنیا کے واسطے فدا کرنے سے اوپر لکھے گئے سو تین ضروری مقدمات قایم ہو جاتے تھے۔ ازیں باعث خدا اپنے اکلوتے فرزند کو کارِ نجات پر تعین کیا اور خدا کا اکلوتا فرزند قصداً و عمداً قربانِ عصیان بنکر اپنی موت سے کارِ کفارہ کو پورا کر دیا۔ پس چونکہ کفارہ مسیح سے شریعت بے عزت ہونے و خدا جھوٹھا ٹھہرنے و عاصیاں حمایت پانے سے محفوظ رہجاتے ظاہر ہی کہ مسیح بہ انصافِ تمام اپنے ایماندار لوگ کو فتوے شریعت سے نجات بخشکر فضل و عنایتِ بے شمار عطا کر سکتا۔ چنانچہ اِسبات پر پولُس کے ۲۶ قصیدے ۱

آیت میں لکھا ہی تو بلند ی پر چڑھا ہی تو اسیری کو اسیر کیا ہی تو آدمیوں کے واسطے نعمات حاصل کیا ہی ہاں مفسدوں کے واسطے بھی تاکہ خداوند خدا انکے درمیان رہے۔

۵۔ نیا جنم۔ یعنے روح القدس کی قدرت سے ارواحِ بنی آدم تازہ کیا جانا کہ وے توبہ کرکے مسیح پر ایمان لاویں

اِس مسئلۂ لاثانی کے باب میں کتبِ مقدس صاف صاف دکھلاتی ہیں کہ قدرتِ الٰہی سے پیدا ہونا نیا جنم کے سوا ممکن نہیں کہ روحِ انسان بادشاہتِ سماوی میں داخل ہووے اِسکا وجہ ظاہر و باہر ہی چاہئے کہ ناظر بہ ہشیاری تمام اسپر لحاظ کرے کہ دیکھو اگرچہ خدا اپنے فرزند کے کفارہ سے نجاتِ مفت کا سرانجام کیا ہی تاہم دلِ انسان غرض نفسی و ناپاک ہونے سے محبتِ الٰہی کی کچھہ خواہش رکھکر حرصِ دنیا و خواہشِ عیش سے تمام و کمال معمور ہو گیا ہی الغرض بنی آدم اپنی ناپاکی ذاتی کے باعث پاکی خدا سے کمال نفرت کرکر صرف اُسکے احکامِ پاک سے برگشتہ نہ ہوتے بلکہ اُسکی ذات سے بھی عداوتِ باطنی رکھتے ہیں ازین باعث نعمتِ نیا جنم کے سوا کوئی بھی دل و جان خدا کے سامھنے توبہ نہ کریگا نہ مسیح کی طرف متوجہ ہوکر نجات کے لئے اُسپر ایمان لاویگا چنانچہ اوپر لکھا گیا مسئلۂ دوم میں نافرمانی آدم اور اُسکی روح پر پہنچے ہوئے تاثیرات کا بیان کرنے میں بتلایا گیا کہ آدم تقصیرمند ٹھہرتے ہی اُسکی پاکی اصلی دور ہوکر وہ اور اُسکی اولاد ہر ایک خیال و خواہش و فعل میں ناپاک ہو گئے اگر صاف پوچھے تو بنی آدم راغبِ عصیان ہو گئے تھے علاوہ اوپر لکھا گیا مسئلۂ سیوم میں بتلایا گیا کہ بنی آدم اپنے سر کا ایک بال بھی سفید یا کالا کرنے کی قدرت نہ رکھنے سے ممکن نہ تھا کہ وے اپنے دلِ نفسی و نجس کو تبدیل کریں پس اگر آدم کی نافرمانی سے

دلِ انسان بالکل ناپاک ہوگیا ہی بلکہ بقدرتِ مخلوق تازہ نہ کیا جا سکتا تو واضح ہی کہ اگر خدا کی
مہربانی سے نعمتِ نیا جنم نہ ہو تو راغبِ عصیان رہکر نہ خدا کے سامھنے توبہ کریگا نہ مسیح کی طرف متوجہ
ہوکر نجات کے لئے اُسپر ایمان لاویگا۔ یہہ تازہ تولدِ جس سے روح انسان مسیح سے لاحق ہوجاتی ہی صرف
اللہ کے کرم و فضل سے پہنچ سکتا اور جبتک کہ موجود نہ ہو تبتک عبادت و افعالِ انسان خدا کے پاس
مقبول نہ ہووینگے لہذا کوئی نعمت روح القدس کی قدرت سے پیدا ہوتا ہی سو نیا جنم کے برابر نہیں
ہی علاوہ روح انسان کے لئے نہایت بلکہ بے نہایت ضروری ہی کیونکہ بجز اسکے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔
چنانچہ یوحنا کے ۳ باب کی آیت میں لکھا ہی اور نیقودیموس نام ایک شخص جو فریسی اور یہودیوں کے
حاکموں سے تھا وہ رات کو عیسے کے پاس آکر کہا کہ ای ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے استاد
ہوکر آیا ہی کیونکہ خدا اُسکے ساتھ رہنے کے سوائے کوئی شخص یہ معجزے جو تو دکھلاتا ہی سو
نہیں دکھلا سکتا عیسے اُسکو جواب دیا کہ میں تجھہ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جبتک کہ آدمی تازہ تولد
نہ پاوے تبتک وہ خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھہ سکتا نیقودیموس اُس سے کہا کہ جب آدمی
بوڑھا ہوا تو کیونکر تولد ہوسکے کیا دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہوکر تولد پا سکتا ہی عیسے
جواب دیا کہ میں تجھہ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر آدمی پانی اور روح سے تولد نہ پاوے تو وہ خدا کی
بادشاہت میں داخل نہ ہوسکتا۔ جو جسم سے تولد پاتا ہی سو جسم ہی اور جو روح سے تولد
پاتا ہی سو روح ہی تعجب مت کر کہ میں تجھہ سے کہا تم کو تازہ تولد پانا ضرور ہی۔ ہوا جدہر چاہتی

✠ اگر کوئی اِس بات کے باب میں شک رکھے تو وہ خود اللہ کے سامھنے توبہ کرنیکی
کوشش کرے اور نہایت قایل ہوگا کہ خدا کی کمک کے سوا نہیں ہوسکتا۔

ہی جدہر چلتی اور تو اسکی آواز سنتا ہی پر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہی اور کدہر جاتی ہی اور ہر
ایک جو روح سے تولد پاتا ہی اسیطرح سے ہی۔ نعمت بناجنم کے باب میں عیسیٰ مسیح کی شہادت یہی
ہی ہی۔ اگر ناظر محمدی اپنی نجات کو عزیز رکھتا ہی تو شرط عقل ہی کہ وہ بہ انکساری تمام اسباب
پر ملاحظہ کرے کیونکہ نعمت مذکور فقط اسکہی واسطے سے یعنے فرزند خدا کے کفارے سے عطا کی
جا سکتی کیونکہ دیکھو شریعت کو کفارہ عزت بخش پہنچنے کے سوا انصاف الہی عاصیوں کو نعمت بناجنم
روا رکھنے کے عوض فقط عذاب ابدی ٹھہراتی ہی لہذا ہر ایک ناظر محمدی کو معلوم ہووے کہ مسیح
ہی ہی جو اپنے کفارے کے وسیلے سے نعمت بناجنم کو عطا کر سکتا وہ شخص جس میں مسیح روح القدس
کی درست کرنیوالی قدرت نازل کرتا سو ملایم دل ہو کر خدا کے سامہنے توبہ کرتا بلکہ برغبت تمام
نعمت نجات کا خواہاں رہتا ہی اما روح القدس صرف دل کو ملایم کرکے ہدایت توبہ نہیں دیتا بلکہ
توبہ کرنیوالوں کو انصاف الہی کی راستی پر قایل کر کر رحم پہنچانے کے لئے کفارہ مسیح کی ضرورت کو
سکھلاتا ہی۔ اس تعلیم پر فضل سے کل عاصیان جو اپنی نجات کے باب میں بیقرار ہیں مسیح پر ایمان لانا
شروع کرتے ہیں۔ اور پر تحریر کئے گئے سے دیکھا عیسیٰ مسیح روح القدس کی درست کرنیوالی
قدرت سے دل انسان کو نعمت بناجنم بخشکر جہان کے ہر ایک ملک و قوم و زبان سے اپنے واسطے
ایک گروہ بہ ایمان جمع کرتا ہی۔ اور دیکھو کہ بغیر اس توبہ دل و ایمان حقیقی مسیح کے جو روح القدس کی
قدرت مخصوص سے پیدا ہوتا کوئی شخص عیسوی باطنی نہیں ہی چنانچہ رومیوں کے ۸ باب کی
۹ آیت میں لکھا ہی پر تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ روح الہی تم میں بسے پر جس میں
مسیح کی روح نہیں وہ اسکا نہیں ہی۔

اب ایمانِ مسیح کے بابمیں ناظرِ محمدی خوب امتیاز کرکے سمجھلے کہ وہ نیچے بیان کئے

سے لکھا ہی یعنے روحِ عاصی بصداقتِ تمام قبولتی اور اعتراف کرتی کہ اپنے افعال و نیکیاں احسن

خداکی نظرِ پاک میں شرّے چندیوں کیسے ٹھہر کر بہ انصافِ تمام رد کیئے گئے ہیں سبب جسکے نعمتِ نجات

تمام وکمال فرزندِ خداکی نیکی وکفارے سے ہی وہ جو روح القدس کی ہدایت سے اسبات کا قایل

ہوا ہی اپنے افعالِ خاص کے بھروسے سے بالکل مایوس ہوکر بدل وجان نجات کے واسطے عیسے مسیح

پر ایمان لاتا ناظر بہ یقینی تمام جانے کہ اگر ہم صدقِ دل سے اپنے نیکیوں کی قصوری وغیر مقبولیت کو

نہ قبولکر انکے بھروسے سے بالکل مایوس نہ ہوں تو ہمکو مسیح پر ایمان لانا ممکن نہ ہوگا۔ کیونکہ مسیح کا

ایمانِ حقیقی صرف مسئلہ کفارے کو باور کرنا نہیں ہی بلکہ یہہ کہ روحِ انسان فی الحقیقت دوسرے ہر ایک

بھروسہ ناحق کو ترک کرے تاکہ کفارہ مسیح کے وسیلے سے نجاتِ مفت کو پہنچے۔ جبتک کہ آدمی

اس حالت کو نہ پہنچا تبتک اپنے افعالِ خاص پر بھروسا کرکر ایمانِ مسیح سے دور دور رہتا ہی۔

ایسا شخص علانیہ کفارہ عوضِ بخششِ عصیاں کی حقارت کرنے سے فرزندِ خداکو ہتک کبیرہ پہنچاتا

بلکہ پدر کے حضور میں محقور و زبوں ٹھہرتا ہی جیسا یوحنا کے ۵ باب کی ۲۳ آیت میں لکھا ہی جو کوئی

کہ بیٹے کو عزت نہیں دیتا ہی سو باپ کو بھی جو اسکو بھیجا ہی عزت نہیں دیتا۔ اور یوحنا کے مکتوبِ

اول کے ۲ باب کی ۲۳ آیت میں بھی لکھا ہی جو کوئی بیٹے کا انکار کرتا ہی باپ بھی اسکا نہیں ہی

۲ نعمات ایمانِ مسیح یعنی گنہگار کے عوض خدا کے پاس راستباز ٹھہرانا بلکہ بقدر

روح القدس گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیاجانا۔

اس مسئلہ اہم کے بابمیں ناظرِ محمدی کو یہ لکھا چاہئے کہ کتبِ مقدس اس دنیا میں بھی

معتقدانِ مسیح کے واسطے نعماتِ روحانی مشہو کرتے ہیں وے نعمات یہ ہیں اولاً نجاتِ مغفرت
یعنے روحِ عاصی گنہگار کے عوض خدا کے پاس استباز ٹھہرنا ثانیاً دلِ نفسی ناپاک بقدرتِ روح
القدس گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیا جانا اولاً خدا کے پاس استباز ٹھہرنیکے بابمیں معلوم ہووے
کہ جسوقت عاجز توبہ کرنیوالا صدق دلی سے مسیح پر ایمان لاتا ہی تو مسیح اسکے ایمان پر گواہی دیکر اسکے
دل پر قدرتِ روح القدس کو بھیجتا تا کہ اپنی بخشایش و صلح کا تجربہ بخشے بلکہ لے پالک کی سی
طبیعت بسبب جسکے وہ عاصی بہ اعتمادِ تمام آبا یعنے ای باپ پکار کر عنایت کرے چنانچہ
رومیوں کے ۵ باب کی ۱ آیت میں لکھا ہی جبکہ ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں تب ہمارے خداوند
عیسے مسیح کے وسیلے سے ہمارے اور خدا کے درمیان ملاپ ہی اور اسی مکتوب کے ۸ باب کی ۱۴ آیت
میں بھی لکھا ہی جتنے خدا کی روح سے ہدایت پاتے ہیں وے خدا کے بیٹے ہیں کیونکہ تمھیں غلاموں
کی سی طبیعت پھر نہیں ملی کہ ہراساں ہو بلکہ لے پالک کی سی روح پائی جس سے ہم آبا یعنے
ای باپ پکار کر کہتے ہیں روح آپ ہماری روح کے ساتھہ گواہی دیتی کہ ہم خدا کے فرزند ہیں
ثانیاً عاصی گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیا جانے کے بابمیں ناظر دیکھا چاہیے کہ معتقدانِ
مسیح خدا کے لے پالک فرزندوں کے مرتبے سے سرفراز ہونیکے باعث مسیح روز بروز انکے حیاتِ
روحانی کی طرف متوجہ ہوتا ہی علاوہ انکے دعاے عاجز کو قبول کر روح القدس کی تربیت
کرنیوالی قدرت سے انکے دلکو پاک کرتا تا کہ وے دمِ آخر تک ترس و محبتِ الہ و نیکوکاری
میں قایم و دایم رہیں چنانچہ متی کے ۳ باب کی ۱۱ آیت میں یوں لکھا ہی مسیح ہی کہ میں تمھارے
تئیں توبہ کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے پیچھے آنیوالا ہی سو مجھہ سے

برکتیں ہیں کہ میں اسکے جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں ہوں وہ تمھارے تئیں روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا۔ اور یوحنا کے ۱۴ باب کی ۲۶ آیت میں بھی لکھا ہے لیکن وہ تسلی دینے والا یعنے روح القدس جسکو باپ ہمارے نام سے بھیجیگا تمھارے تئیں سب باتان سکھلاویگا اور جو کچھ کہ میں نے تم کہا ہوں سو تم کو یاد دلاویگا۔ پس مسیح اِس نعمتِ عظمے کو اپنی دعا مانگنے والی ولاد پر نازل کرنے سے اپنے تئیں دعا کا قبول لینے اور جواب دینے والا ٹھہراتا جیسا یوحنا کے ۱۵ باب کی ۷ آیت میں لکھا ہے اگر تم مجھ میں رہو اور میری باتان تم میں قایم ہووین تو جو کچھ کہ تم چاہو سو مانگو اور تمھارے لئے کیا جاویگا۔

۷۔ قضائے الہی در بابِ کلیسہ کہ روئے زمین میں مسیح کی فوجِ روحانی ہووے
بلکہ بادشاہتِ آسمان میں اسکی دلہن کے مرتبے سے ابد الآباد سرفرازی پاوے

مذہبِ عیسوی کے اِس مسئلہ آخر کے باب میں ناظرِ محمدی کو لکھا چاہیئے کہ بابِ سابق میں لکھے گئے سو سارے پیشگوئیاں بتلائے کہ اللہ تعالے ازل سے تعین کیا تھا کہ اپنا فرزند کل دنیا میں حکومتِ روحانی حاصل کرے بلکہ اسکی انجیل تدریجی (یعنے بتدریج) زمین کے حدود تک پھیلے مگر ابلیس اس فرمان کو باز رکھنے کے لئے کتنے روک ٹوک حایل کیا ہے چنانچہ مقابلہ کافران و مورت پرستی رومن کاتھلک و عداوت بے ایمانان و مذہبی ناحق و بت پرستی بت پرستان و مخالفاتِ غیبی شیاطین وغیرہ موجود ہیں پس فرزندِ خدا کو کیسی سخت لڑائی کرنا ضرور ہے تاکہ اسکی حکومتِ روحانی کے باب میں نازل ہوئے تھے پیشگوئیاں انصرام کو پہنچیں اِس لڑائی کے باب میں وہ ٹھہرایا ہے کہ اپنے نجات پائے ہوئے کلیسے کی معرفت سے کی جاوے جیسا کہ اشعیا

۴۳ باب کی ۱۰ آیت میں لکھا ہی خداوند کہتا ہی تم میرے گواہ ہو اور میرا نوکر جسکو میں قبول کیا ہوں
تاکہ تم مجھے جانو اور ایمان لاؤ اور سمجھو کہ میں وہی ہوں میرے آگے کوئی خداوند نہ بنا نہ میرے بعد ہوگا
میں ہی خداوند ہوں اور میرے سوائے کوئی نجات دینے والا نہیں ہی انتہیٰ مسیح اپنے ایمان و بادشاہت
کو روئے زمین پر پھیلانے کے لئے نجات پائے ہوئے کلیسے کو اپنی فوج روحانی مقرر کرکے اپنی جانب سے
لڑائی کرنے میں بجز کلامِ خدا و شہادت و وعظ گوئی کے دوسرے کسی واسطے کو منع کیا ہی الغرض مسیح
اپنی بادشاہت کو پھیلانے کے لئے تلوار پکڑنا یا معتقدانِ انجیل بنانے میں برگشتگانِ دینا پر ضرب پہنچانا
یا مسیح کے واسطے کسی کی انگلی اٹھانا بالکل روا نہ رکھا پھر اِس مقدمے میں کیا عمل کرنا اسکا
حکم نیچے لکھے سطر میں لکھا ہی یعنے تم انکو جو ضلالت کے اندھیرے میں بیٹھے ہیں کلام خدا پہنچاؤ گے
تم بت پرستوں سے کچھ نہ لیکر انکو نعمتِ نجات مفت از راہِ کفارۂ مسیح وعظ کرو گے علاوہ اِسکے
دنیا میں ہر قسم کا رنج اٹھاکر بلکہ برائی کا بدلہ نہ لیکر جو تم پر لعنت کرتے سو انکے لئے برکت چاہو گے
اور جو تم سے عداوت رکھتے سو اون سے نیکی کرو گے اور انکے حق میں جو تمکو ستاتے اور دکھ دیتے
ہیں سو دعا مانگو گے پر اِس طرح بلکہ نہ دوسری کسی طور سے کلیسیٔ مسیح روئے زمین پر اسکی فوجِ
روحانی ہی اُن چھوٹے چھوٹے واسطوں سے مسیح اپنے مقابلہ کرنیوالوں پر غالب آویگا جب تک کہ کل دنیا
میں سوائے مذہبِ انجیل کے دوسرا کوئی دین نہ رہیگا جیسا کتابِ حبقوق کے ۲ باب کی ۱۴ آیت
میں لکھا ہی کیونکہ جسطرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہی اسیطرح زمین خداوند کے جلال کی شناسائی
سے معمور ہو گی انتہیٰ

ثانیاً کلیسے کی عزتِ ابدی کے باعث کہ بادشاہتِ سماوی میں عروسِ مسیح کے مرتبے

سے سرفراز ہووے ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ یہاں مستعمل ہی سو بولی گو کہ استعارہ ہی تاہم
امرِ عظیم کو مشہور کرتی چنانچہ نیچے آنیوالی سچوٹی کو ظاہر کرنیکی خاطر روح القدس سے چن لی گئی
ہی یعنی فرزندِ خدا کے نزدیک نجات پایا ہوا کلیسیا سب سے پیارا و عزیز ہی بلکہ آسمان پر خدا کے سرایِ
فرشتگان سے زیادہ قربت پاتا ہی جیسا دنیا میں دلہن شوہر کے پاس سب سے عزیز ہو کر زیادہ
قرب حاصل کرتی ہی ویسا ہی کلیسیہ جو عروسِ سماوی ہی مسیح کی نظر میں سب سے عزیز تر ٹھہر کر ابدالآباد
اُسکے عینِ حضور رہیں رہیگا اگر کوئی فہیم ایک لحظہ اسبات پر غور کرے تو تاڑلیگا کہ بضرور یہی
ہو کیونکہ فرزندِ خدا کو اپنی جنہوں سے جسکی نجات کے واسطے وہ مجسم ہو کر صلیب پر کھینچا جانے راضی ہوا
کونسی چیز عزیز تر ہو سکتی فرشتے یا سرایِ فرشتگان یا آسمان میں ہیں دوسرے خلایق فہیم کے
بابمیں نہیں کہا جا سکتا کہ وے فرزندِ خدا کے خون سے نجات پائے ہیں مگر مسیح کلیسیہ کے واسطے اپنی
انسانیتِ پاک کا خون بہایا ہی اور خدا کا کلام بتلاتا کہ یہہ خونِ بیش قیمت اس نیت سے بہایا گیا تا
کہ وہ روبروے ملایک کلیسیہ سے رکھتا ہی سو محبت کو ابدالآباد ظاہر کرے چنانچہ افسیوں کے ۲ باب
کی ۷ آیت میں لکھا ہی تاکہ وہ اپنے اُس لطف سے جو مسیح یسوع کے سبب ہم پر ہی زمانۂ آیندہ میں
اپنے فضل کی دولتِ بے نہایت کو دکھلاوے پس اوپر تحریر کی گئی سو معنی کے موافق کلیسیہ جو روئے
زمین پر مسیح کا لشکرِ روحانی ہی آسمان میں دلہن کے مرتبے سے سرفراز ہو کر مسیح کے ساتھ تخت پر ہمیشہ
بیٹھا رہیگا جیسا کتابِ مکاشفات کے ۳ باب کی ۲۱ آیت میں لکھا ہی وہ جو غالب آتا ہی میں اسے
اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنے دیونگا جیسا میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اسکے تخت
پر بیٹھا ہوں اور اسی کتاب کے ۱۹ باب کی ۵ آیت میں لکھا ہی اور تخت سے آواز یہہ کہتی ہوئی نکلی

کہ تم سب جو اسکے بندے ہو اور جو اس سے ڈرتے ہو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستایش کرو

اور میں نے ایک بڑی جنگل کی سی آواز اور کثیر پانیوں کی سی آواز اور بڑے بڑے گرج کی سی آواز یہہ کہتی ہوئی سنا

کہ ہللویاہ کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق بادشاہت کرتا ہے ہم خوشی و خرمی کریں اور اسکو عزت دیویں

اسلئے کہ حلوان کا بیاہ آپہنچا اور اسکی دلہن نے اپنے تئیں سنواری ہے اور اسے یہہ دیا گیا کہ صاف

اور شفاف مہین سوت کا کپڑا پہنے کیونکہ مہین سوت کا کپڑا مقدسوں کی نیکی ہے اور وہ مجھے کہا لکھہ

مبارک وے ہیں جو شادی حلوان کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں اور وہ مجھے کہا یہ خدا

کے صحیح باتیں ہیں

اوپر لکھے گئے سوالوں سے ناظر محمدی توریت و انجیل میں افشا ہوئی ہے سو

نجات کے بابمیں وہ آگہی جو بیشتر کبھی میسر آئی حاصل کر سکتا ہے سارے اہل مذہب مسیح

کو جو اپنے تئیں فرزند خدا و بانی کائنات و شافی انسان و حاکم دنیا مشہور کیا کرتا بدوستی

تمام بتلاتے ہیں اس مذہب کے بابمیں ہر ایک متلاشی حقیقت دیکھا چاہئے کہ روئے زمین پر ہے

سو ہر ایک مذہب سے نیچے آنیوالی بابت مخصوص میں اختلاف رکھتا یعنے دوسرے ہر ایک مذہب

آدمیوں کو تعلیم کرتا کہ وے اپنی خاص نجات کے واسطے سرانجام کریں مگر یہہ مذہب دکھلاتا کہ جو کچھہ

کہ نجات انسان کیلئے لازم تھا سو خدا نے اسے سرانجام پا چکا ہے دوسرے سارے مذاہب آدمیوں کو

حکم کرتے کہ نجات کے واسطے بہ محنت تمام نیکوکاری کریں مگر یہہ مذہب دکھلاتا کہ خدا کی محبت سے

اولاد انسان کو نجات مفت پہنچی ہے چنانچہ پدر اپنی محبت سے نجات دنیا کو تعین کرکے اپنے

فرزند کو دریغ نہ کرنے سے عصیان کے لئے قربان وافی و کافی ٹھہرایا ہے اور فرزند مارے محبت کے

اپنے تئیں عصیان دنیا کے واسطے قید کرنے سے شریعت کو کفارہ عزت بخش بنا رکھا ہے اور روح القدس اپنی محبت سے بلکہ بہ سبب کفارہ فرزند کے صرف نعمت بنا جسم کو نہیں بلکہ اس پاکیزگی دم کو جس سے معتقدان مسیح جتنے تک خدا کے ترس و محبت میں او وقالب سے کرتے دستور انجام کیا ہے پس روح انسان نیکیوں کے باعث کہ آپ عمل میں لا سکتی بلکہ صرف محبت الٰہ کے وسیلے سے نجات کو پہنچتی ہے ازین باعث ہم دھر اکر کہتے کہ بجز مذہب فرزند الٰہ کے دنیا میں اور کوئی نہیں جو عاصیان لاچار و پلید کو نجات مفت پہنچاتا ہے دوسرے سارے مذاہب انسان کو وہ جو بالکل غیر ممکن ہے یعنے افعال نیک سے نجات کو پیدا کرنا حکم دیتے تمام ہر ایک مذہب ساختہ ناحق مشہور کرتا کہ اگر انسان نجات کو حاصل کیے چاہیں تو بہ محنت تمام اسکو پیدا کرنا ضرور ہے مگر مذہب الٰہ دکھلاتا کہ کثرت افعال سے کوئی بھی حقدار نجات نہیں ہو سکتا لیکن نعمت نجات اللہ کی محبت سے مفت ہے اگر ہنوز کسی کے دل میں یہہ سوال باقی ہے کہ ایسے عجائبات کیسے ہو سکتے تو ہم دھر اکر جواب دیتے ہیں کہ فرزند الٰہ کے کفارے کے وسیلے سے قایم و دایم ہیں

اب مسایل اہم نجات کو بہ اختصار و صفائی تمام اپنے ناظرین محمدی کے روبرو گذار کر اس باب کو اختتام کرنے میں راست جانتے کہ انکو پھر فرقان کی طرف رجوع کریں کیونکہ اسمیں محمد مصطفیٰ صاف کہتا کہ فرقان اس وجہ سے دیا گیا تاکہ کتب مقدس میں افشا کی گئی تھی تعلیم کو قایم و اثبات کرے پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کیا فرقان اوپر لکھے گئے مسایل یا انمیں سے کوئی ایک مسئلے کو قایم کرتا ہے۔ اس سوال کا جواب کوئی بھی اس کتاب کی دریافت کرنے سے جلد قایل ہوگا نیچے لکھے سے بچھا ہے یعنے ان مسایل میں بعض کا تو ذکر نہیں اور بعض کو بشوخی تمام

انکار کرتا۔ اول تثلیث خدا کے مسئلے کے بابمیں ناظر دیکھا چاہئیے کہ فرقان اسکو صاف صاف انکار
کر کر کہتا کہ خدا فرزند ابدی نہیں رکھتا بلکہ عیسے مسیح سواے بندہ خدا کے جسکو نعمت نبوت دی
گئی تھی سو بڑھ کر نہیں ہے۔ دوم گناہ اصلی آدم کے مسئلے کے بابمیں فرقان گو کہ آدم کی نافرمانی کا اقرار
کرتا تاہم اس سے روح انسان پر پہنچے سو تاثیراتِ نفسی و زبونی کے بابمیں بالکل ساکت رہتا چنانچہ
سورہ میں گناہ آدم اور اسکے بہشت سے نکالا جانیکے بابمیں بیان ناقص موجود ہے لیکن اس گناہ سے
روح آدم اور اسکے اولاد کے ارواح کسقدر غلیظ و ناپاک ہو گئے تھے سو دکھلانے کے واسطے
ایک لفظ بھی نہ پایا جاتا۔ سیوم لاچاری نبی آدم کے مسئلے کے بابمیں فرقان کچھ بھی تعلیم نہیں دیتا
گو کہ اس مسئلے کی شناخت ہدایت انسان کے لئے نہایت اہم ہے تاہم معتقدان فرقان اس کتاب
کی ایک بات سے بھی آگہی نہ پاکر اسکے بابمیں بالکل نادان کے نادان رہجاتے ہیں شاید وے اپنے
دل کے خیالات و خواہشات کو بہ ہوشیاری تمام آزمایش کرنے سے شناخت مذکور کو پہنچ
سکیں مگر یقین ہے کہ اس مقدمے میں فرقان کسیطرح کمک نہ دیتا۔ چہارم کفارۂ مسیح کے مسئلے کے
بابمیں فرقان بگستاخی تمام انکار کر کر کہتا کہ عیسے مسیح فرزند مریم یہود سے صلیب پر نہیں کھینچا گیا
مگر اسکی صورت لیکر دوسرا ایک شخص تھا۔ لہذا اگر مسیح نہیں موا تو ظاہر ہے کہ شریعت کو کفارۂ
عوض بخشش عصیان نہیں ہوئی سو نجات انسان تام و کمال غیر ممکن ہے پس یہاں دنیاے لعنتی کے لئے باقی
رہ گئی سو امید نجات کے بابمیں محمد مصطفے صلعم کا انکار صاف ہے۔ پنجم مسئلۂ [illegible] کے بابمیں فرقان جو اپنے
اسکا ذکر ہی نہیں کرتا بلکہ کفارۂ عصیان کا انکار کرنے سے اس نعمت اور انجیل کے دوسرے
سارے نعمات کا منکر ہو جاتا ہے کیونکہ یقین ہے کہ انصاف الہی شریعت کو کفارۂ عوض بخشش

گذارا جانے کہ سوائے گنہگاروں کو نعماتِ روحانی پہنچانا روا نہ رکھتی تشریح نعماتِ ایمانِ

مسیح کے مقابلے کے بابمیں لحاظ کیا چاہیے کہ فرقان بخشایشِ عصیان کے لئیے ایمانِ مسیح کو وِکھلانے

کے عوض ایمانِ محمدؐ بتلاتا سوائے اسکے روح القدس کی قدرتِ مخصوص سے پیدا ہونی نجس و

پاکی کے عوض کارنامئے مخلوق کو ٹھہراتا بمقتضائے قضائے الٰہی کے بابمیں کہ نجات پایا ہوا کلیسِ روئے زمین

مسیح کی فوجِ روحانی ٹھہرے بلکہ آسمان میں اسکی دلہن کے مرتبے سے سرفراز ہووے ناظر دیکھا

چاہئے کہ اگر فرقان میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو اسکا ذکر کہیں نہیں پاوینگے مگر محمدؐ اپنے

اندھے وجاہل ہموطنوں کو حکم کرتا کہ وے شمشیر بکف کفار کی قتل سے بلکہ یہ کوشش تمام مذہب

مسیح کو نیست و نابود کر کے مذہبِ محمدؐ کو جانشین کریں سوائے اسکے فرقان اُن لوگ کے

لئیے جو اس کارِ کفر و خونریزی میں اپنے جان قربان کریں تو وعدہ کرتا کہ وے بہشتِ نفسانی جسمیں حرامزادے

خواہشاتِ جسمانی کو عمل میں لا سکیں حاصل کرینگے پس ثابت ہو گیا کہ فرقان کتبِ مقدس میں

بنی آدم کی ہدایت و نجات کے واسطے افشا ہوا ہی سو ہر ایک مقابلے سے عین اختلاف رکھتا ہی

ازین باعث ہماری خدمت مخصوص ہی کہ ہم ہر ایک آدمی کو اسکے بابمیں یہہ عبرتِ سنجیدہ پہنچاویں

کہ کتبِ مقدس کی کل شہادت سے حرف کتابِ جعلی نہیں بلکہ ارواحِ انسان کے لئیے تعلیم مضر و مہلک

ٹھہرتا علاوہ اسکے فخر کے بابمیں کہ توریت و انجیل کا قایم و اثبات کرنے والا ہی ہم بہ اعتمادِ تمام

کہہ سکتے کہ اس رسالے کے اگلے بابوں میں داخل ہوئی ہی سو شہادت سے ہر ایک فہمی پر ظاہر

ہوگا کہ بجز دروغ کے معرفت جسکی محمدؐ اپنے تئیں روبروے عربان ہو و عیسویوں کی لعن تعن

سے محفوظ رکھتا اور کچھ نہیں ہی اگر کوئی محمدی ہمارے اِس فیصلے کو شدید سمجھے تو ہم

اُس سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ فرقان کی جو حجتیں ہیں وہ تقویت توریت و انجیل جسکے باعث
محمد مصطفیٰ اتنا فخر کرتا سو کہاں ہے ہم اِس مباحثے میں اکثر بار کتبِ مقدس کو فرقان کے
ساتھہ مقابلہ کئے ہیں اور ہر ایک مقابلے سے ثابت ہوا کہ محمدیان اِس سوال کا جواب نہیں دے
سکینگے اِس سے مراد یہی ہے کہ اگرچہ محمدیان نام آور نبی محمد کو بچانیکی خاطر صدہا فرقان کے بابمیں
کہتے ہیں توریت و انجیل کو قایم و اثبات کرنے پہنچا تاہم کلِ دلایل انکے عینِ خلاف نظر آتے ہیں
لہٰذا اُنکا اِسطرح کد کرنا کچھ دلیلِ معتبر کے سوائے ہونا پڑیگا۔ علاوہ اگر نام آور نبی محمد کو
بچا رکھنے کے واسطے وے کد کر کہینگے کہ فرقان توریت و انجیل کو قایم کرنے آیا تو انکے
مفسرین کی روایتِ نادان کے بابمیں کہ وہ اُن کتب کو منسوخ کرنے آپہنچا کیا سمجھا جایگا
قایم کرنا و منسوخ کرنا بایکدیگر مختلف ہونے سے دونو صحیح نہ ہو سکتے اگر فرقان توریت
و انجیل کو قایم کرنے دیا گیا تو واضح ہے کہ منسوخ کرنے نہیں آیا برعکس اسکے اگر کتبِ مذکور کو
منسوخ کرنے بھیجا گیا تو ظاہر ہے کہ انکو قایم و اثبات کرنے نہیں پہنچا پس دیکھئے کہ محمد بجرأتِ
تمام اظہار کرتا کہ فرقان توریت و انجیل کو قایم کرنے آیا اگر یہہ سچ ہو تو چاہئے کہ وہ اُن کتب کے
مضامین کو تقویت دینے کی خاطر شہادتِ معقول رکھے اما چونکہ اُسکی تعلیم کتبِ مذکور کے مطالب
کو تقویت دینے کے عوض بگستاخی تمام انکار کرتی تو ظاہر و باہر ہے کہ اِس بات پر دعوئ نبی محمد بالکل
باطل ہے مگر محمدیان اوپر دکھلایا گیا سو اظہارِ محمد کو انکار کر کہتے کہ فرقان توریت و انجیل کو نہ قایم
کرنے بلکہ منسوخ کرنے آپہنچا اگر یہہ بات راست ہو تو لازم ہے کہ اُسکا ثبوت مطالب فرقان سے نمایان
ہووے مگر فرقان ہمارے دوستانِ محمدی کے دعوے کو تشفی دینے کے عوض علانیہ رد کر کے کہتا کہ میں توریت

وانجیل کو نہ منسوخ کرنے بلکہ قایم و اثبات کرنے آیا ہے پس اُمتِ محمدؐ اور فرقان کے درمیان پڑ گیا ہے سو نا
موافقت میں ہو سکے سریکھا موافقت فی الناہم علمائے اسلام کی روشن دلی پر رکھہ چھوڑتے ہیں
فرقان کے خلاف اِس چھوٹے رسالے میں جمع کی گئی ہے سو

شہادتِ وافر کے بعد ہم اپنے برادرانِ محمدی سے نیچے آنیوالے دو درخواست کرنا مناسب
جانتے ہیں اول اگر فرقان محمدؐ کہے سریکھا فی الحقیقت توریت و انجیل کو قایم کرنے کے لئے خدا کی
وحی حقیقی ہو تو محمدیان یا انکے مرشدان اُن کتب میں افشا ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی الٰہیہ پر اسکے تقویت
دینے والے مضامین کو بتلا کر دعویٰ محمدؐ کو ثابت کریں دوم اگر اُمتِ محمدؐ کہے سریکھا فرقان فی الحقیقت
توریت و انجیل کو منسوخ کرنے کے لئے خدا کی وحی حقیقی ہو تو محمدیان یا انکے مرشدان اِس بات کے ثبوت
میں محمدؐ مصطفےٰ کا اظہار دکھلا کے انکے دعوے کو استوار کریں ہم اُن سوالاتِ معقول و منقول کے
جواب کے منتظر ہیں اور ظاہر ہے کہ وے جواب پہنچانے تک مدتِ مدید لگیگی کیونکہ اگر انکو سوالِ
اول کا جواب دینا ممکن ہو تو سوالِ دوم میں بالکل لاچار ہونا پڑیگا برعکس اسکے اگر وے سوالِ
آخر کا جواب پہنچا سکیں تو البتہ سوالِ اول میں لاجواب ٹھہرینگے القصہ یہہ مقدمہ اثبات ہے کہ
اُن سوالات میں پہلے نہ پچھلے کا جواب پہنچا سکیں اِز بس باعث انکو اِس بات سے راضی ہونا ضرور
پڑا کہ فرقان کہلاتا نسخہ جو سالِ ہجری سے انکے باپ دادوں کو فریب دیا ہے سو کتابِ جعلی و مہلک
ٹھہرے بلکہ اسکا مصنف عینِ نبی ناحق مشہور کیا جاوے۔

اب ہمارے چھہ بابِ سابق میں داخل کئے گئے ہیں سو دلایلِ معقول
سے ہمکو نیچے آنیوالے تین مقدموں کو ٹھہرانا لازم پڑتا اُن مقدمات کو ناظر کے غور و تامل کے لئے

لہذا اسے فی مبین ہم مناسب جانتے کہ سلاست و صفائی کی خاطر ہر ایک کو تین جدے جدے مقالے میں تقسیم کریں

مقدمہ اول

۱۔ محمد مصطفیٰ اسباب سے آگاہ ہو کر کہ توریت و انجیل اتنے معجزات عظیم کے ساتھ دئیے گئے تھے بلکہ اتنے پیشگوئیاں انصرامی سے قایم کئے گئے تھے کہ انکی الہامیت کسی صورت سے انکار نہ کی جا سکتی سو ان کتب کے اصل و سند الہی کو علانیہ اقرار کرنے سے اپنا آغاز کار کرتا ہے۔

۲۔ محمد اپنے دعوے و نسخے بے سند کو توریت و انجیل کے تعلیمات الہی سے نسبت دینے کی خاطر مشہور کیا کرتا کہ فرقان کے علیحدہ علیحدہ سورے خدا کے وحیان حقیقی ہو کر خصوصاً کتب الہامی کو قایم و اثبات کرنے نازل ہوے تھے۔

۳۔ پس محمد مصطفیٰ اپنی امت کی اس روایت باطل کہ ان فرقان تعلیم توریت و انجیل کو منسوخ کرنے آیا سو بالکل و انہ رکھتا۔ لہذا محمدیوں کی وہ روایت صرف دلیل قطعی نہیں ہے کیونکہ وہ فرقان کے مضامین سے تمام و کمال جاہل ہیں بلکہ ثابت کرتی کہ کل فرقہ حماقت کو کام فرما کر ایک کتاب بے ربطی بار اٹھا کر کبھی آزمایش نہیں کئے ہیں بھروسا کرنے سے اپنے ارواح لا یموت کو خطر دوزخ میں ڈالتے ہیں

مقدمہ دوم

۱۔ محمد توریت و انجیل کی الہامیت کو قبول لینے کے باعث ہم ان کتب کے وسیلے سے پہنچی ہوئی تعلیم نجات کو تحقیق کرنے کی خاطر بہ ہشیاری تمام تلاش کرتے ہیں پس کیا دیکھتے کہ ابتدائے

دُنیا سے قربانیاں بزرگان و سموئیل خون الوده موسے و پیشگوئیاں انبیا و مسایل حواریان بالاتفاق

گواہی دیتے کہ نعمتِ نجات قربانی الہی کے وسیلے سے ہی اگر صاف پوچھے تو نجاتِ انسان فرزندِ خدا کے

کفارے سے قایم ہے

۲- محمد بجرات تمام فرقان کے باب میں یہ دعویٰ کرنے سے کہ توریت و انجیل کو قایم کرنے آپہنچا

ہم فرزندِ خدا کی نجات پر اس کتاب کی تقویت دینے والے مضمون کو تحقیق کرنے کی خاطر محنت

تمام تلاش کر دیکھیں پر کیا دیکھتے ہیں کہ فرقان نجاتِ مذکور کو تقویت دینے کے عوض صرف

گستاخی سے انکار کرتا نہیں بلکہ تازہ اشتہار دیکر ٹھہراتا کہ نجاتِ انسان ایمانِ محمد پر متعلق ہے

۳- پس محمد توریت و انجیل میں افشا کی گئی ہی سو نجاتِ اصلی الہ کو تقویت نہ دیکر گستاخی تمام

انکار کرنے سے اپنے تئیں بشرِ لا الہام و نبی ناحق ٹھہرایا ہی علاوہ اپنے توریت و انجیل کے انکار

کرنے والے نسخے کو اُن کتب کا قایم و اثبات کرنے والا کہلا کر شوخی و بیشرمی تمام دروغ کو

مشہور کیا ہی

مقدمۂ سوم

۱- محمد اوپر گذاری گئی سو شہادت کے مطابق بشرِ لا الہام و فریبی ہموطنان و نبی ناحق ٹھہرنے سے

واضح ہی کہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب نجاتِ انسان کے واسطے رہبرِ کامل الہ نہیں ہے

۲- برعکس اسکے توریت و انجیل بہ کثرت معجزات دیئے جانے و بہت سے پیشگوئیاں الہامی سے

قایم ہونے بلکہ خود محمد کے اقرارات سے کتبِ الہامی ٹھہرائے جانے سے واضح ہی کہ وے ہی مقدس

اسمِ نجات میں اولادِ آدم کی ہدایت کے لئے خدا کا رہبرِ کامل ہیں

۳۔ پس قرآن باوجودیکہ مقدمۂ اہم نجات میں رہبر کامل الٰہ نہیں ہے تاہم محمد مصطفےٰ سے خدا
کے رہبر کامل کی شہادت سہواً رہ گیا ہے۔ لہٰذا رسالۂ ثلثۃ الکتب کے صفحوں میں داخل کی گئی ہے سو
شہادت سے روبروے محمدیان صرف کتاب جعلی نہیں بلکہ ارواحِ انسان کے لئے تعلیم مہلک
ٹھہرایا گیا ہے۔

ساتواں باب

بادشاہتِ محمدی کے عروج و وسعت کو ظاہر کرنے کی خاطر دانیال نبی پر
نازل ہوئی تھی سو پیشگوئی عمدہ کے باب میں در ثبوت کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کو صرف
کلیسۂ مسیح کی ریاکاری و بدعتی کی سزا میں بلائے شدید کے سر پر کھا آزدیا۔

اِس رسالے کے پہلے باب میں بتلایا گیا کہ محمد مصطفےٰ خود الہامیتِ توریت کو قبول کرنے کے بعد بلکہ تناسخ تمام اسکی تعلیم و پیشگوئیوں کو اِنکار کرکے اپنے تئیں شارِ الہام ٹھہرایا ہے بلکہ دنیا آخر ہونے تک دِلِ انسان کو فرقان کی نا راستی پر دلیلِ قطعی پہنچایا ہے۔ دوسرے باب میں کھلایا گیا کہ محمد مصنفانِ انجیل کی معتبری کو اقرار کرنے سے نہ عمداً بلکہ سہواً انجاتِ مسیح پر یعنی وہ نجات جو ازراہِ قربانی و خون بہنے کے ہی سو گواہ بنا ہے تیسرے باب میں محمدیوں کی وہ روایتِ طفلی و بے دلیل کہ توریت و انجیل تغیر و متبدل ہو گئے ہیں جس سے وے اُن کتب کی حقارت و غفلت کرکے اپنی حرکت کو روا رکھتے ہیں سو بے سند ٹھہر کر رہ گئی ہے چوتھے باب میں اللہ تعالیٰ کی انصافِ بلا تغیر بسبب جسکے نجاتِ انسان کے لئے شریعت کو کفارہ عوضِ بخششِ عصیان پہنچانا

ضرور تھا ثابت ہو کر مستحکم کی گئی ہی پانچویں بابمیں ابتدائے دنیا سے مسیح کی الوہیت و جسمیت
و موت و کفارے و آسمان پر جانے کے بابمیں نازل ہوئے تھے پیشگوئیاں مخصوص تفصیلوار بیان ہو کر
ناظر کے روبرو گذارے گئے ہیں اور چھٹویں باب میں مسایل نجات جیسا ہدایت انسان کے لئے توریت
و انجیل میں افشا ہوئے ہیں بشرح اختصار و صافی تمام تحریر کئے گئے ہیں بلکہ تعلیم فرقان اُن سے
رکھتی ہی سو کمال اختلاف فاش ہو کر رسوا کیا گیا ہی اب ہمارے ناظرین محمدی کی منفعت کے
لئے ایکہی کام باقی رہتا کہ ہم اللہ تعالے بادشاہت اسلام کو بلکہ اسکے شروع میں وہ روے زمین پر
پائی سو غلبۂ عجیب کو کس سبب سے آنے دیا سو بتلاویں خدا ہماری شہادت کے اس حصۂ مخصوص پر
اپنی برکت عظیم عنایت فرماوے تاکہ ہر ایک متلاشی حقیقت کو فایدہ بخش ہووے۔

ہمارے برادران محمدی اپنے باپ دادوں کی عادت کے مطابق
کچھ بھی دریافت کے سوائے اسلام کو نعمت الٰہی بلکہ روئے زمین پر بھی سو مذہبوں میں مذہب راست
سمجھکر بمغروری تمام اپنے تئیں بزرگ تصور کئے ہیں ہاں وے ایسے مذہب سے جسکے تعلیمات دریافت
میں اگر فقط مجموعۂ مختلفات* ثابت ہوتے ہیں سو فریب پاکر صرف بیان سے نہیں بلکہ قلم سے بھی اپنے
ہم جنس پر فضیلت کئے ہیں الغرض خدا تعالے کے کلام الہامی سے انجان ہو کر اب تک یہہ گمان
کرتے ہیں کہ اسلام ایسی نعمت عظیم ہی کہ اس سے زیر آسما موجود ہی سو دوسری کوئی چیز مقابلہ نہ کیا جا سکتی
درین حالت اسباب سے واقف ہونا کہ وہ مذہب جسے وے اور انکے بزرگان ایسا عمدہ ٹھہراتے ہیں

* چنانچہ فرقان ایک جلے میں بدی کا حکم کرتا دوسری میں زنا کی اجازت دیتا اور ایک موقع میں
نیکی کرنے کا فرمان ٹھہراتا دوسرے میں انتقام لینا روا رکھتا۔ وغیرہ۔

صرف وے زمین پر نازل ہوئے ہیں۔ وبلیات میں بلائے شدید ترین ہے البتہ انکے لئے مقامِ تاسّف ہوگا۔

لیکن جو ہیکہ مذہب کو دُنیا میں نمو ہونے کے ۱۵۰۰ سال پیشتر وہ بات بصفائی تمام دکھلائی گئی تھی اور دیکھو کہ اسکے بابمیں موجودی پیشگوئی دانیال نبی کے وسیلے سے پہنچی اور یہہ وہی تھی ہی جو مسیح کے صلیب پر کھینچے جانیکا وقت بصحتِ تمام فاش کیا تھا۔ پس گو یہہ پیشگوئی ضرور تا فخرِ اسلام کو توڑنے والی ہوگی تاہم اگر پیشگوئیانِ سابق کے ساتھہ محمدیوں کو دانائی پہنچاوے تو انکے لئے فُرقان یا دھرم ہلاک کرنے والے نسخے سے زیادہ فایدہ بخش ہوگی

ہم اپنے ناظرینِ محمدی کو اس پیشگوئی عجیب کی طرف رجوع کرنے کے آگے چاہئے کہ وے اسباب سے آگاہ ہوویں کہ کلامِ خدا صاف صاف بتلاتا کہ خداوند صرف بادشاہی سماوی نہیں کرتا بلکہ دُنیا کے سلطنتوں پر بھی حکومت رکھکر ہرایک کے حدود و قدرت و قیام کو مقرر کرتا۔ جو ہیکہ اُسکی یہہ حکمرانی کارپردازانِ دینوی و عام کے وسیلے سے عمل میں لائی جاتی ہے یہانتک کہ چشمِ انسان کو نظر آتا کہ اللہ تعالےٰ بند و بست دُنیا میں کچھہ علاقہ نہیں رکھتا ہے لیکن فی الحقیقت اسکے انتظامِ پروردگاری قدرتِ غیبی کے زور سے کارپردازانِ ملک کو رکوا سکتا بند رکھتا یا آزاد کرتا کہ اُسکا مقصد یہہ یقینی تمام بلکہ وقتِ مقرری میں انصرام کو پہنچاتی ہے علاوہ خدا اپنے سارے ارادوں کو پیشبینی کرنے بلکہ انکو عمل میں لانیکی خاطر قدرتِ کامل رکھنے سے کوئی حادثہ سیکڑوں بلکہ ہزارہا سال وقوع میں آنے کے آگے بصحتِ تمام انبیاؤں کے وسیلے سے ظاہر کرتا ہی پس دانیال نبی روح القدس کی عنایت سے نعمتِ الہام پاکر خدا زمانہ آخر میں ٹھہرایا تھا سو مُقدمے کو مشہور کرنے تعین ہوا۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگرچہ خداوند اورواح انسان کے فتوے کو
قیامت تک موقوف رکھتا تاہم دنیا قایم رہی تک اپنے بلیاتِ شدید کو نازل کرنے سے اقوام
و بادشاہتوں کے بدیوں کا بدلہ لیتا ہی خداوند کلامِ الہام میں دکھلایا ہی کہ یہ بلیات جنگ و
جدل و وبا اور قحط میں اور جلدی یا دیری سے اقوام کے گناہوں کے واسطے نازل ہوکر خواہ
انکو عاجز ٹھہرائینگے یا بالکل نیست و نابود کرینگے پس اگر خدا دنیا کے بادشاہتوں پر حکمرانی کرکے
بدی اقوام کے واسطے سزا نازل کرتا تو یقین ہی کہ کلیۂ ظاہری مسیح پر بھی حکمرانی کریگا۔ علاوہ
جیسا دنیا میں ہی ویسا ہی کلیۂ ظاہری میں بھی واقع ہوتا ہی یعنے خدا ریاکاریوں و جھگڑوں کے سبب
بلکہ حقیقت الجبیل کی صحت سے کم و بیش برگشتہ ہونیکے لئے اپنے بلیاتِ شدید کو پہنچاتا ہی۔ لہذا
خدائے غیب دان پیش بینی کرکے کہ زمانہ مسیح سے لیکر چھٹویں صدی کے آخر میں کلیۂ ظاہری مسیح
ریاکاروں و بدعتوں و ضلالتوں سے معمور ہو جایگا سو ۱۱۵۰ سال کے قبل دانیال کو اپنا نبی ٹھہرا
کر آپ اس کلیۂ بدعتی پر کیسی بلائے شدید آنے دیگا سو دکھلانے بھیجا۔ یہہ بلا خدا کے سارے بلیات
کے سر پر تھا جب وہ عرصہ دراز گستاخی سے چھیڑا گیا ہی سو نہایت شدید بلکہ بہت طول طویل ہوتا
تھا۔ اس سے کلیۂ ظاہری مسیح ویران ہونا و ظلم سہنا بلکہ اکثر مقاموں میں بالکل نیست و نابود
کیا جاتا تھا۔ اس سے بھی مسیحیانِ ظاہری مختلف واسطوں سے تباہ ہوتا تھا ایکنو صلح سے
دوسرا سبب سے اُس سے بھی شہزادہ کلیۂ خود بے عزت کیا جاتا بلکہ اسکی پرستش اکثر مقاموں
میں موقوف ہوتا تھا۔ پس یہاں کیسی بلائے مہیب موجود تھی کلیۂ مسیحی کی ریاکاری کے سبب سے
کیسی بلائے شدید ٹھہری اگر ناظر پوچھے کہ یہہ کیا بلا تھی تو ہم جواب دیتے ہیں کہ اسلام تھا بے شک

مذہب مفخر اسلام صرف ملاے تہیب ہی جو خداوندکلیہ ظاہری مسیح کے گناہ کے باعث آنیے ذکر
پھر وقت مقرری مین نیست ونابود کریگا سو ظہر محمدی کو باور کرنا نہایت مشکل ہوگا۔ اما گو کہ
یہہ بات محمدیوں کو باور کرنا بالکل مشکل ہووے تاہم عین صحیح ہی جب اوسے نیچے آنیوالی پیشگوئی
کو بہوشیاری تمام آزمایش کرنے سے قایل ہو سکتے۔

مقدمہ عجیب جو ہم اپنے ناظرین کے روبرو گذرا چاہتے ہیں سو
رویت کے وسیلے سے دانیال نبی کو فاش ہوئی لیکن عقل دانیال اسکی تعبیر کے لئے کفایت نہ کرنے
سے فرشتہ جبرایل کو حکم ہوا کہ جا کر اسکو تفصیلوار بیان کرے لہذا یہہ پیشگوئی توریت کے صفحوں
پر حرف الہام الہی سے لکھی گئی نہین بلکہ یہہ فضیلت رکھتی کہ اسکے ساتھہ تعبیر الہی بھی موجود ہے
ازین باعث ہم مناسب جانتے کہ اولاً رویت کو اسکی تعبیر کے ساتھہ لفظ بلفظ لکھین تاکہ
ناظر اسکو ملاحظہ کرنے سے نیچے آنیوالے بیان کے واسطے مستعد ہووے چنانچہ کتاب دانیال
کے ۸ باب کے شروع مین نیچے دکھلائے گئے سے یکھا تحریر ہی

رویت دانیال نبی

بعد اسکے جو شروع مین مجھے نظر آیا تھا اور مین رویت مین مشاہدہ کیا اور یون ہوا کہ جب مین
مشاہدہ کیا مین سوسن کے محل مین تھا جو صوبہ عیلام مین ہی اور مین رویت مین دیکھا کہ مین
نہر اولائی کے کنارے پر ہون تب مین اپنے آنکھین اٹھا کے نظر کیا اور کیا دیکھتا ہون کہ نہر کے آگے
ایک مینڈھا کھڑا ہی جسکی دو شاخین تھین اور اسکے دو شاخین اونچی تہین لیکن ایک دوسرے سے

بڑی تھی اور بڑی تھی آخر اُٹھی میں مینڈھے کو دیکھا کہ مغرب و شمال و جنوب طرف ریلتا تھا یہاں
تک کہ کوئی جانور اسکے سامھنے کھڑا نہ ہو سکا نہ کوئی بھی اسکے ہاتھ سے چھڑا سکا پر وہ اپنی مرضی
کے مطابق چلا اور بزرگ بنا۔ اور میں غور کر رہا تھا کہ دیکھو ایک چھیلا مغرب کی طرف تمام روے
زمین پر آیا بلکہ زمین کو نہ چھوا اور چھیلے کے دونو آنکھوں کے بیچ ایک نادر شاخ تھی۔ اور وہ اُس دو
شاخ والے مینڈھے کے پاس جسے میں نہر کے سامھنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنی قوت کے قہر سے اُسپر
حملہ کیا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب آ پہنچا اور اُسپر خشمناک ہوا اور مینڈھے کو مارا
اور اسکے دونو شاخیں توڑا اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اسکے سامھنے کھڑے سو وہ اُسے زمین
پر گرا دیا اور کُنھد لا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈھے کو اسکے ہاتھ سے چھڑا سکے۔ اسلئے چھیلا نہایت
بزرگ ہوا اور جب قوی بنا تو اسکی بڑی شاخ ٹوٹ گئی اور اسکی جگہہ نادر چار شاخیں آسمان
کی چاروں ہواؤں کی طرف اُٹھیں اور انمیں ایک سے ایک چھوٹی شاخ اُٹھی جو جنوب اور مشرق
اور زمینِ پسند کی طرف بے نہایت بڑھ گئی اور وہ آسمان کے لشکر تک بڑھی اور اُس لشکر اور
ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرا دیا اور اُنھیں کُنھد لیا ہاں وہ اپنے تئیں اُس لشکر کے شہزادے
تک بلند کیا بلکہ اُس سے دائمی قربانی اُٹھائی گئی اور اسکے مکانِ مقدس گرایا گیا۔ اور معصیت کے
سبب سے اسکو دائمی قربانی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حق کو زمین پر گرا دیا اور وہ عمل کیا
بلکہ کامیاب ہوا۔

یہہ وہی رویت عجیب ہے جو روح القدس کی قدرت سے دانیال نبی کو نظر آئی لیکن
دانیال کو اسکی تعبیر کرنے کے لئے لیاقت نہ بخشی گئی شاید اسکا وجہ یہی تھا کہ خداوند نہایت

دو چیندا کے وسیلے سے آپ آئندہ وقوع میں آنے والے حادثے پر لیل استوار ٹھہرا دے پس انبیاں رویت کی معنی کو نکالنے کی خاطر قدرت نہ رکھنے سے فرشتہ جبرائیل اسکی تعبیر دینے بھیجا گیا۔ اسکا بیان باب مذکور کی ۱۹ آیت میں پایا جاتا اور نیچے دکھلا کے لکھا ہے۔

تعبیر جبرائیل

اور وہ کہا کہ دیکھ میں تجھے سمجھاؤنگا کہ قہر کے آخر میں کیا ہوگا کیونکہ وقت معین میں اسکا آخر ہوویگا وہ دو شاخ والا مینڈا جسے تو دیکھا سو مادا اور فارس کے بادشاہ ہیں اور وہ بال والا چھیلا یونان کا بادشاہ اور بڑی شاخ جو اسکے آنکھوں کے درمیان ہے اوسکا پہلا بادشاہ ہی اور چونکہ اسکے ٹوٹنے پر اسکی جگہہ میں چار کھڑے ہوئے سو اس قوم میں سے چار سلطنتیں اُٹھینگی لیکن اسکی قوت کے برابر نہیں اور انکے سلطنت کے آخر میں جبکہ عاصیان حد تک پہنچینگے تو ایک بادشاہ تندچہرہ و تاریک فقروں کا سمجھنے والا اٹھیگا اور اوسکی بڑی قدرت ہوگی پر اپنی ہی قدرت سے نہیں اور وہ عجیب طرح سے ہلاک کریگا اور بخت آور ہوگا اور عمل کریگا اور زور آور و مقدس لوگ کو ہلاک کریگا اور اپنی چترائی سے دغابازی کو اپنے ہاتھہ میں کامیاب کر اُٹھیگا اور وہ اپنے دل میں مغرور ہوویگا اور صلح سے بہتوں کو ہلاک کریگا وہ شہزادہ شہزادوں کے مقابلے میں اُٹھہ کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلہ دست کے شکست پاویگا۔

اب رویت کی تعبیر الٰہی کے ساتھہ لفظ بلفظ گذاری گئی ہی ناظرین محمدی اس الٰہی کی معاونت سے جبتک کہ ہم پیشگوئی کو تقسیم کر کر اسکی ہر ایک بابت پر تھوڑا سا بیان کرینگے ہوشیاری تمام متوجہ ہو جئے۔ اولاً اُس مینڈے کے باب میں جو دانیال نے رویت میں دیکھا تھا

فرشتہ جبرائیل بیان کرتا کہ اُس سے مراد یہی ہے یعنے مادا و فارس کی بادشاہت متحد اُن بادشاہوں کے
اتفاق کو بتلانے کے واسطے وہ مینڈا دو بلند شاخ رکھتا تھا مگر ایک دوسرے سے اونچی تھی
بلکہ وہ جو بلند تر تھی آخر اُٹھی اُن دو شاخ میں تیسری شاخ سے بادشاہت فارس مفہوم ہوتی
ہی کہ یہہ گو کہ دوسرے سے تھوڑے وقت کے بعد نام آور ہوی تاہم اُن دونوں میں بزرگتر تھی یہہ
بڑے مینڈے کا مغرب و شمال و جنوب کی طرف سینگ دکھلانا کہ اُس عرصے میں جو اللہ تعالی سلطنت
مذکور کے غلبے کے لئے ٹھہرایا تھا اقوام مادا و فارس کے تسخیرات کس طرف سپرد کئے جاویں اور دیکھو
کہ عرصہ مقدر تمام ہونے تک کوئی شاہ بادشاہان ایران کی قدرت سے مقابلہ نکر سکتا تھا

ناظر محمدی ثانیا دیکھا چاہئے کہ اُس بڑی سلطنت کی بزرگی
کے واسطے وقت مقدر تمام ہوتے ہی اُسکی کُلی غلبہ کرنیوالی قدرت دفعتاً موقوف ہو کر بادشاہت
بالکل تباہ ہو گئی اُس امر کے انصرام کو پہنچانے کے واسطے خداوند وہ بڑا چھیلا جسکے آنکھوں
کے درمیان مذکور نادر شاخ تھی مینڈے سے مقابلہ کرنے مقرر کیا اور فرشتہ جبرائیل بیان
کرتا کہ اُس چھیلے سے مراد یہی ہے یعنے بادشاہت یونان اور نادر شاخ جو اسکے آنکھوں کے بیچ تھی
سو سکندر ذو القرنین اُسکا بادشاہ اول ہی یہہ چھیلا مغرب طرف سے نکلکر تمام روئے زمین
پر آیا بلکہ زمین کو نہ چھوا جس سے سکندر ذو القرنین کی شتابی سے دنیا کو تسخیر کرنیکا صاف
صاف مفہوم ہوتا چنانچہ وہ چھہ برس کے عرصے میں دنیا کے اکثر ملکوں کو تسخیر کرکے اسکی فتحمندی
کے ہر ایک مخالف کو باآسانی تمام شکست دیا علاوہ وہ آپ بھی آغاز جوانی یعنے ۳۳ سال
کی عمر میں مرگیا اگر اس اقبالمندی عجیب کا راز دریافت کریں تو خود سکندر کے نیچے آنیوالے

اظہار سے معلوم ہوگا چنانچہ جب وہ نزدیک ہوئے سردار امام کا استقبال کر کے سجدہ کیا اُسکے سرداران
لشکر اپنے شاہِ عظیم کی اِس حرکت کے باعث تعجب کرنے سے وہ اُنکو جواب دیا کہ جب مین اپنے ملک سے روانہ
ہونیکے آگے یا دشاہتِ فارس کی تسخیر کی فکر مین تہا تب ایک شخص سردار امام کی سی صورت بلکہ اُسکے جُبّے کا
سا جُبّہ پہنا ہوا مجھے خواب مین دکھائی دیکر تاکید کیا کہ مین آسیا مین اپنے سارے منصوبوں کو بجرأت تمام
بجالاؤن کیونکہ مین البتہ کامیاب ہوجاؤنگا اِسی باعث مین سردار امام کو سجدہ کیا اِس عجیب حال سے ہمارے سامنے
پیشگوئی سے قضائے الٰہی معلوم ہوتی ہے پس اُس بکرے جھیلے کا مینڈہے پر دوڑنا اور اُسکے دو سینگون
کو توڑنا اور اُسکو زمین پر گرا دینا بادشاہتِ فارس کی تسخیر و تباہی کو دکھلا کر غلبۂ بادشاہتِ یونان کو
ظاہر کرتا ہے

ناظرِ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہئے کہ جھیلا مینڈہے کو گرا دیکر نہایت بزرگ ہو گیا اور
جب قوی بنا اُسکے آنکھوں کے بیچ میں تھی سو بڑی شاخ ٹوٹ کر اُسکے عوض نادر چار شاخین آسمان کی چار
ہواؤں کی طرف اُٹھین جبرائیل اُسکا یون بیان کرتا بڑی شاخ یونان کا پہلا بادشاہ ہی اور وہ ٹوٹکر اُس
قوم مین سے چار سلطنت قرار پاوینگے لیکن بادشاہتِ اول کی سی قدرت نہ رکھینگے پیشگوئی کے
اِس حصے پر تواریخ بہت سی آگہی دیکر بتلاتی کہ سکندر دُنیا کے بہت ملکوں کو فتح کر کے خواہ کثرتِ عیش سے خواہ
یا زہر سے ہلاک ہوا وہ مرتے وقت سلطنت کے قائم مقام کو تعین کرنے سے باز رہکر اُن لوگوں کو جو اُسکا زیر
حکم تھے بہم پیکار ہونے کا موقع دیا غرض یونانی سلطنتِ عظیم بہت سے صوبوں میں تقسیم ہو کر تھوڑے
عرصے مین سکندر کے چار بڑے سرداروں کے زیرِ حکم آئی چنانچہ لیسمکس شمال کا متصرف ہوا تالیمیوس بادشاہ
جنوب ٹھہرا کسندر الملکِ مغرب بنا اور سیلوکس نکیٹر سلطانِ مشرق ہو گیا ایسا ہوا کہ خدا قدیم سے ٹھہرایا تھا

سو مقدمہ انصرام کو پہنچا بلکہ دانیال نبی پر نازل ہوئی تھی پیشگوئی پوری ہو گئی

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہیئے کہ دانیال رویت میں دیکھا تھا

چار شاخوں میں ایک سے ایک چھوٹی شاخ اُٹھی اور وہ اگرچہ شروع میں بالکل چھوٹی تھی تاہم جلد بڑھنے لگی بلکہ پیشگوئی کے آخر مذکور میں سارے عجوبات کو عمل میں لائی جبرائیل رویت کے اُس مخصوص حصے کی تعبیر کر کے چھوٹی شاخ کی نمواری کے بابمیں پیچھے آنیوالے وجہ اہم کو بتلاتا یعنے اُن چار سلطنتوں کے آخر میں جب عاصیاں حد تک پہنچینگے تو ایک بادشاہِ تُند چہرہ اور تاریک فقروں کا سمجھنے والا اُٹھیگا اور اُسکی قدرت بڑی ہوگی پر اپنے ہی قدرت سے نہیں یہہ چھوٹی شاخ سکندر کی سلطنتِ عظیم کے ٹوٹنے پر قرار پایے چار سلطنتوں میں سے سلطنت جنوبی میں (یعنے بادشاہتِ تالمیوس جسمیں مغربی عربستان مشتمل تھا) سے عروج پائی اور خدا اُس چھوٹی شاخ کو جو آخر شش فرنیا میں الیسارنج پہنچا تھا کس سبب آنے دیا سو جبرائیل کی تعبیر سے صاف معلوم ہوتا ہے

الغرض عاصیوں کا بڑھنا و حد تک پہنچنا اُسکا وجہ حقیقی تھا اگر صاف پوچھے تو خداوند کلیسۂ ظاہری مسیح کی ریاکاری پر اُبھر اُکر اِس حادثے کو بلائے شدید کے سبب کیا آنے دیا۔ اِس چھوٹی شاخ کی نمواری کے واسطے کوئی وقتِ مخصوص نہیں دکھلایا گیا فقط یہہ کہ بادشاہاتِ مذکورہ کے آخر میں جب عاصیان حد تک پہنچینگے تو ظہور میں آویگی مگر کلیسۂ مسیح کی تواریخ بتلاتی ہے کہ چھٹویں صدی کے آخر میں صرف دنیا کے مشرقی حصے میں نہیں بلکہ مغربی حصے میں بھی کلیسۂ مسیح نہایت غیر مقدس و مکر آمیز و بدعتی ہو گیا تھا لہٰذا خدا تعالیٰ ٹھہرایا کہ چھوٹی شاخ سے دکھلائی گئی سو یہی بادشاہت کو وقوع میں آنے دیوے تاکہ اُس کلیسۂ ظاہری مسیح کی ریاکاری و بدی جس سے اُسکا اسمِ اعظم و حقیقتِ انجیل نہایت بے عزت کی گئی تھی سزا دے

پہنچاوے پس ہمیشہ یاد رکھا چاہیے کہ خداوند خصوصاً گناہ پر بلکہ رعد ارنازل کرنے کے لیے چھوٹی
شاخ اور اسکی نحتاوری کو جا بگیر ہونے دیا۔

ثانیاً ناظر محمدی چھوٹی شاخ سے دکھلائی گئی بادشاہت کے
عروج کے باب میں جبرائیل کیا کہتا ہے ہوشیاری تمام لحاظ کیا چاہیے چنانچہ بادشاہ تُند چہرہ و تاریک
فقروں کا سمجھنے والا ناگہاں کھائی دینے سے وقوع میں آتا تھا۔ توریت و انجیل میں تاریک و نور استعارتاً
حقیقت و ضلالت کے واسطے مستعمل ہیں لہذا یہہ بات یعنے تاریک فقروں کا سمجھنے والا کہی گئی تو
اُس سے مراد یہی ہے یعنے ایک شخص جو انسان کے فریب کے واسطے غلط اور جھوٹے مسایل کو ایجاد کرنے میں
لیاقت کامل رکھے یہہ علامت بصاف تمام خود بنا ہوا نبی عربستان کی طرف اشارہ کرتی بلکہ تواریخ
دنیا میں مذکور ہے سو دوسرے کوئی شخص سے منسوب ہو سکتی کیونکہ کل تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جو اِس
علامت مخصوص او پیشگوئی میں مذکور ہیں دوسرے سارے علامتوں سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ
محمد اصلاً بادشاہ نہیں مگر فقط ساکن مکہ اور قریش کہلاتی ہے سو قوم کا رکن مفلس تھا مگر گستاخانہ تاریک
فقروں کو ایجاد کرنے و بہ استقلالی تمام قادر مطلق کے وحیوں کے سر رکھا جاہل عربوں میں شہرت دینے سے
اپنے تیں بادشاہ عربستان بنایا اُن واسطوں سے اپنے تیں مرتبہ شاہی کو پہنچا کر ایک آن اپنے نفس قابل کے تیں باز
نہ رکھکر ہر ایک قابو سے سنگدلی تمام اُن لوگ کے تئیں جو فرقان کے تاریک فقروں کو رد کرتے تھے سو قتل کیا پس
ہم دوہرا کر کہتے ہیں کہ سوا محمد کے کل تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جو ہر ایک بابت میں جبرائیل کے بیان سے مشابہت
رکھتا ہے یہہ وہی شخص ہے جو تاریک فقروں کو ایجاد کرنے سے اپنے تیں قدر شاہی کو پہنچا کر روے زمین
پر مذہب و بادشاہت تازہ ٹھہرایا کون سا عرب ہم پوچھتے فرقان کے تاریک فقروں کے بغیر خاندان قریش کا

اُس کِن کے واسطے تلوار ننگی کیا ہوتا۔ کَون سے اقوام و خاندانِ عربستان اُن تاریک قرون سے قریب پانیہ
تک مصطفٰے صاحب بادشاہ بنانے کی خاطر اپنا خونِ جگر مفت دیئے ہوتے۔ مگر ایسے سوالات کو اَور تھوڑا
طول طویل کریں۔ اِس ہم پوچھتے کیا چیز تھی جو دلِ عرباں کو مشتعل کرکے افواجِ خلفا کو روئے زمین
پر بھیجنے کا سبب ہو گئی۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک نہیں تھی جو ناحق یہ سکھلاتی کہ ضلالتِ اسلام
کو پھیلانے کے واسطے جنگ میں جان دینا خود بخود دخلِ بہشت کے لئے نیکی کافی ہی۔ کیا چیز تھی جو مسلمانانِ
اصلی کے دل میں دوسرے سب فرقوں پر ایسا نفرت و کینہ و بے رحم پیدا کی کہ وے انکے ستانے میں لوٹ کھسوٹ
کو نیکی و خون کو بندگی خدا گنتے تھے۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک نہیں تھی جو حرص و کینہ و شہوت کو
جو ہوائے نفسانی میں بدترین ہیں سو جائز رکھتی تھی۔ کیا چیز تھی جو اُس جو انمردی و بے پروائی زندگی کو
پیدا کی سبب جسکے ترک سوارانِ اصلی اسلام معرکے میں بالکل لاشکست ہوتے تھے۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک
نہیں تھی جو وعدہ کیا کرتی کہ وے مسلمانان جو یہود و عیسویوں و بت پرستوں کو قتل کرنے بلکہ اُنکے بیبیوں
اور بیٹیوں کو خراب کرنے میں اپنے شریکوں سے سبقت لیجاتے تھے بہشتِ محمدی میں مرتبہ بزرگتریں
پاویں۔ آخر ہم پوچھتے ہیں کہ فرقان کی تعلیم تاریک سے جاری ہی سو تاثیر کے بجز کیا چیز تھی جو خلفائے
محمدؐ کو روئے زمین پر قاموسِ مغربی سے مشرق میں گنگا ندی تک دستِ ستم دراز کرواتی تھی۔ ہم اُن
سوالات کے جواب کے منتظر ہیں۔ منصف کو خوب معلوم ہی کہ توریت کے چند مفسرین پیشگوئی
کو بادشاہِ انتیاکس ایپیفنیس سے جو تھوڑا وقت یہود پر بڑی زبردستی کیا منسوب کرتے ہیں
مگر یہ تاویل بالکل غیر مناسب ہی کیونکہ بادشاہتِ انتیاکس سکندر کی سلطنت سے قرار پائے چار
سلطنتوں میں بادشاہتِ مشرقی تھی نہ بادشاہتِ تازہ جو اُن چاروں میں ایک سے عروج پائی

علاوہ انکے اُس آغاز سے نرا بادشاہ تھا اور کبھی خدا تعالیٰ کے نام پر تاریک فقروں کو ایجاد کرنے سے اپنے تئیں حالتِ مفلسی سے مرتبۂ شاہی کو نہیں پہنچایا مگر تعلیمِ تاریک فرقانِ محمدؐ کی بادشاہت کو ٹھہرانے اور شتابی سے پھیلانے اور آجکے روز تک قایم رکھنے کے لئے ابلیس کا وسیلہ مخصوص تھی پس ثابت ہو چکا کہ فرشتہ جبرائیل سے مشہور ہوا تھا سو شخص یعنے بادشاہِ تند چہرہ و تاریک فقروں کا سمجھنے والا محمدؐ ہی ہے

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہیئے کہ وہ بادشاہت جو چھوٹی شاخ سے بتلائی گئی ہے بادشاہِ تند چہرے کے ہاتھ سے عروج پا کر جلد بزرگ ہو گئی چنانچہ رویت میں دانیال نبی دیکھا کہ طرفِ جنوب و طرفِ مشرق و طرفِ زمینِ دلپسند بڑھا کرتی تھی جبرائیل اُس بات کی تعبیر یوں کرتا یعنے اُسکی قدرت بڑی ہوگی پر اپنی ہی قدرت سے نہیں پس دیکھو کہ بادشاہِ تند چہرے کی سلطنت کا جنوب و مشرق و زمینِ دلپسند کی طرف پھیلنا بادشاہتِ محمدؐ کے پھیلنے سے عینِ موافقت رکھتی ہے چنانچہ محمدؐ کے پہلے چھوٹے مہمات شہرِ مدینہ کی جنوب طرف بنی قریش کے مقابلے میں کئے گئے تھے جن پر تھوڑا سا غالب آیا میں بعد اپنے نفس کو نذر روک کر مدینے کے اطراف تھے سو آبادیانِ ہود پر فوج کشی کیا آخر شہرِ مکہ کو تسخیر کر بنی حوازن کو حنین کی لڑائی میں شکست دیا اُس وقت سے بنی قریش کو دینِ اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور کر کر وہ سارے عربستان میں ریاست حاصل کیا الغرض طرفِ جنوب قاموسِ ہند سے لیکر مشرق میں بحرِ فارس تک اقوام ایک آدھ کے سوا سب کے سب اُسکے دعوے کو قبول کر دینِ اسلام کے تابعدار ہوئے اب مرتبۂ شاہی کو پہنچ کر عربستان کے پیلیو جنگ کرنے کے لئے قدم مند ہوا پس ہرکلیوس نام شہنشاہِ قسطنطنیہ اُسکی قدرت کے حرص سے

اُسپر حملہ کرنے کی تیاری کرتا تھا سو سُنکے وہ بڑی فوج کو جمع کرکے مُلکِ شام پر فوج کشی کرنے لگا یہہ
فوج کُچھ مُقابلے کے بغیر شمال طرف مُلکِ یہودیہ یعنے زمینِ پسند کی حد تک بڑھ گئی بلکہ شہرِ یروشلم
سے تین منزل ایلیہ پہنچی ایسا ہوا کہ پیشگوئی میں ٹھہرائے گئے حدود بادشاہتِ محمدؐ پورے ہو گئے
جیسا لکھا گیا تھا کہ جنوب پورب شرق زمینِ پسند کی طرف بڑھ جاویگی محمدؐ کا عمل آخر یہی تھا یعنے بارہانی
مُلکِ شام کی حد میں فوج کشی کرنے کی خاطر لشکر کو تیار کرنا مگر اُس مہم کی کامیابی کو دیکھنے نہ پایا
کیونکہ فوج کوچ کو تیار رہی ہونے کے آگے پہلے بادشاہِ تندچہرہ و تعلیم تاریک کا مُصنف دانیال نبی اسکے حق میں
پیشگوئی کیا تھا سو سارے باتوں کو پورا کرکے خدا کی دار العدالت میں حاضر ہونے کی روانگی دینے گیا۔

ناظرِ محمدیؐ تانیا دیکھا چاہیے کہ اگرچہ اُس عروج پانے والی بادشاہت کا بانی
مر کر روئے زمین سے گذر گیا تھا تاہم اُسکی بادشاہت جو چھوٹی شاخ سے بتلائی گئی تھی آخر کو پہنچی
تھی وہ بلائے شدید جو کلیہً ظاہری مسیح کے گناہ کے واسطے ٹھہرائی گئی تھی سو محمدؐ کے ہاتھ سے
اصل پاکر اُسکے خلفا کی معرفت سے کامل کی جاتا تھا کہ دیکھو محمدؐ کا منصوبہ صرف یہہ نہیں تھا کہ حیات
میں اپنے تئیں بزرگ بناوے بلکہ موت کے بعد بے نہایت بزرگی کو پہنچاوے علاوہ وہ موت کے بعد اختیار
کیا تھا سو بزرگی کے انصرام کو پہنچانے کی خاطر حیات میں ہوشیاری تمام تدبیر کیا کرتا پس ناظرِ محمدیؐ
اُن دو باتوں کو بغور لحاظ کیا چاہیے اولاً محمدؐ موت کے بعد اختیار کیا تھا سو بزرگی کیا تھی دوم
اُسکے انصرام کی خاطر وہ حیات میں کتنی ہوشیاری سے کرتا تھا پیش بندی کس طرح پر تھی اولاً محمدؐ موت
کے بعد اختیار کیا تھا سو بزرگی یہی تھی یعنے کتبِ مُقدس کے حقیقتوں کو حقیر و ذلیل کرنے سے دُنیا قایم
رہے تک اپنے تئیں خاتم الانبیاء و شافعِ دُنیا ٹھہرانا وہ ایسا حوصلہ رکھتا تھا سو شہادتِ فُرقان

سے خوب ثابت ہوتا بلکہ اپنی حیات کے ۲۳ سالِ آخر میں بہوشیاری تمام اسکے بند وبست کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ ثانیاً اسکے اسی عوض صلہ بزرگ یعنی انصرام کو پہنچانے کے لئے اسکی پیشینگوئی ہی تھی یعنے اللہ تعالی کے نام پر بہت سے تاریک فقروں کو ایجاد کرنا جن میں کفرگوئی تمام توریت و انجیل کے حقائق مقدس سوا کئے جا کر جو جو تمہہ مو تمہہ مشہور ہو کئے گئے تھے نئے مسائلِ بزرگ یعنے تثلیثِ خدا و الوہیتِ مسیح و کفارۂ عصیان و نجات ازراہِ ایمانِ مسیح سب کے سب فرقان میں انکار و تمسخری کئے جا کر انکے عوض فضیلتِ محمدؐ و رسالتِ محمدؐ و نجات ازراہِ ایمانِ محمدؐ داخل کئے گئے تھے۔ محمدؐ کی پیشینگوئی مذکور کا ایک حصہ وہی تھا اور دوسرا ایک حصہ یہی تھا یعنے فرقان کے تاریک فقروں کی معرفت سے اپنی اُمت کو سکھلانا کہ اسلام سے منکر ہوتے تھے سو سارے لوگ کو کافر ٹھہرانا نیکی ہے اور اسلام کو پھیلانے کی خاطر جنگ کر کے قتل کرنا بھی نیکی ہے اور اسلام کی خاطر وے اپنی سرگرمی و نفرت قاتل سے ہلاک کرتے تھے سو لوگ کے مال و اموال کو ضبط کر لینا بھی نیکی ہے اور اسلام کی خاطر وے کرتے تھے سو جنگوں میں قتل ہوئے سو لوگ کے عورتوں و بیٹیوں و بہنوں کو خراب کرنا بھی نیکی ہے اور اسلام کی خاطر جاری تھے سو تاراج کرنے والے جنگوں میں وے جان بخشی کرتے تھے سو لوگ پر ظلم کر کے بہت خراج لینا بھی نیکی ہے آخرِ کار فرقان و تاکید رکھتا ہے سو ان سارے بدیوں کو عمل میں لانے کی خاطر قتل ہونا بھی نیکی ہے اور سب جو اس کام پر اپنی جان فدا کریں سو البتہ بہشتِ نفسانی✠ میں مرتبہ بزرگ کو پہنچیں۔ محمدؐ کی پیشینگوئی کا دوسرا ایک حصہ وہی تھا اور اسکا تیسرا حصہ یہی تھا یعنے آپ اپنی اُمت والوں کا سردار بنکر عادت و حکم سے خون و چوری و زناکاری میں جو سب گناہوں سے کبیرہ و زبون

✠ یعنی جسمیں نفسانیت و خواہشاتِ جسمانی مذاحمت عمل میں لائے جا سکتے۔

ہیں سو تربیت کرنا اگر اُسکی اِس پیش بندی کا بیان کامل کرنے کے واسطے اور کچھ ضرور ہو تو وہ مرتے وقت ٹھہرایا سو برکت میں پایا جاتا ہی یعنے میں تمکو شاہدوں کے واسطے لیتا ہوں کہ میں اُنسب پر جو ایمانِ راست سے میری پیروی کرینگے اپنی خیر دعا آیندہ و ہمیشہ بخشتا ہوں پس موت کے بعد محمدؐ اپنے واسطے اختیار کیا تھا سو بزرگی بلکہ وہ حیات میں اُسکے انصرام کی خاطر کیا تھا پیش بندی اوپر بیان کئے سو دیکھا تھی۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ رویتِ دانیال دکھلاتی کہ وہ بادشاہت جو چھوٹی شاخ سے ظاہر کی گئی ہی صرف جنوب و مشرق و زمینِ پسند کی طرف نہیں بڑھ گئی بلکہ لشکرِ آسمان تک بھی بڑھی اور اُس لشکر اور ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرادیا اور اُنھیں کھندلی جبرائیل رویت کے اِس حصے کی تعبیر یوں کرتا ہی کہ وہ (یعنے بادشاہِ تندچہرہ) عجیب طور سے ہلاک کریگا اور بخت آور ہوگا اور عمل کریگا اور زوراور و مقدس لوگ کو ہلاک کریگا۔ اُن الفاظ سے جبرائیل تعلیم کرتا کہ لشکرِ آسمانی خداوند کے مقدس لوگ یعنے کلیسیۂ مسیح ✝ ہی اور ستارے اُس کے نگہبان و پادریان ہیں اِسطرح کا استعارہ کتابِ مکاشفات میں بھی پادریانِ کلیسیہ کے واسطے مستعمل ہی پس محمدؐ اپنی حیات میں مہیہ کیا تھا سو اسطور سے پیشگوئی کا یہہ حصہ بھی اُسکی موت کے بعد بصحتِ تمام انصرام کو پہنچا چنانچہ خلفائے محمدؐ فرقان کے تاریک فقروں کے تابعدار ہو کر انکے مصنف کی عادت کے مطابق بحرارت و اقبالمندی تمام اپنے جنگوں کو جاری کرتے رہے یہاں تک کہ آخر کار دنیا کے اکثر حصے جہاں آگے کلیسیۂ مسیح آباد تھا مسلمانوں کے قبضے میں آکر فرقان کی تعلیمِ مضر میں مبتلا ہوئے الغرض کلیسیاہ

✝ بابِ سابق میں دکھلایا گیا کہ کلیسیۂ مسیح روئے زمین پر اسکی فوجِ روحانی ہی۔

ہو گیا عیسویوں اور انکے پادریوں میں جو وفادار تھے ہلاک ہوے اور باقی رہ گئے عیسویوں نے
ظاہری کتین خواہ نخواہ اسلام کو قبول لینا ضرور ترا ایا ہوا کہ فرقان کے تاریک فقروں کی تاثیر سے
لشکرِ سماوی اور ستارے زمین پر گرائے جا کر کُنھدلے گئے۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئیے کہ رویت یہ بھی بتلاتی کہ وہ بزرگی
جو محمد ﷺ مسیح کے مقابلے میں اپنے واسطے اختیار کیا تھا اور جسکے انصرام کی خاطر اپنی حیات میں بندوبست
کیا تھا سو خلفا اسکی موت کے بعد فی الحقیقت وقوع میں آنے دیا چنانچہ سبات کے بائیں لکھا ہے وہ
اُس لشکر کے شہزادے تک اپنے کو بلند کیا بلکہ اُس سے قربانی دائمی اٹھائی گئی اور اُسکا مقام مقدس
گرایا گیا اور معصیت کے سبب سے اُسکو قربانی دائمی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حق کو زمین پر گرا دیا
اور عمل کیا بلکہ کامیاب ہوا۔ جبرائیل اُس بات کے بیان کرنے میں کہتا وہ (یعنے بادشاہِ مذکور) اپنی
چترائی سے دغابازی کو اپنے ہاتھ میں کامیاب کریگا اور وہ اپنے دل میں مغرور ہوویگا اور صلح سے بہتوں
کو ہلاک کریگا اور وہ شہزادوں کے شہزادے کے مقابلے میں اٹھ کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلہ دست کے شکست پاویگا
محمد ﷺ آگے بتلائے گئے سو یکھا یہ ارادہ رکھتا تھا کہ کتبِ مقدس کے مسایل کو حقیر و ذلیل کرنے سے اپنے
تئیں خاتم الانبیا و شافی دنیا ٹھہراوے۔ اس ارادے سے وہ فرقان میں فرزندِ خدا کی الوہیت کا انکار کرکے
اپنے تئیں مسیح سے بزرگتر مشہور کیا لازم باعث گوئی میں لکھی ہے کہ وہ شہزادوں کے شہزادے کے مقابلے میں
اٹھ کھڑا ہوگا۔ علاوہ وہ جو محمد ﷺ حیات میں اپنی تعلیم کے وسیلے سے شروع کیا تھا خلفا اسکی موت کے
بعد بگرمی تمام کامل کئے۔ اس سے مراد یہی ہے کہ جہاں کہیں وے املاکِ مسیحی پر غالب آتے تھے وہاں کے
باشندوں کو محمد ﷺ مسیح سے بزرگتر قبول لینے کے لئے سمجھاتے تھے وے جو اُن کلماتِ کفر کو رد کئے سنگدلی

قتل کئے اور وے جو مسلمان ہوکر محمدؐ مسیح سے بڑھکر اعتراف کرتے تھے سو جان بخشی کئے۔ ایسا ہوا کہ نبی عربستان اپنے کو شہزادہ شہزادان تک بلند کرنے میں کامیاب ہوا اور سطور سے جیسا پیشگوئی میں لکھا ہی از روے صلح بھی بہت سے ارواح کو تباہ کیا۔

آخر ا ناظر محمدی دیکھا چاہئے کہ مسلمانوں کے اس شدید و خونریز سنانی سے قربانی دائمی رویت میں دکھلائے گئے سر یکھا اُٹھائی گئی اگر صاف پوچھے تو مسیح اپنی پرستشِ دائمی سے محروم ہوگیا کہ دیکھو وہ خود دنیا میں اگر عصیاں کی خاطر کفارہ عزت بخش پہنچانے کے باعث سے قربانیاں خون آلودہ جو زمانہ پیشتر میں کلیسیہ موسوی سے گذارے جاتے اور جو صرف اسکے نمونات تھے سو بالکل ضرور نہیں ہیں مگر انکے عوض کلیسیہ مسیح اسکی قربانی عظیم سے ٹھہری ہی سو نجات کی خاطر حمد و شکر بطورِ فدیہ گذارا کرتا ہی کلیسیہ ویران ہوکر اسکی جاے میں مسایلِ فرقان مقرر کئے جانے سے قربانی دائمی یعنے کلیسے کی حمد و شکر موقوف ہو کر مسیح اپنی پرستش سے محروم ہوگیا سواے اسکے رویت یہہ بھی بتلاتی کہ معصیت کے باعث اس بادشاہِ تندچہرے کو قربانی دائمی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حقیقت کو زمین پر گرا دیا اور عمل کیا بلکہ کامیاب ہوئے۔ اس سے مراد یہی ہی کہ لشکرِ آسمانی و ستارے یعنے کلیسیہ مسیح اور اسکے نگہبانوں و پادریوں کے مقابلے میں ایک مسلمانی فوجِ امامی و رائینِ دینی مدام تعین ہوئے جس گروہ امامی سے حقیقتِ انجیل دنیا کے اکثر حصوں میں جہاں آگے جاری تھی سو حقیر و ذلیل کی جاکر آجکے روز تک زمین پر گرائے ہوئے سر یکھا نظر آتی ہی۔

اوپر دکھلائے گئے سو کثرتِ دلایل سے ثابت ہو چکا کہ دانیال کو نظر آئی تھی سو رویت کے علیحدے علیحدے حصے بادشاہتِ محمدؐ کے کیفیتوں سے عینِ مشابہت رکھتے ہیں امید کہ آیندہ محمدیوں

پر ظاہر ہوگا کہ وہ مذہب جو وے سارے نعمتوں میں نعمتِ عظمیٰ فخر کئے ہیں سو دنیا میں مشہور کئے گئے بلکہ صرف
بلائے مہیب ہے جو اللہ تعالےٰ کلیتہً ظاہر ہے مسیح میں بہت ورزش جاری ہوئی تھی سو ریاکاری و مورت پرستی و بدعتی
کے باعث آنے دیا تھا پس ہم اس پیشگوئی اہم کے بیان کتاب اختتام کرنے میں بارِ ثانی ناظر کو یاد دلاتے ہیں کہ محمدؐ کے
سوائے کلِ تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جسکی حیات و نسخہ و بادشاہت و دیتِ انبیاں کے مضامین سے مشابہت
کامل رکھتی ہے فقط محمدؐ ہے جو خدا کے نام پر تاریک فقروں کو ایجاد کر کے اپنے تئیں حالتِ افلاس سے مرتبہ شاہی کو
پہنچایا فقط وہی ہے جو تاریک فقروں کی معرفت سے باچند ہی کے عرصے تک بادشاہتِ دنیوی و دینی
روئے زمین پر ٹھہرایا ہے فقط وہی ہے جو تاریک فقروں کے وسیلے سے کلیسیائے مسیح کو تباہ کر کے اسکے شہزادے
کو اسکی پرستشِ دوامی سے محروم کیا ہے فقط وہی ہے جو تاریک فقروں کی معرفت سے اپنے تئیں خدا کے فرزندِ مسیح
سے برتر بتلا کر خدا خود کے مقابلے میں اُٹھ کھڑا ہوا ہے لہذا وہ انبیاں سے ذکر ہوا ہے سو بادشاہِ تند چہرہ
محمدؐ ہی ہے جسکی بادشاہت گو کہ عرصۂ دراز سے قایم رہکر نہایت وسیع ہو گئی ہے تاہم قضا و قدرِ الٰہی کے مطابق
بغیر وسیلہ دست کے شکستہ ہونا ہے گا پس ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہئے کہ جب بادشاہت کو رکی شکستگی
باہمی یہہ بات یعنے بدونِ وسیلہ دست کے کہی گئی ہے بیشک اُس سے مراد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا کارِ مخصوص سمجھیگا
کہ شمشیر و قدرتِ انساں کے بغیر اس بادشاہتِ غیر مسیحی کو نیست و نابود کرے۔ اگر کوئی یہہ سوال کیا چاہے کہ
بادشاہتِ محمدیؐ کس طرح بدون وسیلہ دست کے شکست پاویگی تو ہم جواب دیتے ہیں کہ ہمارا خیال یہی ہے کہ

خدا تعالیٰ بمعرفت حقیقتِ انجیل جسکے ساتھ فرقانِ سالِ ہجری سے عین مقابلہ کیا ہے سو اپنے اس ارادے کو
عمل میں لاویگا۔

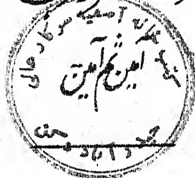
آخرش خدا کے فضل و کرم سے وہ کارِ اہم جسکے واسطے ہم قلم کش ہوئے تھے انصرام کو پہنچا ہے یہاں

عیسے مسیح فرزندِ خدا و شافیٔ دنیا کے نام پر حقیقتِ نجات کو ایسی معقول طور سے محمدیوں کے روبرو رکھہ دیئے ہیں کہ اگر وے بہوشیاری تمام ملاحظہ کر کر ہدایت کے لئے خدا سے دعا مانگیں تو ممکن نہیں کہ اُن کی سمجھہ کے باہر ہووے مباحثے کو ختم کرنے میں ہم مناسب جانتے کہ بارِ ثانی اپنے ناظرین کو یاد دلاویں کہ روزِ قیامت صرف جسمانی گناہوں کی جھڑتی دینا ضرور نہیں ہوویگا بلکہ موسی و داؤد و انبیاے عبرانی و عیسے مسیح سے افشا ہوئی ہی سو خوشخبری نجات کی حقارت کرنے کے لئے جوابدہ ہونا ہوگا محمدیوں کو یقین ہووے کہ اس مقدمے میں جواب دینا غیر ممکن ہوگا کیونکہ خود محمد کی شہادت اور انکے اقرارات خاص بھی انکے عین خلاف ہوویںگے کہ دیکھو محمد فرقان کے بہت سے مقاموں میں توریت و انجیل کی الہامیت کو اعتراف کرتا ہی اور فرقہ محمدی بھی قبول لیتا کہ موسے و داؤد و انبیاے عبرانی و عیسے مسیح سب کے سب خدا کے بندگانِ فرستادہ ہو کر اُسکے نام پر تعلیم کرتے تھے اگر ویسا ہی ہی تو وے یقین جانیں کہ خداوند انکو اپنے انبیا کے تعلیمات سے برگشتہ ہونے کے باعث سختی تمام تقصیرمند ٹھہراویگا۔

کتبِ مناظرے کے بابمیں اس مباحثے کو ختم کرکے ہم ایک سوال لیس اپنے دوستانِ محمدی سے پوچھا چاہتے ہیں وہ سوال یہی ہی یعنے عہد محمد کے قبل ارواح انسان کس طرح بچائے جاتے تھے سو محمدیان کیا سمجھتے ہیں نبی عربستان کے نمود ہونے کے پیشتر دنیا پیدا ہوکر قریب ۴۶ سال ہوئے تھے کیا محمدیان سمجھتے کہ اُسنے عرصے میں کسی کو نجات نہ ملی ہوگی اگر ایسا ہو تو ابراہیم و اسحاق و یعقوب و موسے بلکہ محمد کے آگے ہوئے تھے سو خدا کے سارے بندگانِ مقدس دوزخی ہوگئے ہیں اما اگر محمدیان سمجھتے کہ عہد محمد کے قبل ارواح انسان بچائے جاتے تھے تو ہم ان سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ وے کس معرفت سے بچائے گئے ظاہر ہی کہ ایمان محمد و اطاعت فرقان سے نہیں ہوسکا

کیونکہ محمدؐ اور اسکی کتاب وقوع میں نہیں آئی تھی بلکہ انکا ذکر بھی کسی سے نہ سنا گیا تھا۔ اور یقین ہے
کہ اسباب میں داخل کی گئی ہے سو دانیال نبی کی لکھی ایک پیشگوئی کے بجز توریت و انجیل محمدؐ کے حقیر
دوسرا کوئی ذکر نہیں سمجھتے ہیں پس دنیا کی پیدایش سے ظہور محمدؐ تک جاری تھا تو ۴۰۰۶ سال کے عرصے
میں ارواحِ انسان کس طرح بچائے جاتے تھے یہ محمدیوں کے جواب کے منتظر ہیں اما کوئی محمدی اس
سوال کے جواب میں کوشش کرنے کے آگے ہم اس سے مجوز ہو کر کہتے ہیں کہ وہ بار ثانی موسےؑ کے قربانیاں
خون آلودہ سے و مطلب پیشگوئیاں سے و عیسےؑ مسیح کی ولادتِ فوق العادت سے و اسکی موت و جی اٹھنے
و آسمان پر جانے سے نکلتی ہے سو معنی کو بغور و تاملِ تمام دریافت کرے۔

اب پدر و فرزند و روح القدس یعنے ایزدِ ثلثۃ الاحد جسکے
سامھنے روزِ عید ارقیامت عیسویوں و محمدیوں کو کھڑے ہونا پڑیگا ہر رسالہ ثلثۃ الکتب اور اسکے
ناظرینِ محمدی کو سو بنتے ہیں اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اس چھوٹی کتاب کو اسلام کی خلقتِ
بے شمار میں فرشتہ نور و پیامبر صلح کے سر یکھا ٹھہراوے۔ کہ فقط وہی ابد الآباد تعظیم و جلال
و حمد کے سزاوار ہے۔



اشتہار نامہ

جاننا چاہیے کہ اگر رسالہ ثلثۃ الکتب میں مندرج ہیں سوالاتِ بےشمار کو خوب جانچنے کے بعد
محمدیان کد کر کے نجات کے مقدمۂ اہم میں توریت و انجیل کی شہادت کو انکار کریں تو مناسب ہے کہ وے
دنیاے لعنتی کی ہدایت کے لئے شہاداتِ معتبر کے ساتھ نجات کی راہِ مقرری دکھلاویں کیونکہ آدمی
فقط ایک ہی روح رکھتا ہی اور وہ اسکی حقیقی دولت کہلائی جا سکتی اگر دوزخ میں گرفتار ہووے تو
دور و بست دولت کو کھوتے سیر کھا ہووےگا بلکہ یہہ نقصان ابدالآبادی ہی ازیں باعث عاصیوں کو
نعمتِ نجات نہایت بلکہ بے نہایت اہم ہی چونکہ روح کی بخشایش کی خاطر مغروری قلب و فخرِ
قوم و فخرِ دین بھی فایدہ بخش نہیں ہو سکتا واضح ہی کہ شہاداتِ معتبر کے موافق اللہ تعالی کی راہِ
نجات کو تحقیق کرنا ہلکی بات نہیں ہے۔ لہذا ہم اُن سب لوگ سے جو نجات کے باب میں کتبِ مقدس کی
شہادت کو انکار کریں تو یہہ درخواست کرنا مناسب جانتے ہیں کہ وے اُن کتب کی شہادت
سے شہاداتِ معتبر کے ساتھ نجاتِ انسان کی راہِ حقیقی دکھلاویں

فہرست

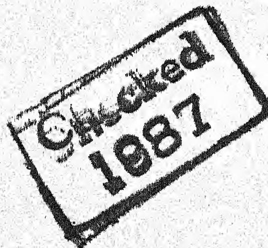
دیباچہ

پہلا باب

دوسرا باب

تیسرا باب

چوتھا باب


Checked
1987